دستِ نظر

اُردو غزلیات

از

پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ

باایمأ و رضا

پیر سیّد غلام نظام الدّین جامیؔ گیلانی قادری

سجّادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

Marfat.com

دستِ نظر

اُردو غزلیات

از

پیر سیّد نصیر الدّین نصیر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

با ایمائے رضا

پیر سیّد غلام نظام الدین جامی گیلانی قادری

سجّادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف، E-11 اسلام آباد (پاکستان)

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں ©

نام کتاب	:	دستِ نظر
نام مصنّف	:	پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؒ
اشاعت	:	پنجم
تعداد	:	1100
ترتیب	:	ڈاکٹر توصیف تبسّم، اسلام آباد
		قاضی محمد بشیر الدّین، ہری پور
کمپوزنگ و ڈیزائنگ	:	افتخار احمد (گولڑہ شریف) 0336-5255683
سرِورق	:	محمد دانش نجم
ناشر	:	مہریہ نصیریہ پبلشرز، گولڑہ شریف
نگرانیِ طباعت	:	عبدالقیوم گولڑوی، گولڑہ شریف
مطبع	:	حمزہ پرویز پرنٹرز، راولپنڈی
ہدیہ	:	[redacted] روپے
سنِ طباعت	:	ربیع الثانی 1433ھ بمطابق فروری 2012ء

ISBN 969 - 8537 - 03 - 1

ملنے کا پتہ

طلوعِ مہر آڈیو وڈیو لائبریری، مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

سیکٹر E-11 گولڑہ شریف اسلام آباد، فون 051-2106464 / مکتبہ ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور

ویب سائٹ: www.pirnaseeruddin.com ای میل: tlooemehrmagzine@gmail.com

Marfat.com

غزل اُس نے چھیڑی، مجھے ساز دینا
ذرا عُمرِ رفتہ کو آواز دینا

(صفی لکھنوی مرحوم)

Marfat.com

انتساب

ہراُس قاری کے نام، جو شعر کے ظاہری و باطنی محاسن سے لُطف اندوز اور اساتذۂ سُخَن کی تخلیقی و فنّی نادِرہ زائیوں سے محظوظ اور بہرہ مند ہونے کی بھرپُور صلاحیّت رکھتا ہے۔

نصیر کان اللہ لہٗ

Marfat.com

ترتیب

معروضِ فکر	پیر سیّد نصیر الدّین نصیر
نظر بر دستِ نظر	ڈاکٹر توصیف تبسّم

(غزلیات)

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	اِسی باعث قلم سے وصف کرتے ہیں رقم تیرا	1
2	جب تک یہ سلسلہ رہے شام و پگاہ کا	3
3	جو وہ تُو نہ رہا تو وہ بات گئی جو وہ بات گئی تو مزا نہ رہا	4
4	جو بچھڑا تھا وہ پیارا مل گیا ہے	6
5	الٰہی ! مطمئن ہوں گے نہ اب گلشن میں ہم کب تک	7
6	وقت، جب انقلاب مانگے گا	9
7	آئنہ تیرا، چمن ہو جیسے	10
8	زمانے کے سب پیچ و خَم جانتے ہیں	11
9	نام لے کر ترا، مَرا کوئی	13
10	سُکوں ملے نہ ملے، یا قرار ہو کہ نہ ہو	14
11	عشقِ بے پایاں کا حاصل اور ہے	16
12	دل میں شُعلے سے اُٹھے، آہِ رسا سے پہلے	17
13	رنگ پر آئے جنوں، خَلق میں افسانہ بنوں	19
14	تُو اگر بے نقاب ہو جائے	21
15	عافیت دُور رہی فطرتِ انسانی سے	22
16	ہمارے نام خط آیا تو ہوتا	23
17	جب اچانک مجھے یاد آپ کی آجاتی ہے	25
18	غیر کو دیکھ کے غیرت سے پگھل جاؤں گا	26

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
19	بہ صد خلوص، بہ صد افتخار گزری ہے	28
20	آپ اِس طرح تو ہوش اُڑایا نہ کیجیے	29
21	مہرباں تھا جو روز و شب، کوئی	31
22	اپنوں کے ستم، اُن کی جفا یاد کریں گے	32
23	سینکڑوں بے قرار پھرتے ہیں	34
24	یوں وہ محفل میں بہ صد شان بنے بیٹھے ہیں	35
25	ہم اپنی طرف اُن کی نظر دیکھ رہے ہیں	37
26	ٹھان لی مَیں نے بھی دل میں یہیں مر جانے کی	38
27	مرگِ اہلِ وفا کی بات نہ چھیڑ	40
28	نالۂ دل سوز سے یا آہِ دامن گیر سے	41
29	محبّت بیج غم کے بو رہی ہے	43
30	محفل سے اُن کی سینکڑوں پی کر نکل گئے	45
31	تُو ہی سچّا نظر نہیں آتا	47
32	اب جُنوں میں مری ایسی کوئی تصویر بھی ہو	48
33	فلک نشان بنے، عرش گیر کہلائے	50
34	یہ مقدّر کا لکھا ہے، اب یہ کٹ سکتا نہیں	52
35	اِسے اب راہ پر لانا پڑے گا	54
36	چُھوٹ کر ہاتھ سے گرنا مرے پیمانے کا	55
37	چین سے جینے کی کچھ تدبیر کرنی ہی پڑی	57
38	جُنوں ہے، رنج سامانی بہت ہے	59
39	زندگی مطمئن ہے ہماری خلفشاروں سے اللہ بچائے	61
40	دلِ حزیں کو تری یاد سے بچا نہ سکے	63
41	ہمارا اور کوئی غم گسار بھی تو نہیں	64
42	کیا اوج پائیں اور ترے آستاں سے ہم	66
43	پھر وہ جانے کے بعد یاد آیا	68

Marfat.com

صفحہ نمبر		نمبر شمار
69	جسے پہلو میں رہ کر درد حاصل ہو نہیں سکتا	44
72	شبیہِ گُل ہوئی اِس خارزار کی صورت	45
74	نہ دوستی سے تعلق، نہ دشمنی سے غرض	46
75	جن کو بسنا تھا ترے شہر میں، بستے ہی رہے	47
77	ستم کیجئے، کرم کیجئے، وفا کیجئے، جفا کیجئے	48
79	تنہا نہ پی شراب، ہمیں بھی پلا کے پی	49
81	سُہانی ہیں راتیں تو دن پیارے پیارے	50
82	اک قیامت بن گئی ہے آشنائی آپ کی	51
83	حال سے واقف ہونے لگا ہے اپنا بھی، بیگانہ بھی	52
85	زمانے بھر کو تو صُورت دکھائی جاتی ہے	53
87	شبِ فرقت کا اختتام نہیں	54
88	ہم کش مکش یہ شام و سَحَر دیکھتے رہے	55
90	ظُلم ہم پر ہر آن ہوتے ہیں	56
91	نہ کوئی گُل ہے، نہ گلشن میں خار باقی ہے	57
92	اُس طرف شمشیرِ بُرّاں قبضۂ قاتل میں ہے	58
95	دیوانۂ منزل جب رستے میں بھٹکتا ہے	59
97	یُوں جمالِ رُوئے جاناں شمعِ خلوت خانہ تھا	60
99	میکدے کا نظام تم سے ہے	61
100	نہ رہی وہ بزمِ عشرت، نہ وہ عیشِ جاودانا	62
102	فلک پہ تیر چلانا بھی مجھ کو آتا ہے	63
103	یہ بات دل سے کہوں گا، فقط زباں سے نہیں	64
105	بڑھا مقتل میں جب خنجر کی جانب ہاتھ قاتل کا	65
107	شوقِ دیدار پردہ دَر نہ ہُوا	66
108	منزلِ شوق میں ایسا بھی مقام آتا ہے	67
109	ہو کر وہ جواں، بدل گیا ہے	68

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
69	بہلتے کس جگہ ، جی اپنا بہلانے کہاں جاتے	110
70	محبّت کا یہی معیار ہو گا	112
71	جو مجھ کو دیتے رہے دھمکیاں جلانے کی	113
72	اشک آنکھوں میں آئے جاتے ہیں	115
73	دل میں ہلچل ہے بپا، جان پہ بن آئی ہے	116
74	جو گرا ہے پستیوں میں ، تو غُبار تک نہ اُٹھا	118
75	رُودادِ قفس یاد ، نہ اندازِ فغاں یاد	120
76	مجھ پہ اب اُن کا التفات نہیں	122
77	مری زیست پُر مسرّت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی	123
78	عجیب منظرِ بالائے بام ہوتا ہے	125
79	مرے ہوش یُوں جو جاتے تو کچھ اور بات ہوتی	127
80	حال دل کا جتا کے دیکھ لیا	128
81	جان کے درپے ، مگر بن کر مسیحا ، بیٹھنا	129
82	بہار آئی ، تو کُھل کر کام میخانے بھی آئیں گے	131
83	چھین لیں دل وہ مرا ، فکر اُدھر ہے تو یہی	133
84	اک اک ادا تھی قہر کے تیور لئے ہوئے	134
85	ابھی وہ خوش ، ابھی ناخوش ، کرم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی	136
86	تُجھ سا نہ تھا کوئی ، نہ کوئی ہے حسیں کہیں	138
87	مجھ کو بھی سودا ہُوا ہے اُس ستم ایجاد کا	140
88	مسکرانے کا ہُنر سیکھ گئے تُم ایسا	142
89	جب وہ محوِ خرام ہوتے ہیں	144
90	راستے صاف ، بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں	145
91	اُن کے رُخ پر نگاہ کر بیٹھے	147
92	جمالِ یار تا حدِّ نظر ، دیکھا نہیں جاتا	148
93	دل جلانے کی بات کرتے ہو	150

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
94	کوئی بھی اِس میں قرینہ نہیں وفا کے لئے	151
95	اُن کا جلوہ جو عام ہو جائے	152
96	مَیں اُس کا، وہ میرا ہو	153
97	پھر بہار آ گئی ، رہتا ہے پریشاں کافی	155
98	جن پر بھی ترے کرم رہیں گے	157
99	آئے دن مِل کے بچھڑتے ہو، ادا اچھی ہے	158
100	وہ دن بھی ہے آنے والا	160
101	ہر ادا دُشمنِ دل، حُسن بھی، رعنائی بھی	161
102	آرزو یہ تھی کہ ہم یُوں اُن کا پیکر دیکھتے	163
103	سکون مِل نہ سکا، بارِ غم اُٹھا نہ سکے	165
104	دل ایسے میں بہل جائے گا، دیوانے بہت سے ہیں	167
105	اگر ہنستا ہُوا سیرِ چمن کو وہ نگار آئے	169
106	خرابِ گردشِ دوراں ہی رہتے اک زمانے تک	171
107	جب تک جہاں میں گردشِ چرخِ کُہن رہے	173
108	زُلف کی اوٹ سے چمکے وہ جبیں تھوڑی سی	174
109	تیرگی میں اک ستارا چاہئیے	176
110	زمانہ گریۂ پیہم سے ڈر ہی جاتا ہے	177
111	کسی کو ہجر تڑپائے تمہیں کیا	179
112	چمن سے نکلے، تو صحرا میں آئے دیوانے	180
113	ہم پیکرِ جاناں کی دل پر تصویر اُتارا کرتے ہیں	182
114	حقیقت اور ہی کچھ ہے، مگر ہم کیا سمجھتے ہیں	184
115	مِلنے کی خوشی تھی تو بچھڑ جانے کا غم بھی	186
116	اذیّت، دَرد، دُکھ، بوتے ہیں کانٹے	188
117	رنگ چڑھنے لگا اِن پر بھی صنم خانوں کا	190
118	کیا دل مِرا نہیں تھا تمہارا، جواب دو!	192

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
119	اپنے سَر کیوں غیر کا احسان لو	194
120	چُپکے چُپکے یہ مری گھات میں کون آتا ہے	195
121	تمھیں اپنا بنانا چاہتا ہُوں	197
122	چمکتے ہیں جو داغِ دل وہ مٹ جایا نہیں کرتے	198
123	جو دُور ہو تم تو لحہ لحہ، غضب میں ہے، اِضطراب میں ہے	200
124	وہ تو بس وعدۂ دیدار سے بہلاتا تھا	202
125	خود فریبی ہی سہی، یُوں دل کو بہلاتا ہُوں مَیں	204
126	جو آستاں سے ترے لَو لگائے بیٹھے ہیں	206
127	آفت ہے شبِ غم کی سیاہی کا اثر بھی	208
128	ہر اک منظر اب تو سرابوں جیسا لگتا ہے	209
129	دشت میں آئے تو جیتے جی نہ دیوانے گئے	211
130	آئے ہیں ہم سے پہلے کچھ انسان اور بھی	213
131	آج میخانے میں نیّت مری بھر جانے دے	215
132	عشق میں اُن کے طَور کیا کہیئے	216
133	گِر گئے جو تری نگاہوں سے	217
134	سَبُو اُٹھا! کہ شبِ ماہتاب ہے ساقی	218
135	سُکوں لُوٹ کر پھر ستانے لگے	221
136	یاد اب اُن کو مری ذات رہی ہے کہ نہیں	223
137	شاد رکھیئے، عذاب میں رکھیئے	225
138	راہِ دشوار کو آسان بنا کر چلیئے	226
139	ترے ستم کے لئے جس کا انتخاب نہیں	228
140	قلبِ مضطر کے اشارے اور ہیں	230
141	مانا کہ وہ باوفا نہیں ہے	231
142	ٹکڑے ٹکڑے، ریزے ریزے تُو شوق سے اے قاتل کردے	232
143	اگر تیر اشارہ اے نگاہِ یار ہو جائے	234

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
144	برق کی اک موج سی لہرائی تھی	236
145	دم بخود ہے مرے فسانے پر	238
146	محبت ناز ہے، یہ ناز کب ہر دل سے اُٹھتا ہے	239
147	آئے کچھ اِس ادا سے وہ خنجر نکال کے	241
148	یارب سُنائیں ہم کسے اب مدعائے دل	243
149	جواں ہو کر بدلتے جارہے ہیں	244
150	آپ ٹھہریں تو کہیں، رات کی رات	245
151	آج ہم نذرِ نگاہِ نازِ جاناں ہو گئے	247
152	اندوہِ عشق، ایک زمانے کی بات ہے	249
153	بات دیکھی یہ فقط آپ کے دیوانوں میں	251
154	چاہیئے اُن کی نظر، میری نظر کاٹنے کو	252
155	درحقیقت ہے وہ پناہوں میں	254
156	لڑاتے ہیں نظر اُن سے جو ہوتے ہیں نظر والے	255
157	وعدے وفا کے اور قرینے جفا کے یُوں	256
158	ستاتے ہیں دلِ ناشاد کو پھر شاد کرتے ہیں	258
159	سوز بخشا، حشر ڈھا کر چل دیئے	259
160	اگر آلامِ ہجراں کم نہ ہوں گے	261
161	ویسے تو سب ہی کو شیطان سے ڈر لگتا ہے	262
162	قدم قدم پہ جو صدمے اُٹھا نہیں سکتے	263
163	حاجت دُعا کی ہے نہ ضرورت دوا کی ہے	.265
164	محفل کا یہ انداز، کہاں وہ ہیں، کہاں مَیں	267
165	کہتے ہیں، اُن کو بُت نہ کہوں مَیں، خدا کہوں	269
166	عشق آسان بہت ہے، مگر آساں بھی نہیں	270
167	بیتاب ہیں، ششدر ہیں، پریشان بہت ہیں	272
168	ہر نفس اک بُھوک ہے، اک پیاس ہے	273

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
169	لگی تھی دل میں، بالآخر زباں تک آپہنچی	275
170	مجھ میں انداز ہے سُلطانی کا	276
171	تُو سفینے کا نگہباں ہو، یہ امکاں ہی نہیں	278
172	لوگ لکھتے رہے ظلمت کے فسانے کیا کیا	280
173	دن ڈھلا، شام ہوئی، چاند ستارے نکلے	282
174	سَر کے بل آؤں، مگر آپ اشارا تو کریں	283
175	دُھوم ہے شش جہات پھُولوں کی	284
176	الٰہی! کیا محبت میں یہ شکلِ امتحاں رکھ دی	285
177	جب تیری زُلفوں کے خَم یاد آئے	287
178	اُس ستم گر سے جس کی یاری ہے	288
179	پسِ توبہ کوئی دیکھے کہ میخانے پہ کیا گزری	290
180	جس طرف بزم میں وہ آنکھ اُٹھا دیتے ہیں	292
181	ہم سا بھی ہو گا جہاں میں کوئی ناداں جاناں (تازہ غزل)	294
182	کبھی آتے ہوئے دیکھوں تجھے اپنے گھر میں	295
183	خدا دِیَد بہ صبا اجرِ خدمت پرواز	297
184	کبھی اُن کا نام لینا، کبھی اُن کی بات کرنا	300
185	کسی کو تجھ سے بڑھ کر جلوہ ساماں کون دیکھے گا	302
186	گزر جائے ہماری عمر پیمانے کے چکّر میں	304
187	ہر بول اُس کا رُوح کے آزاد چاٹ لے	307
188	کسی کو تجھ سے بڑھ کر جلوہ سامان کون دیکھے گا	309

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

معروضِ فکر

گرچہ بے بال کند معنیٔ نازک پرواز
لفظِ پاکیزہ پر و بال بود معنیٰ را

(صائب تبریزی)

پیمانِ شب کے بعد اُردو غزلیات کا یہ دُوسرا مجموعہ ہدیۂ قارئین ہے۔ اِس میں میرا قدیم و جدید دونوں طرح کا کلام شامل ہے۔ فن کیا ہے؟ فن نام ہے کچھ قواعد، کچھ اُصول و ضوابط اور کچھ پابندیوں کا۔ فنِ شعر پر بھی اِس کا اطلاق اُسی طرح ہوتا ہے جیسے دوسرے فنونِ لطیفہ پر۔ اچھا شعر لکھنے والا، اُن شرائط کی پابندی کرتے ہوئے، فن کی اُن بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں سے ابدیّت کے چشمے پھُوٹتے اور جو زمانوں کو سیراب کرتے چلے جاتے ہیں۔

ماہیّتِ شعر کے بارے عہد بہ عہد، مشرق و مغرب کے مفکّرینِ ادب اظہارِ خیال کرتے آئے ہیں، مگر شعر کا تعلّق چونکہ آدمی کے باطن اور اُس کے وجدان سے ہے: اِس لئے شعر کی کوئی بھی جامع تعریف ممکن نہیں۔ اُن لوگوں

Marfat.com

کے سامنے، جو باشعور لذّتِ ذہنی سے محظوظ ہونا جانتے ہیں، تعریفِ شعر اور آدابِ سخن فہمی کا تذکرہ تحصیلِ حاصل ہے، البتہ اِتنا عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہُوں کہ شعر داخلی و خارجی کیفیات کے امتزاج کا نام ہے۔ شعر میں خیال یا معانی کو بمنزلہٴ رُوح سمجھا جاتا ہے، یہ رُوح لفظ ہی کے پیکر میں اپنا اظہار کرتی ہے۔ شعر، خیال اور لفظ کے نُقطہٴ اِتّصال پر طُلوع ہوتا ہے۔ داخلی اور خارجی کیفیات کے امتزاج سے میری مُراد یہی کچھ ہے۔ بقولِ خلّاق المعانی حضرتِ میرزا عبدالقادر بیدؔل دھلوی قُدّس سِرّہٗ العزیز؎

غازۂ حُسنِ ادا آساں نمی آید بدست
فکر، خُوں ہا می خُورد، تا رنگ می گردد سُخن

شعر کہنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کسی خیال کے اظہار کے لیے، ایسے مناسب پیرائے کی تلاش کہ سُننے والا بھی اُس تجربے میں شریک ہو سکے، جس سے پہلے پہل شاعر خُود گزرا تھا، بڑا دُشوار مرحلہ ہے۔ الفاظ کا رکھ رکھاؤ، محاورات، ضرب الامثال اور روزمرّہ کا برمحل استعمال شعر میں جان ڈال دیتا ہے۔ شعر گوئی دراصل ایک جمالیاتی تجربہ بھی ہے، جو مناسب الفاظ اور برمحل پیرایہٴ اظہار کے ذریعہ تکمیل پاتا ہے، اِس پیرایہٴ اظہار میں وہ تمام لوازمِ شعر شامل ہیں، جن کے ہونے سے شعر میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔ اساتذہٴ عربی و فارسی میں چاہے وہ متنبّی ہو، لبیدؔ یا صاحبِ قصیدہٴ بُردہ امام بوصیریؒ ہوں، اِسی طرح خاقانیؔ، سعدیؔ، حافظؔ، رومیؔ، جامیؔ، نظیریؔ و بیدؔل ہوں یا گرامیؔ و علامہ اقبالؔ، اِن سب کے ہاں لوازمِ شعر کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر دکھائی دے گا۔ معانی کے اعماق کے ساتھ زبان و بیان، فصاحت و بلاغت اور محاسنِ فن نقطہٴ عُروج پر دکھائی دیں گے۔ جو لوگ صرف اظہارِ مدّعا کو شعر کی تعریف کہتے ہیں اور شعر کے دُوسرے اجزائے لاینفک

Marfat.com

کو ضروری قرار نہیں دیتے، میرے خیال میں وہ صریح غلطی پر ہیں۔

اظہارِ مدّعا کے لیے اگر پیرایۂ اظہار اور زبان و بیان کا لُطف مفقود ہو تو ایسا شعر ایک سرسری نظر کے قابل بھی نہیں رہ جاتا۔ آج تک اگر اساتذۂ فن کا کلام صدیاں گزر جانے کے بعد بھی زندہ ہے تو اِس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اُس میں شعر کی تمام خوبیاں اور فنی و لسانی تابانیاں موج زن ہیں۔ شعر چونکہ ترسیلِ کیفیت کا ایک مؤثّر وسیلہ ہے، اِس لیے شعر کی ادائیگی یعنی اِس کا تحت اللفظ پڑھنا بھی ایک مشق و ممارست چاہتا ہے۔ شعر کہنے والے اور پھر اُس کو پڑھنے والے تو ہزاروں موجود ہیں، مگر وہ شعر جو دل پر اپنے اثرات چھوڑے اور اُس کو پڑھنے کا جو ڈھنگ سامعتوں میں عالمِ وجد وکیف پیدا کردے، ایسے شعر اور شعر خوان بہت کم دیکھنے سُننے میں آتے ہیں۔ اساتذۂ متقدّمین کے دَور میں شعر گوئی کے ساتھ شعر خوانی کی مشق بھی کرائی جاتی تھی، مگر آج ہمیں یہ چیز بہت کم نظر آتی ہے۔ انیسؔ و دبیرؔ کی تحت اللفظ مرثیہ خوانی اہلِ مجلس پر جو گہرے نقوش مُرتسم کرتی تھی، اُس سے اُردو ادب کا قاری اچھّی طرح واقف ہے۔

اپنے بارے کچھ کہنا اچھّا نہیں معلوم ہوتا، پھر بھی اِس خیال سے کہ پھل اپنے شجر ہی سے پہچانا جاتا ہے، اِتنا ضرور عرض کروں گا کہ میں نے بحمداللہ عربی، فارسی اور اُردو کے اساتذہ کا کلام نہ صرف پڑھا، بلکہ بساط بھر اُن کے کلام کے ظاہری و باطنی محاسنِ فن کو سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے۔ میں نے اُردو، فارسی، عربی پنجابی، سرائیکی وغیرہ میں جو کچھ کہا ہے، اُس کے متعلق کچھ کہنا اہلِ فن اور اہلِ کمال ہی کا کام ہے۔ مَیں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرے کلام میں اظہار و بیان کی تمام فنّی و لسانی خوبیاں موجود ہیں، بلکہ مجھے تو ہر طرح سے اعترافِ عجز ہے، لیکن اِس کے ساتھ باصلاحیت قارئین سے یہ گزارش ضرور ہے کہ اگر اُنہیں کوئی شعر پسند

Marfat.com

آ جائے تو میرے لیے بقولِ اکبر الٰہ آبادیؒ، چند دعائیہ کلمات ارشاد فرما دیں ؎

اُمید ہے دُعا کی ، اہلِ سُخن سے اکبر
کچھ تو حُقوق میرے اُردو زبان پر ہیں

الملتجی الی اللہ

فقیر سیّد نصیر الدّین نصیر

یکم جنوری 2000ء گولڑہ شریف

Marfat.com

نظر بر دستِ نظر

از ڈاکٹر توصیف تبسّم بدایونی

انگریزی زبان کے معروف نقاد میتھو آرنلڈ (Mathew Arnold 1822-1888) نے شعر کو تنقیدِ حیات کہا ہے، لیکن سوچا جائے تو شعر زندگی سے کوئی الگ شے نہیں، بلکہ خود زندگی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر زندگی کیا ہے۔ زندگی وہ چنگاری ہے، جو روح اور بدن کے ارتباط سے پیدا ہوتی ہے۔ اِسی طرح خیال اور لفظ جب مِل کر ایک ہو جاتے ہیں تو شعر وجود میں آتا ہے۔ جس طرح زندگی کے حوالے سے بدن ایک مادّی شے ہے، جو ہمارے حواسِ ظاہری سے باہر نہیں، اُسی طرح لفظ بھی ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ خیال یا معنٰی جو لفظ میں چُھپا ہوتا ہے، رُوح کی طرح ہے، جس کا ادراک حواس کے بس کی بات نہیں۔ شاعری کے حوالے سے خیال اور لفظ میں زیادہ اہمیت کس کو حاصل ہے، یہ بحث خاصی پرانی ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ خارج میں موجود ہر شے سے زیادہ اُس کا خیال اہم ہوتا ہے، کیوں کہ اگر وہ شے معدوم بھی ہو جائے اور اُس کا تصوّر ذہن میں موجود ہو تو وہ خاص شے دوبارہ وجود میں لائی جا سکتی ہے، لیکن جو لوگ خیال کے مقابلہ میں لفظ کو زیادہ اہم سمجھتے

Marfat.com

ہیں، اُن کے نزدیک لفظ خیال کی تشکیل و ترسیل کا لازمی ذریعہ ہے، جس کے بغیر خیال کی صورت پذیری ممکن ہی نہیں، اِس اعتبار سے شاعروں کے بھی دو بڑے گروہ ہیں۔ ایک وہ جو خیال کی اہمیت کے قائل ہیں اور نئے لفظ اور نئے پیرایہ ہائے اظہار کی تخلیق پر خود کو مجبور پاتے ہیں۔ دوسرا گروہ ایسے شاعروں کا ہے، جو اِن لفظوں اور پیرایہ ہائے اظہار کو بعد میں آنے والوں کے لئے محفوظ کرتا ہے۔ ایسے شاعروں کے کلام کو لفظ و بیان کے لحاظ سے ایک اعتبار حاصل ہوتا ہے اِس خاص زبان میں تخلیقِ شعر کرنے والے اور اِس خاص زبان میں لکھنے والے اُس دوسرے گروہ کے شعراء کے کلام کو بطورِ سند سامنے رکھتے ہیں۔ پیر نصیر الدین نصیر کا تعلّق بھی شاعروں کے اِسی گروہ سے ہے، ایسے شاعروں کا کلام لغت نویسوں کے لئے بھی خام مواد کا درجہ رکھتا ہے۔ کیوں کہ اِس کو دیکھے بغیر وہ زبان کو محفوظ کرنے اور مستند کو غیر مستند سے الگ کرنے کا کام سرانجام ہی نہیں دے سکتے۔ نصیر صاحب کی غزل کی تفہیم کے دو مؤثر حوالے ہیں۔ اوّل اُن کی تعلیم و تربیت، دوم وہ فضا اور وہ ماحول جس میں اُنہوں نے آنکھ کھولی۔ اُن کی تعلیم اور اُن کے خاص ماحول نے جس طرح اُن کی شخصیّت کو بنایا سنوارا ہے، اِس کا اندازہ واضح طور پر اُن کی غزل سے لگایا جاسکتا ہے۔ انگریزوں کی آمد سے پہلے جو نظامِ تعلیم ہمارے ہاں رائج تھا، وہ نہ صرف ہماری تہذیبی روایت کے تسلسل کی صورت تھی، بلکہ ہماری شناخت اور ہماری پہچان بھی تھا۔ ہوائے زمانہ نے ورق اُلٹا تو وہ تدریسی نظام بڑی حد تک نہ صرف ہماری زندگیوں سے نکل گیا، بلکہ موجودہ صورت میں بے توقیر اور حقیر بھی سمجھا جانے لگا۔ مگر یہ بھی

Marfat.com

حقیقت ہے کہ اِس قدیم طرزِ تعلیم نے ایسے افراد کو پروان چڑھایا، جنہوں نے علوم و فنون کے مختلف میدانوں میں ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، جن کی یاد مُرورِ زمانہ کے باوجود اب تک دلوں میں نہ صرف قائم ہے، بلکہ اُس کا تصوّر بھی دل و دماغ میں سرشاری کی لہر پیدا کر دیتا ہے۔ یاد رہے کہ اقبالؔ نے بھی اپنی تعلیم کی ابتداء مسجد کے مکتب ہی سے کی تھی۔ اِس قدیم طرزِ تعلیم میں دوسرے علوم کے پہلو بہ پہلو عربی اور فارسی کے زبان و ادب کے سیکھنے سکھانے پر خاص زور دیا جاتا تھا۔

پیر نصیر الدّین نصیرؔ کے دادا حضرت غلام محی الدّین المعروف بابو جی علیہ الرّحمہ نے بھی یہی طرزِ تعلیم اپنے ہونہار فرزند زادہ کے لئے مستحسن جانا۔ چنانچہ نصیرؔ میاں کے مزاج میں فارسی شعر و ادب کا رچا ہُوا ذوق پایا جاتا ہے، جس کا اندازہ اُن کے فارسی کلام سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ برِّصغیر میں اب جبکہ فارسی کا رواج کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے، فارسی میں شعر لکھنے والے تو کیا فارسی شعر کو سمجھنے اور اُس سے لطف اندوز ہونے والے بھی کم یاب ہیں۔ نصیرؔ صاحب کا دم غنیمت ہے۔ وہ فارسی میں غزل اور بالخصوص رباعی کے جس مقام پر فائز ہیں، اُس کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر اُن کا فارسی کلام فارسی کے معروف کلاسیکل اساتذۂ سُخن کے کلام میں مِلا دیا جائے تو اُس کو پہچاننا اور الگ کرنا دشوار ہو گا۔ نصیر الدّین نصیرؔ نے فارسی شعر و ادب سے اپنے اِس لگاؤ کو اپنے مطالعہ سے قابلِ رشک حد تک ترقّی دی ہے۔ فارسی رباعیات پر مشتمل اُن کا مجموعہ ''آغوشِ حیرت'' کے نام سے سامنے آچکا ہے، جبکہ اُن کے دوسرے مجموعہ ہائے کلام ''دیں ہمہ اُوست''

Marfat.com

''فیضِ نسبت'' اور ''عرشِ ناز'' میں بھی جُزوی طور پر اُن کا فارسی کلام شامل ہے۔ پیر نصیر کے ادبی مزاج میں چوں کہ کلاسیکیت رچی بسی ہے، اِس لئے اُن کی اُردو غزل بھی اِس وصف سے خالی نہیں ؛ جب ہم اُن کی اُردو غزل کو پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں اُس روایت کا ایک حصّہ محسوس ہوتی ہے، جو میر و غالب سے ہوتی ہوئی ہم تک پہنچتی ہے۔ اُردو کے بعض جدید غزل گو شعراء نے غزل کی لفظیّات و اسالیبِ بیان میں تجربات کر کے اِس کو نیا رنگ و آہنگ دینے کی سعی ضرور کی۔ بعض صورتوں میں تو صرف غزل کی ہیئت ہی باقی رہ گئی اور غزل کی وہ روح ختم ہوگئی، جس کو تغزّل کا نام دیا گیا ہے۔ اِن کوششوں کے باوجود ہمارے یہاں ایک ایسا طبقہ ہر وقت موجود رہا ہے، جس کا تصورِ تغزّل اور طرزِ احساس وہی کچھ رہا ہے، جس کو ہر زمانہ میں شاعری سے لطف اندوز ہونے والوں کی اکثریّت پسند کرتی رہی ہے۔ نصیرالدّین نصیر کی اُردو غزل میں مضامین تو بیشتر وہی ہیں، جن کا اظہار عہد بہ عہد تغزّل پسند شاعر کرتے رہے ہیں۔ بہ اعتبارِ مضامین نصیر صاحب اُردو غزل کے کلاسیکل دائرے سے قدم باہر رکھنا پسند نہیں کرتے۔ خیال رہے کہ کلاسیکی سے ہماری مُراد قدیم یا فرسودہ شاعری ہرگز نہیں، بلکہ شاعری کی ایسی زندہ و توانا روایت ہے، جس کو ہر دَور میں شدّ ومد سے پسند کیا جاتا رہا ہے۔ تغزّل سے مُراد چند وہ خاص پابندیاں ہیں، جن سے عہدہ برآ ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے شاعر شعر کہتے ہوئے جس قدر قدغن خود پر لگاتا ہے، اُس کا کام اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ پیر نصیر روایتی مضامین کو محض دہراتے نہیں، بلکہ تغزّل کی فنّی و لسانی پابندیوں میں رہتے ہوئے، اُن کی فکر اُس خاص مضمون کا

Marfat.com

کوئی نہ کوئی ایسا رُخ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے کہ شعر میں بار بار کہی ہوئی بات میں بھی ایک تازگی اور لطف خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

عکسِ ساقی شراب میں رکھیئے
ماہتاب، آفتاب میں رکھیئے

نظر بڑھتی ہے، لیکن اشک رستہ روک لیتے ہیں
دمِ رخصت اُنہیں اے چشمِ تر! دیکھا نہیں جاتا

وہ پائمالِ محبت ہیں ہم کہ اپنا غُبار
جدھر وہ ہوتے ہیں، اُڑ کر اُدھر ہی جاتا ہے
وہ بے وفا ہے، مگر سنگ دل نہیں پھر بھی
مرے ملال سے چہرہ اُتر ہی جاتا ہے

اک قیامت ہے تیری انگڑائی
ٹوٹ جائے نہ آئنہ کوئی
موت کو بھی گلے لگائیں لوگ
ہو جو اِس میں تری ادا کوئی

یُوں مہکتی ہے صبا گلشن میں
تیری خوشبوئے بدن ہو جیسے
ایسی درماندہ ہے دل کی دھڑکن
تیرے لہجے کی تھکن ہو جیسے

Marfat.com

دام و صیاد کا کھٹکا ہے قیامت، ورنہ
ذوقِ پرواز کو ہے کُنجِ گلستاں کافی
بے کسی اور اُداسی کے اندھیرے نہ ڈھلے
چاندنی روئی سرِ گورِ غریباں کافی

مطالعہ کی وسعت اور ہمہ گیری کا ایک اثر یہ بھی ہُوا ہے کہ ''دستِ نظر'' میں شامل کچھ غزلیں قدیم و جدید اساتذہ کی بعض معروف زمینوں میں تمام کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر یہ غزلیں :

ع جو وہ تُو نہ رہا تو وہ بات گئی، جو وہ بات گئی تو مزا نہ رہا
ع یُوں جمالِ رُوئے جاناں شمعِ خلوت خانہ تھا
ع ابھی وہ خوش ابھی ناخوش، کرم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی
ع مری نظر سے مکمّل بہار گزری ہے
ع ہم پیکرِ جاناں کی دل پر تصویر اُتارا کرتے ہیں
ع دشت میں آئے تو جیتے جی نہ دیوانے گئے

اِن غزلوں کو پڑھ کر ہمارا ذہن بہادر شاہ ظفر، خواجہ میر درد، فیض جذبی وغیرہ کی معروف غزلوں کی طرف غیرارادی طور پر منتقل ہو جاتا ہے۔ ہر نئی زمین کے اپنے تقاضے اور امکانات ہوتے ہیں۔ اوّل اوّل کسی خاص زمین میں جب کوئی شاعر طبع آزمائی کرتا ہے تو وہ اُس زمین کے تمام تر امکانات کو بروئے کار لانے کی کوشش کرتا ہے ؛ بعد میں اُس زمین میں غزل کہنے والے شاعر کا کام نسبتاً دشوار ہو جاتا ہے، کیوں کہ اِس کو اُن راستوں سے بچ بچا کر چلنا پڑتا ہے، جن پر پہلا شاعر گامزن ہو چکا ہے۔ یہ مرحلہ بغیر

Marfat.com

جاں کاہی و جاں پڑوہی کے طے نہیں ہوتا۔ نصیرؔ میاں کی ایسی غزلیں اُن کی مشق و ریاضت کا ایک بیّن ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ شمالی ہندوستان میں درگاہ گولڑہ شریف کو ایک بڑے روحانی مرکز کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات آج بھی تشنگانِ بادۂ معرفت کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ پیر نصیر الدین نصیرؔ اِسی غوثیہ، چشتیہ، نظامیہ خانوادے کے نہ صرف چشم و چراغ ہیں، بلکہ شعر و ادب اور علم و فضل کے حوالے سے وہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے حقیقی جانشین بھی دکھائی دیتے ہیں جس پر اُن کو بجا طور پر فخر بھی ہے ؎

مَیں وہ ذرّہ ہُوں، جو ہے مہرِؒ علی سے روشن
کس قدر مجھ پہ عنایت مرے مولانے کی

نصیرؔ صاحب نے اِسی روحانی اور خانقاہی ماحول میں ہوش سنبھالا اور غیر شعوری طور پر اِس فضا سے گہرے اثرات قبول کیے؛ جس کے نقوش اُن کے کلام میں بہ آسانی دیکھے جا سکتے ہیں۔ تصوّف کو ہمیشہ سے ایک فلسفۂ باطنی کا درجہ حاصل رہا ہے، اُن کیفیات کو جو راہِ سلوک میں ایک سالکِ راہِ طریقت کے دل پر وارد ہوتی ہیں اور اُن مسائل کو جن کا تعلّق براہِ راست اِس فلسفۂ باطنی سے ہے، فارسی اور اُردو کے غزل گو بہت مزے لے لے کر بیان کرتے رہے ہیں۔ حیات و کائنات کی گُتھیاں اِسی حوالے سے سلجھانے کی سعی کی جاتی رہی ہے۔ اظہارِ رُموز و معارف کی یہ تحریک اُردو اور فارسی میں اِس درجہ مُستحکم رہی ہے کہ وہ شاعر بھی، جن کا براہِ راست تعلّق عملی تصوّف سے نہیں رہا؛ جب شعر کہتے تھے تو اِنہی خاص مضامین کی بازگشت اِن کے یہاں سنائی

Marfat.com

دیتی ۔ ذات، حیات اور کائنات کی اصل ماہیّت اور اِن کے باہمی روابط پر اظہارِ خیال نصیر الدین نصیر کی غزل میں بھی موجود ہے، مگر دُوسرے شاعروں اور اِن میں ایک فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ جو باتیں دُوسرے شاعروں کے یہاں قال ہیں، نصیر میاں کے یہاں حال کا درجہ رکھتی ہیں ؛ اِس اعتبار سے نصیر کی غزل اُردو شاعری کی اُس روایت کا حصّہ محسوس ہوتی ہے، جو خواجہ میر دردؔ، مولانا احمد رضا خان، بیدؔم وارثی، اصؔغر گونڈوی اور بعض دُوسرے اکابر صوفی شعراء کے ہاتھوں پروان چڑھی۔ نصیر صاحب کے چند شعر دیکھئے ۔

دو عالَم کے علاوہ کوئی عالَم اور ہے شاید
اِن آئینوں میں وہ آئینہ گر دیکھا نہیں جاتا

قطرہ جس وقت محوِ دریا ہو
اُس کو دریا نظر نہیں آتا

نگاہ جم نہ سکی اِس لیے مظاہر پر
وُفورِ جلوہ تو خود اک حجاب ہے ساقی

شمع سے بس اک یہی ہم نے سبق سیکھا نصیر
بزم در آغوش رہنا اور تنہا بیٹھنا

وصل میں گنجائشِ اغیار اِتنی بھی نہ تھی
چشم و گوش و ہوش، ہر اپنا وہاں بیگانہ تھا

مٹ گیا نقشِ دُوئی عکسِ تجلّی سے نصیر
اب نظر آئینۂ ذات میں کون آتا ہے

Marfat.com

نصیر الدین نصیرؔ کے وہ متصوّفانہ اشعار خاص طور پر لُطف کا باعث ہیں، جن میں حقیقت اور مجاز گلے ملتے دکھائی دیتے ہیں؛ ایسا ہونا اِس لئے ممکن ہو سکا کہ تصوّف اپنی نوعیّت کے لحاظ سے عشق ہی کی ایک صورت ہے۔

کل سے مُرادِ صبحِ قیامت سہی، مگر
اب تم کہاں مِلو گے دوبارا، جواب دو!

پھر مرے سامنے آ اور حجابات اُٹھا
زحمتِ جلوہ پھر اے پردہ نشیں! تھوڑی سی

کس تکلّف سے کیا اُس نے تماشا اپنا
کس توجّہ سے ہوئی انجمن آرائی بھی

منتظر دیر سے ہُوں، مان بھی جا، سامنے آ
ہو چکا پردہ اب اے جلوۂ جاناں! کافی

ہم لے اُڑے ہیں اُن کی جھلک اک نگاہ میں
بیٹھے رہیں نقاب وہ رُخ پر لئے ہوئے

تمھیں محفل سجا لینے سے مطلب
کوئی آئے، کوئی جائے، تمھیں کیا

تصوّف چوں کہ تزکیۂ باطن اور تہذیبِ نفس پر زور دیتا ہے، اِس لئے اِس کو بجا طور پر علمِ اخلاق کا نائب مناب خیال کیا جاتا ہے۔ ایسی غزل میں جو خانقاہی ماحول سے اپنا آب و رنگ لیتی ہے، اخلاقی نِکات کا بیان ایک لازمی امر

Marfat.com

ہے۔ نصیر صاحب کی غزل بھی اِس وصف سے خالی نہیں ؎

خار ہی خار زمانے میں نظر آتے ہیں　　اپنے دامن کو بُرائی سے بچا کر چلیئے
روشنی ہو تو چمک اُٹھتی ہے ہر راہِ سیاہ　　دو قدم چلیئے، مگر شمع جلا کر چلیئے

خُود شناسی جن کے مسلک میں نہیں　　ایسے لوگوں سے کنارا چاہیئے
جان سے جانا، نہیں مردانگی　　عشق میں جینے کا یارا چاہیئے

کہہ رہا ہے یہ زندگی کا سفر　　پاؤں ہر دم رکاب میں رکھیئے

خود بُرا ہو جو فطرتاً تو اُسے　　کوئی اچھا نظر نہیں آتا

آدمی، وہ ہوس کا پُتلا ہے　　زندگی بھر شباب مانگے گا

ہوتی آئی ہے یہ زمانے میں　　کام آیا کسی کے، کب کوئی

غزل میں دوسری اصنافِ شعری کے مقابلہ میں غنائیت کے عناصر کہیں زیادہ پائے جاتے ہیں، کیوں کہ غزل میں ردیف اور قافیہ ایک خاص ترتیب سے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غزل کو نسبتاً زیادہ کامیابی کے ساتھ گایا جاسکتا ہے۔ ایسے شاعر کے یہاں جس کے شعری ذوق نے خانقاہی فضا میں پرورش پائی ہو اور جہاں سماع ایک خاص اہمیت کا حامل ہو، غیر معمولی غنائیت کا ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ نصیرالدین نصیر اپنی غزل کے لئے جہاں مُترنم بحروں کا انتخاب کرتے ہیں، وہیں شعر کہتے ہوئے کبھی کبھی کچھ ہم وزن ٹکڑے مصرعوں کے درمیان میں لے آتے ہیں، جس سے شعر کی اندرونی موسیقی میں اضافہ ہو جاتا ہے؛ ایسے اشعار میں جہاں نصیر نے مصرعوں کے درمیان قوافی کا التزام بھی کیا ہے، یہ غنائی کیفیت اپنے عروج پر دکھائی

Marfat.com

دیتی ہے ۔

اُن کے جلوؤں سے مُزیّن دونوں آنکھیں ہیں مری
اُن کا خاکہ، اُن کا نقشہ، اُن کی صورت دل میں ہے
اُن کی حسرت، اُن کا ارماں، اُن کی الفت، اُن کا غم
کیا بتائیں، کیا کہیں، کیا کیا ہمارے دل میں ہے

مری زیست پُر مُسرّت کبھی تھی، نہ ہے، نہ ہو گی
کوئی بہتری کی صورت کبھی تھی، نہ ہے، نہ ہو گی

کیا کہا جا سکے اُس نظر کو اور پھر اُس نظر کے اثر کو
نفع سمجھیں جو دل کے ضرر کو، اُن اشاروں سے اللہ بچائے
ہم فقیروں کو اُن کی طلب کیا، ملنے جُلنے کا آخر سبب کیا
لُطف کیا، اُن کا غیظ و غضب کیا، شہریاروں سے اللہ بچائے

''دستِ نظر'' کی طرح ''پیمانِ شب'' میں شامل غزلیات کا فنّی و لسانی پہلو بلاشُبہ امیر مینائی اور داغ کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔ لُطفِ زبان و بیان، لب و لہجہ کی صفائی اور لفظوں کے رکھ رکھاؤ کے اعتبار سے اِن ہر دو اُردو مجموعوں کا یہ پہلو بھی خاص توجّہ کا طالب ہے۔ بات کتنی ہی اچّھی کیوں نہ ہو اگر کہنے والا اُس کی ادائیگی میں مناسب پیرایۂ اظہار اختیار نہیں کرتا تو کسی صورت میں بھی سُننے والے پر وہ اثر مُرتّب نہیں ہو گا، جو قائل کا مقصود ہے۔ مناسب پیرایہ سے ہماری مُراد روزمرّہ اور محاورہ کی صحّت اور لب و لہجہ کا وہ حُسن ہے، جو فنّی رچاؤ کے بغیر سامنے نہیں آتا۔ نظم و نثر کی اِس خصوصیّت کو عُلمائے بیان نے فصاحت و بلاغت کا نام دیا ہے۔ فصاحت سے مُراد کلام کا لسانی اَغلاط

Marfat.com

سے پاک ہونا ہے اور ایسا کلام جو اغلاط سے پاک ہوتا ہے، وہی بلیغ بھی ہوتا ہے۔ کیوں کہ اُس کو سُن کر سامع کسی قسم کی اُلجھن کا شکار نہیں ہوتا، گویا بلاغت، فصاحت کا لازمی نتیجہ یا اثر ہوتی ہے۔ نصیر صاحب شعر کہتے ہوئے صحتِ لفظی کا، جس میں روزمرّہ اور محاورہ دونوں شامل ہیں، حد درجہ خیال رکھتے ہیں۔ اُن کی غزل پڑھ کر اِس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ اُردو زبان کے مُسلّمہ مراکز سے دُور گولڑہ شریف میں رہنے والے ایک شاعر نے اہلِ زبان جیسی مہارت کہاں سے حاصل کر لی۔ اُن کے یہاں لُطفِ روزمرّہ و محاورہ کے پہلو بہ پہلو، لفظی مناسبتوں کا خیال، خاص شیرازہ بند ردیفوں کا استعمال (جو غزل میں ایک خاص ذہنی فضا کی تشکیل کرتی ہیں) کہیں کہیں بیان میں شوخی، غزل کے اُس لہجہ کی تعمیر کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، جو آج کے دَور میں پیر نصیر الدّین نصیر سے مخصوص ہے۔

قدرتِ کلام اِن کی غزل کا اضافی وصف ہے۔ نصیر، نامانوس قوافی کا استعمال انتہائی مہارت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اِس طرح کہ لُطفِ بیان کہیں کم نہیں ہونے پاتا۔ یہ صورتِ حال اُس ریاض و محنت کا حاصل ہے، جس سے شاعر نے خود کو گزارا ہے۔ آیئے اُن کے چند شعر دیکھیں۔

لہجہ کا حُسن:

آپ بھی ہیں بڑے عجب کوئی
بے وفا بھی رہے، خفا بھی رہے

ہم ابتدا سے سُنائیں گے، درمیاں سے نہیں
اگر سُنو تو تمام و کمال حال سُنو

شیخ جی! جام بھی پِلا کوئی!
دیر سے میکدے میں بیٹھے ہو

Marfat.com

لفظ کا باسلیقہ استعمال

خاکِ پروانہ ہو گئی برباد — کوئی پُرساں دمِ سحَر نہ ہُوا

اِس شعر میں لفظِ برباد اپنے لغوی معنیٰ میں کس خوبصورتی سے صَرف ہُوا ہے یعنی ہَوا میں بکھر جانے کے مفہوم میں۔

مکالماتی حُسن

جب کہا ہم نے کہ ہم سے یہ تکلّف کیسا
نیچی نظروں سے کہا اُس نے ، حیا اچّھی ہے
مَیں یہ کہتا ہُوں ، مری آہِ رسا سے ڈریئے
وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ تیز ہَوا اچّھی ہے
مسکرائے ، جو نظر آئی شبیہِ یوسفؑ
مَیں نے پوچھا کہ یہ کیسی ہے ، کہا ، اچّھی ہے

شوخیِ طبع

جب اپنے گھر پہ بلاتا ہُوں مَیں کبھی اُن کو
اُنہیں ضرور کوئی خاص کام ہوتا ہے

دیکھ رہا ہے غور سے اُن کو
آنے والا ، جانے والا

اللہ سُدھارے قاصدوں کو
جائیں گے جہاں بھی ، جم رہیں گے

Marfat.com

لفظی صنعت گری تجنیس و ترصیع وغیرہ

خداگواہ کہ اہلِ نظر کے مشرب میں
شرابِ حُسن سے بہتر کوئی شراب نہیں

نظر کو ہے وہ مقام حاصل کہ ہر جگہ ہے جمالِ کامل
نہ اُن کا جلوہ نقاب میں تھا، نہ اُن کا جلوہ نقاب میں ہے

اِس تمام گفتگو کے بعد جب ہم نصیر میاں کا یہ شعر پڑھتے ہیں تو ہمیں اِس میں کوئی شاعرانہ تعلّی محسوس نہیں ہوتی ۔

مؤثّر یہ کلام اپنا، یہ اندازِ بیاں اپنا
خدا کی دین ہے یہ بھی، اِسے فضلِ خدا کہیئے

مَیں نے بھی گُہر ایسے چُنے کانِ سُخن سے
اُمید ہے، رکھّیں گے مجھے اہلِ زباں یاد

ڈاکٹر توصیف تبسّم
اسلام آباد، پاکستان
12ر جنوری 2000ء

Marfat.com

◎

اِسی باعث قلم سے وصف کرتے ہیں رقم تیرا
نہایت پُر خطا ہیں ، نام لیں کس مُنہ سے ہم تیرا

یہ ماضی ، حال ، مستقبل فقط کہنے کو ہیں میرے
ازل تیرا ، ابد تیرا ، یہ موجود و عدم تیرا

الٰہُ العالَمیں تُو ہے ، بشر تیرے ، مَلک تیرے
زمیں تیری ، فلک تیرا ، عرب تیرا ، عجم تیرا

بجز تیرے نہیں کوئی بھی میرا دین و دنیا میں
دو عالم میں سہارا ہے مجھے تیری قَسَم ، تیرا

کسی کے حُسنِ نادیدہ کی جانب اک اشارہ ہے
گلستاں میں یہ اک جھونکا نسیمِ صبح دم تیرا

Marfat.com

دستِ نظر

2

ترے ہونے کو ثابت کر رہا ہے جھومنا اِس کا
زمیں پر ہے شجر کے رُوپ میں جُنباں عَلَم تیرا

بھلا مایوس کیوں لَوٹے نصیرِ بے نوا یا رب !
کُھلا ہے جب گدا و شاہ پر بابِ کرم تیرا

Marfat.com

جب تک یہ سلسلہ رہے شام و پگاہ کا
ڈوبے نہ آفتاب ترے عزّ و جاہ کا

آتا نہیں پسند اُسے خُلد کا سماں
خاکہ ہے جس نظر میں تری گردِ راہ کا

قلب و نظر کے فیصلے دو ٹوک ہوگئے
کیا پوچھنا ہے آپ کی پہلی نگاہ کا

مجھ ذرّۂ حقیر کو بخشا یہ مرتبہ
فیضان دیکھئے مرے عاجز پناہ کا

قلبِ حزیں کی اور ہو کیا قدر و منزلت
یہ بھی ہُوا شکار تری دامگاہ کا

یارب نصیرؔ کی ہے تہِ دل سے یہ دُعا
اقبال اوج پر ہو مرے کج کُلاہ کا

Marfat.com

4

◎

جو وہ تُو نہ رہا تو وہ بات گئی جو وہ بات گئی تو مزا نہ رہا
وہ اُمنگ کہاں، وہ ترنگ کہاں، وہ مزاجِ وفا و جفا نہ رہا

شب و روز کہیں بھی الگ نہ ہُوا، شب و روز کہاں وہ مِلا نہ رہا
رگِ جاں سے ہماری قریب رہا، رگِ جاں سے ہماری جُدا نہ رہا

کسی شکل میں بھی، کسی رنگ میں بھی، کسی رُوپ میں بھی، کسی ڈھنگ میں بھی
وہ ہماری نظر سے چُھپا تو مگر وہ ہماری نظر سے چُھپا نہ رہا

تھی خزاں کے لباس میں کس کی نظر کہ جُھلستی گئی ہے تمام شجر
کسی شاخ پہ تازہ کلی نہ رہی، کوئی پتّہ چمن میں ہرا نہ رہا

تیرے ظلم و ستم ہوئے مجھ پہ جو کم تو یہ حال مرا ہے قدم بہ قدم
وہ تڑپ نہ رہی، وہ جلن نہ رہی، غم و درد میں اب وہ مزا نہ رہا

Marfat.com

دستِ نظر
5

بے اشک وفورِ ملال میں جب ، کُھلے راز تمام ، ہُوا یہ غضب
کوئی بات کسی سے چُھپی نہ رہی، کوئی حال کسی سے چُھپا نہ رہا

دمِ دید ہزار حواس گئے ، رہے دُور ہی دُور کہ پاس گئے
ہمیں دیکھنا تھا اُنہیں دیکھ لیا ، کوئی بیچ میں پردہ رہا نہ رہا

مرے دم سے تھے نقش و نگارِ جُنوں ، مرے بعد کہاں وہ بہارِ جُنوں
کسی خار کی نوک پہ کیا ہو تری ، کوئی دشت میں آبلہ پا نہ رہا

مرے پاس جو آ بھی گیا ہے کبھی ، تو یہ ڈھنگ رہے تو یہ شکل رہی
وہ ذرا نہ کُھلا ، وہ ذرا نہ کِھلا ، وہ ذرا نہ تھما ، وہ ذرا نہ رہا

کیے تیری نگاہ نے جس پہ کرم ، رہا دونوں جہان میں اُس کا بھرم
جسے تیرے غضب نے تباہ کیا ، کہیں اُس کا بھرم بخدا نہ رہا

جو نصیر ہم اُن سے قریب ہوئے ، تو حیات کے رنگ عجیب ہوئے
غمِ ہجر میں اور ہی کچھ تھی خلش ، وہ خلش نہ رہی وہ مزا نہ رہا

Marfat.com

◎

جو بچھڑا تھا وہ پیارا مِل گیا ہے
خدا رکھے، دوبارا مِل گیا ہے

اُن آنکھوں کا اشارا مِل گیا ہے
مرے دل کو سہارا مِل گیا ہے

خُدا ہے ناخدا بحرِ وفا میں
سفینے کو کنارا مِل گیا ہے

ہُوئی پوری مرے دل کی تمنّا
مجھے بھی دَر تمہارا مِل گیا ہے

لرزتی ہے شبِ غم کی سیاہی
مری آنکھوں کو تارا مِل گیا ہے

سُلگ اُٹّھا ہے کیا کیا داغِ حسرت
مرے دل کو شرارا مِل گیا ہے

چُھپا تھا گیسوئے پُرخم میں اُن کے
دلِ مضطر ہمارا ''مِل گیا ہے''

نصیرؔ اک روز وہ بھی آملیں گے
مرا اُن کا ستارا ''مِل گیا ہے''

Marfat.com

◎

الٰہی ! مطمئن ہوں گے نہ اب گلشن میں ہم کب تک
فضائے رنگ و بُو کے یہ کرشمے دم بدم کب تک

تمہیں کہہ دو ، ہمیں رہنا ہے محرومِ کرم کب تک
بھروسہ کیا ہے، اِس دُنیا میں، تم کب تک ہو، ہم کب تک

ہمیں چکرائیں گے دیر و حرم کے پیچ و خم کب تک
یونہی پھرتے رہیں گے اِن گزرگاہوں میں ہم کب تک

محبت مطمئن ہے صبر کے مضبوط حلقے میں
مگر اب کیا کہیں ، جاری رہے رسمِ ستم کب تک

مآلِ کار ، دل کو ہے گرفتارِ بلا ہونا
کوئی سُلجھائے گا آخر تری زُلفوں کے خَم کب تک

Marfat.com

ہمارا تذکرہ بھی شاملِ تاریخ ہونا ہے
مگر دیکھیں کہ چلتا ہے مؤرّخ کا قلم کب تک

ہوس کو چھوڑ دے ، شانِ قناعت خود میں پیدا کر
غمِ سُود و زیاں کیوں ، اور فکرِ بیش و کم کب تک

کیا ہے وعدہ آنے کا ، مگر اب یہ خبر کس کو
وہ کب آئیں ہمارے گھر ، وہ فرمائیں کرم کب تک

مرے پیمانۂ فکر و نظر کا ذکر ہو ساقی !
رہے گی میکدے میں داستانِ جامِ جم کب تک

کوئی تسکینِ دل کی شکل اب نکلی ، نہ جب نکلی
نصیرؔ آخر محبّت میں پریشاں ہوں گے ہم کب تک

Marfat.com

◎

وقت، جب انقلاب مانگے گا — ہر نَفَس کا حساب مانگے گا
مجھ کو پینی تھی چشمِ ساقی سے — لوگ سمجھے، شراب مانگے گا
کیجئے اُن پہ مت ہجومِ نگاہ — اُن کا چہرہ نقاب مانگے گا
آپ اپنے ہیں وہ تماشائی — کون، کس سے حساب مانگے گا
جام زاہد کے پاس ہے اب تک — پھر یہ خانہ خراب "مانگے گا"
آدمی وہ ہوس کا پُتلا ہے — زندگی بھر شباب مانگے گا

چشمِ ساقی نصیرؔ اُٹھے تو سہی
پارسا بھی شراب مانگے گا

Marfat.com

◎

آئنہ تیرا ، چمن ہو جیسے　　تُو ہی تُو عکس فگن ہو جیسے
دَورِ حاضر کا چلن ہو جیسے　　حیلہ سازی ترا فن ہو جیسے
غیر سے بات کا ڈھب تو دیکھو　　اِس طرف رُوئے سخن ہو جیسے
رات یُوں ہم کو نظر آئے تم　　چاند کی پہلی کرن ہو جیسے
بات میں لوچ ، نگاہوں میں لچک　　ہر ادا اُن کی ، دُلہن ہو جیسے
دل کا یہ حال ہے مایوسی میں　　کوئی غُربت میں مگن ہو جیسے
ہے فلک کب سے مُسلّط ہم پر　　سایۂ پیرِ کُہن ہو جیسے
یوں مہکتی ہے صبا گلشن میں　　تیری خوشبوئے بدن ہو جیسے
ایسی درماندہ ہے دل کی دھڑکن　　تیرے لہجے کی تھکن ہو جیسے
اِس طرح کھنچ کے چلا آیا ہُوں　　تم سے کچھ خاص لگن ہو جیسے
اِس قدر گردشِ دوراں کا خیال　　آپ ہی کا وہ چلن ہو جیسے

آپ تو بیٹھے ہیں یُوں جَم کے نصیر
اُن کا کوچہ ہی وطن ہو جیسے

Marfat.com

◎

زمانے کے سب پیچ و خَم جانتے ہیں
نہیں جانتے تم، جو ہم جانتے ہیں
تمہیں کیا خبر، جو گزرتی ہے ہم پر
جو ہم پر گزرتی ہے، ہم جانتے ہیں
نہ مَے سے، نہ ہیں بے خبر لُطفِ مَے سے
یہ سب راز شیخِ حرم جانتے ہیں
نہ پہچاننے میں تو اک مصلحت ہے
مرا نام وہ کم سے کم جانتے ہیں
دمِ میکشی، لاکھ اِغماض برتیں
ہمیں واعظِ محترم جانتے ہیں
مآلِ محبّت پہ تکرار کیسی
نہ تم جانتے ہو نہ ہم جانتے ہیں

Marfat.com

دستِ نظر

12

اُنہیں میرے اچّھے بُرے کی خبر ہے
وہ سب کچھ خدا کی قَسَم جانتے ہیں
حقیقت تو یہ ہے، ہم اہلِ وفا کو
بہت جان کر بھی وہ کم جانتے ہیں
اک اک سانس ہے صَوت و آہنگِ ہستی
ہم اِس ساز کے زِیر و بَم جانتے ہیں
تمہارے اشارے ہیں معلوم ہم کو
تمہارے تقاضوں کو ہم جانتے ہیں
وہ کتنے ہیں معصوم کتنے ہیں ظالم
نصیرؔ! آپ کیا جانیں، ہم جانتے ہیں

Marfat.com

◎

نام لے کر ترا ، مِرا کوئی — کر گیا عرضِ مدعا کوئی
کیا بتائے ؟ کہے تو کیا کوئی — غم کی ہوتی ہے انتہا کوئی ؟
باتوں باتوں میں لے اُڑا کوئی — دل کا مِلتا نہیں پتا کوئی
تیری آہٹ سمجھ کے دل چونکا — آئی کانوں میں جب صدا کوئی
اِک قیامت ہے تیری انگڑائی — ٹُوٹ جائے نہ آئنا کوئی
تیری باتوں کے تھے ہزار جواب — احتراماً ہی چُپ رہا کوئی
دیر سے میکدے میں بیٹھے ہو — شیخ جی ! جام بھی مِلا کوئی ؟
موت کو بھی گلے لگائیں لوگ — ہو جو اِس میں تری ادا کوئی
غم سے بڑھ کر ہے عرضِ غم پہ سُکوت — کچھ تو کہتا بُرا بَھلا کوئی

سب نہیں ہیں نصیرؔ بیگانے
مِل ہی جائے گا آشنا کوئی

Marfat.com

◎

سُکوں ملے نہ ملے یا قرار ہو کہ نہ ہو
چمن کی خیر الٰہی ! بہار ہو کہ نہ ہو

ہم اُس کے یار ہیں، وہ اپنا یار ہو کہ نہ ہو
ہمیں تو اُس سے ہے پیار، اُس کو پیار ہو کہ نہ ہو

اَٹی ہوئی ہیں تلوّن کی دُھول سے نظریں
کھنچے کھنچے تو ہو، دل میں غبار ہو کہ نہ ہو

مجھے ہے تم سے محبّت، مجھے ہے تم پہ یقیں
مری قَسَم کا تمہیں اعتبار ہو کہ نہ ہو

تجھے تو اپنی ستم رانیوں سے مطلب ہے
تری بلا سے کسی کو قرار ہو کہ نہ ہو

ہمارے دل کے ہو مالک تمہیں دو عالَم میں
تمہارے دل پہ ہمیں اختیار ہو کہ نہ ہو

Marfat.com

اب آ گئے ہو ، تو کچھ دیر میرے پاس رہو
یہ اتّفاقِ حَسیں بار بار ہو کہ نہ ہو

گُلوں کے حال پہ شبنم ضرور روئے گی
وہ آنکھ میرے لئے اشکبار ہو کہ نہ ہو

نصیؔر ! شمع تو جلتی رہے گی محفل میں
بَلا سے کوئی پتنگا نثار ہو کہ نہ ہو

Marfat.com

◎

عشقِ بے پایاں کا حاصل اور ہے — شوقِ منزل اور، منزل اور ہے

دے کے دل اُن کو یہ مشکل اور ہے — روز کہتے ہیں، کوئی دل اور ہے؟

عقل والے اپنی اپنی راہ لیں — اُن کے دیوانے کی منزل اور ہے

کیا عجب محشر میں یہ کہنا پڑے — وہ نہیں ہیں، میرا قاتل اور ہے

ناخدا! تُو نے کہاں پہنچا دیا — یہ تو ہے منجدھار، ساحل اور ہے

ہجر سے چُھوٹے تو زلفوں میں پھنسے — اک بلا اب سَر پہ نازل اور ہے

حضرتِ واعظ! یہاں سے جایئے — میکدے میں رنگِ محفل اور ہے

آئنے کو دیکھ کر شرمائے کیوں — کیا کوئی مدِّ مقابل، اور ہے؟

آپ کو ضد ہے تو پھر یُوں ہی سہی — آج سے اب اپنی منزل اور ہے

تم سے پِھر جائے، یہ ممکن ہی نہیں — غیر کا ہوگا، مرا دل اور ہے

اگلے لوگوں کی کہاں باتیں نصیرؔ!
اب زمانہ اور، محفل اور ہے

Marfat.com

◎

دل میں شُعلے سے اُٹھے آہِ رسا سے پہلے
آتشِ عشق بھڑک اُٹھی، ہَوا سے پہلے
غنچۂ موج ہے، گردابِ بلا سے پہلے
مسکرا دیتے ہیں وہ، مجھ پہ جفا سے پہلے
عشق، اور اُس بُتِ کافر کا، الٰہی! توبہ
نام بھی اُس کا اگر لو، تو خُدا سے پہلے
رازِ ہستی کو سمجھنا نہیں کارِ آساں
نہ کُھلا ہے نہ کُھلے گا یہ قضا سے پہلے
رُخ سے پہلے، تری زُلفوں پہ نظر جاتی ہے
واسطہ پڑتا ہے اِس کالی بلا سے، پہلے
اُن کو چاہو تو ذرا سوچ سمجھ کر چاہو
ظلم ڈھاتے ہیں وہ الطاف و عطا سے پہلے

Marfat.com

چارہ گر ! ہے یہ ترا حرفِ تسلّی تہ دار
تُو نے جینے کی دُعا دی ہے، دوا سے پہلے

اُن کے اِس طرزِ عمل نے مجھے ڈالا شک میں
دیر تک چُپ وہ رہے، عہدِ وفا سے پہلے

حشر میں چشمِ ندامت سے بنا کام نصیؔر
اشک پر اشک ہے عُذرِ خطا سے پہلے

Marfat.com

◎

رنگ پر آئے جُنوں، خَلق میں افسانہ بنوں
تم جو دیوانہ کہو مجھ کو، تو دیوانہ بنوں

بے خودی میرا قرینہ ہو، کہ فرزانہ بنوں
کوئی صورت ہو، مگر اُن سے نہ بیگانہ بنوں

غم کی رُوداد بنوں، درد کا افسانہ بنوں
تم بناؤ جو محبّت میں تو مَیں کیا نہ بنوں

بادۂ حُسن وہ چھلکائیں تو گلشن میں ذرا
ہر گُلِ تر کی تمنّا ہے کہ پیمانہ بنوں

مجھ کو مدّت سے یہ ارماں ہے کہ اُلٹیں وہ نقاب
دولتِ حُسنِ خداداد کا نذرانہ بنوں

Marfat.com

سوز نے شمع کی مانند جلا رکھّا ہے
پَر بھی مِل جائیں تو مَیں شمع سے، پروانہ بنوں

وہ تو سَو رنگِ جُنوں بخش گئے مجھ کو نصیؔر
اب یہ مجھ پر ہے کہ دیوانہ بنوں یا نہ بنوں

Marfat.com

◎

تُو اگر بے نقاب ہو جائے
جُستجو ، کامیاب ہو جائے

عکس پڑ جائے جو ترے رُخ کا
آفتاب ، آفتاب ہو جائے

دیکھ لے اک نظر اگر ساقی
سادہ پانی شراب ہو جائے

چھوڑ دوں مَیں اگر تمھارا دَر
میری مٹّی خراب ہو جائے

ہاتھ رکھ دو جو تم مرے دل پر
درد کا سدِّباب ہو جائے

اُن کی آنکھیں جو آئیں گردش میں
رُونما انقلاب ہو جائے

شرحِ عشق و وفا لکھے جو نصیرؔ
اچّھی خاصی کتاب ہو جائے

Marfat.com

◎

عافیت دُور رہی فطرتِ انسانی سے
بچ سکا کون زمانے میں پریشانی سے
اک سماں بندھ گیا جلووں کی فراوانی سے
آئنہ تکنے لگا مُنہ ترا، حیرانی سے
کیوں نہ اے دستِ جنوں تیری بلائیں لے لُوں
خوش ہُوا کوئی، مری چاک گریبانی سے
مسکراتا ہی رہا حرفِ تمنّا سُن کر
ٹال دی اُس نے مری بات، کس آسانی سے
شیخ جی! بادہَ سرجوش کی یہ تعریفیں
بات جب ہے کہ وضو بھی ہو اِسی پانی سے
اُن کا آنا ہی نظر آتا ہے دشوار مجھے
موت کا کیا ہے، وہ آجائے گی آسانی سے

Marfat.com

اُس کا بندہ ہُوں کہ ہے دائم و باقی جو سدا
لاکھ فانی ہُوں ، تعلّق تو ہے لافانی سے

ہم نے مانا کہ ہے دُشوار تمہارا مِلنا
ہاتھ آتے نہیں ہم لوگ بھی آسانی سے

تاجدارانِ جہاں ، جُھک کے مِلا کرتے ہیں
یہ شرف ہم کو مِلا ہے تری دربانی سے

علم، جاں سوزی و جاں کاہی و جاں کاوی ہے
ہاتھ آتی ہے جہالت ہی ، تن آسانی سے

حُبِّ دیں، عشقِ نبیؐ، خوفِ خدا، جس میں نہ ہو
ہم تو باز آئے نصیؔر ایسی مُسلمانی سے

Marfat.com

◎

ہمارے نام خط آیا تو ہوتا
ہمیں یُوں اُس نے بہلایا تو ہوتا

کبھی یہ تذکرہ آیا تو ہوتا
جو دل لینا تھا، فرمایا تو ہوتا

کچھ آدابِ وفا بھی آ ہی جاتے
کسی پر دل ترا آیا تو ہوتا

مرا صبر و تحمّل دیکھنے کو
کبھی مجھ پر ستم ڈھایا تو ہوتا

سر آنکھوں پر تجھے قاصد بٹھاتے
کوئی اچھی خبر لایا تو ہوتا

ٹھہرتے ہم کہاں دشتِ بلا میں
کہیں بھی نام کو سایا تو ہوتا

ثناخواں غیر ہے کاکُل کا تیری
اِسے پھانسی پہ لٹکایا تو ہوتا

یقیناً مہرباں ہوتے وہ ہم پر
کسی نے اُن کو سمجھایا تو ہوتا

نصیر اُس انجمن میں ہم بھی جاتے
کسی نے ہم کو بُلوایا تو ہوتا

Marfat.com

◎

جب اچانک مجھے یاد آپ کی آ جاتی ہے
دل کی دنیا میں عجب حشر اُٹھا جاتی ہے

جب وہ خوشبوئے بدن لاتی ہے بادِ سحری
میری اُمید کے غنچوں کو کِھلا جاتی ہے

تھرتھرا اُٹھتے ہیں سُن سُن کے شبِ غم، تارے
آسماں تک مرے نالوں کی صدا جاتی ہے

لمحہ بھر کو جو ذرا چین سے سو جاتا ہُوں
آپ کی یاد مجھے آ کے ستا جاتی ہے

فصلِ گُل ہوتی ہے دو روز کی مہمان، مگر
آ کے گلشن میں نئی دھوم مچا جاتی ہے

اب نہیں کوئی ضرورت کسی قاصد کی نصیر
لے کے پیغام مرا آہِ رسا جاتی ہے

Marfat.com

◎

غیر کو دیکھ کے غیرت سے پگھل جاؤں گا
صورتِ شمع تری بزم میں جل جاؤں گا

وہ بلاتے ہی رہیں مَیں تو مچل جاؤں گا
اُن کی محفل میں نہ آج اور نہ کل جاؤں گا

اِتنا بھولا نہیں ، باتوں سے بہل جاؤں گا
وہ سمجھتے ہیں کہ ٹالیں گے تو ٹل جاؤں گا

آسرا مجھ سے یہ کہتا ہے کہ پھوٹے گی سحر
غم کا کہنا ہے اندھیرے میں نِگل جاؤں گا

آپ کیوں اتنے پریشاں ہیں جنابِ ناصح
ٹھوکریں کھا کے زمانے کی سنبھل جاؤں گا

گلشنِ دہر کا اِک برگِ خزاں دیدہ ہُوں
خاک ہو جاؤں گا، سَڑ جاؤں گا، گل جاؤں گا

Marfat.com

آپ پھرتے ہیں اگر قول سے بیشک پھر جائیں
مَیں تو ایسا نہیں جو بات بدل جاؤں گا
ہے ارادہ تو مرا کوچۂ جاناں کا نصیرؔ
دل نہ مانا ، تو کہیں اور نکل جاؤں گا

Marfat.com

◎

بہ صد خُلوص ، بہ صد افتخار گزری ہے
وہ زندگی ، جو سرِ کُوئے یار گزری ہے

گُلوں کا رنگ لیے شکلِ یار گزری ہے
مری نظر سے مکمّل بہار گزری ہے

غم و الَم کے ، اذیّت کے ، کرب زاروں میں
تڑپ تڑپ کے شبِ انتظار گزری ہے

نَفس نَفَس میں چُبھن تھی ، قدم قدم پہ خلش
تمام عُمر سرِ نوکِ خار گزری ہے

قفس میں حال نہ پوچھا صبا نے آ کے کبھی
مرے قریب سے بیگانہ وار گزری ہے

سُکونِ دل نہ میسّر ہُوا زمانے میں
ہماری زیست بڑی بے قرار گزری ہے

وہ ایک بار جدھر سے گزر گئے ہیں نصیرؔ !
ہزار بار اُدھر سے بہار گزری ہے

Marfat.com

◎

آپ اِس طرح تو ہوش اُڑایا نہ کیجیۓ
یُوں بن سنور کے سامنے آیا نہ کیجیۓ
یا سَر پہ آدمی کو بٹھایا نہ کیجیۓ
یا پھر نظر سے اُس کو گرایا نہ کیجیۓ
یُوں مَدھ بھری نگاہ اُٹھایا نہ کیجیۓ
پینا حرام ہے تو پلایا نہ کیجیۓ
کہیۓ تو آپ محو ہیں کس کے خیال میں
ہم سے تو دل کی بات چُھپایا نہ کیجیۓ
تیغِ ستم سے کام جو لینا تھا، لے چکے
اہلِ وفا کا یُوں تو صَفایا نہ کیجیۓ
ہم آپ کے، گھر آپ کا، آئیں ہزار بار
لیکن کسی کی بات میں آیا نہ کیجیۓ

Marfat.com

اُٹھ جائیں گے ہم آپ کی محفل سے آپ ہی
دشمن کے رُوبرو تو بٹھایا نہ کیجیۓ

دل دُور ہوں تو ہاتھ مِلانے سے فائدہ ؟
رسمًا کسی سے ہاتھ مِلایا نہ کیجیۓ

محروم ہوں لطافتِ فطرت سے جو نصیؔر
اُن بے حِسوں کو شعر سُنایا نہ کیجیۓ

Marfat.com

◎

مہرباں تھا جو روز و شب، کوئی — اُس کو لے آئے کاش اب کوئی
چشمِ ساقی میں التفات نہیں — اب کہاں جائے تشنہ لب کوئی
ہوتی آئی ہے یہ زمانے میں — کام آیا کسی کے کب کوئی
تذکرہ اہلِ دل کا چل نکلا — چھیڑتا میری بات اب کوئی
یُوں ہیں خاموش عرضِ حال پہ وہ — سِی کے بیٹھا ہو جیسے لب کوئی
اُن سے مِل! بات کر! نگاہ مِلا — دل لُٹانے کا ہو سبب کوئی
ہم سے وہ چل چکے بہت چالیں — چال ہم بھی چلیں گے اب کوئی
آپ کو جب کسی کی چاہ نہیں — کیوں کرے آپ کی طلب کوئی
میکدہ ہے، شراب پی، زاہد! — سیکھ لے زندگی کا ڈھب کوئی
اُن پہ کہنے کو لوگ مرتے ہیں — جان دیتا ہے اپنی کب کوئی
بے وفا بھی رہے، خفا بھی رہے — آپ بھی ہیں بڑے عجب کوئی
آپ آتے، کوئی پیام آتا — یُوں بسر ہوتی اپنی شب کوئی

جاں بہ لب ہے نصیرِ سوختہ جاں
کاش لے آئے اُن کو اب کوئی

Marfat.com

◎

اپنوں کے ستم ، اُن کی جفا یاد کریں گے
ہم جرمِ محبّت کی سزا یاد کریں گے

تُو آ گئی ، آنا تھا جنہیں وہ نہیں آئے
ہم بھی تجھے کیا کیا نہ صبا یاد کریں گے

مَیں نے دمِ رُخصت جو کہا "بُھول نہ جانا"
یہ سُن کے رُکے ، اور کہا "یاد کریں گے"

اب حرفِ تسلّی کا تکلّف نہ کریں وہ
جو دل سے بُھلا بیٹھے ، وہ کیا یاد کریں گے

ہم بُھول کے اب نام بھی لیں گے نہ وفا کا
وہ چوٹ لگی ہے کہ سدا یاد کریں گے

Marfat.com

ہم چشمِ تصوّر میں سجا لیں گے وہ آنکھیں
یُوں پینے پلانے کا مزا یاد کریں گے

یاروں پہ نصیرؔ آپ دل و جاں سے فدا تھے
وہ پِھر گئے سب، آپ بھی کیا یاد کریں گے

Marfat.com

◎

سینکڑوں بے قرار پھرتے ہیں
طالبِ وصلِ یار پھرتے ہیں

اُن کے مشتاق، اُن کے دیوانے
ہر طرف بے شمار پھرتے ہیں

دُھوم بھی ہے، دُہائی بھی اُن کی
کر کے سولہ سنگھار پھرتے ہیں

پھُول کیا سر اُٹھا کے بات کریں
باغ میں گُل عِذار پھرتے ہیں

نام سُن کر مرا وہ کہنے لگے
ایسے ویسے ہزار پھرتے ہیں

مجھ کو ہو خاک اعتبار اُن پر
قول سے بار بار پھرتے ہیں

چاند سورج ہیں اُن کے وارفتہ
رات دن، بے قرار پھرتے ہیں

اُن کے کُوچے میں ایک آدھ نہیں
پاسباں، تین چار، پھرتے ہیں

جلوۂ یار کی تمنّا میں
لوگ دیوانہ وار پھرتے ہیں

اُن کی محفل سے لُوٹنے والے
لُوٹ کر ہر بہار پھرتے ہیں

یہ ہے توہینِ میکدہ، ساقی!
تشنہ لب، میگسار پھرتے ہیں

اے نصیر اُن کی چاہ میں لاکھوں
کھو کے صبر و قرار پھرتے ہیں

Marfat.com

◎

یوں وہ محفل میں بصد شان بنے بیٹھے ہیں
میرا دل اور مری جان بنے بیٹھے ہیں

اُن کی صورت نکھر آئی پسِ زینت کیا کیا
دیدۂ خَلق کا ارمان بنے بیٹھے ہیں

جن کو آداب تک آتے نہیں دربانی کے
آج اُس در پہ وہ دربان بنے بیٹھے ہیں

مجھ کو دیکھا تو غضب ناک ہوئے ، ٹوٹ پڑے
کیا خبر تھی کہ وہ طوفان بنے بیٹھے ہیں

جو ہیں سلطان ، وہ پھرتے ہیں گداؤں کی طرح
جو گداگر ہیں ، وہ سلطان بنے بیٹھے ہیں

Marfat.com

محفلِ ناز میں بلوا بھی لیا ہے مجھ کو
اور پھر مجھ سے وہ انجان بنے بیٹھے ہیں

اہلِ دل پر نہ وہ غصّہ ہے، نہ وہ قہر و ستم
خیر سے آج وہ انسان بنے بیٹھے ہیں

دیکھتے ہی نہیں قصدًا وہ ہماری جانب
جان کر ہم سے وہ انجان بنے بیٹھے ہیں

اے نصیرؔ اُن کو سرِ بزم ذرا دیکھو تو
اِک تماشے کا وہ عنوان بنے بیٹھے ہیں

Marfat.com

◎

ہم اپنی طرف اُن کی نظر دیکھ رہے ہیں
حیرت ہے کہ وہ آج اِدھر دیکھ رہے ہیں

محفل میں نہیں اور کوئی شغل ہمارا
ہم آپ کے اندازِ نظر دیکھ رہے ہیں

نیرنگیِ عالم کا یہ عالم ، ارے توبہ
کیا کہیئے ، جو ہم شام و سحر دیکھ رہے ہیں

ہم کو نظر آتا نہیں کچھ اور کہیں بھی
جلوے ترے تاحدِّ نظر دیکھ رہے ہیں

بیٹھا ہُوا چُپ چاپ یہ مَیں دیکھ رہا ہُوں
دُزدیدہ نظر سے وہ اِدھر دیکھ رہے ہیں

وہ لوگ نصیرؔ! اپنے گریباں میں بھی جھانکیں
جو لوگ مرے عیب و ہُنر دیکھ رہے ہیں

Marfat.com

◎

ٹھان لی مَیں نے بھی ساقی! یہیں مر جانے کی
کتنی دلکش ہیں فضائیں ترے میخانے کی

واہ کیا خوب نشانی ہے یہ میخانے کی
دل میں تصویر کھنچی رہتی ہے پیمانے کی

صَرفِ غم، خاک بسر، چاک گریباں، مضطر
قابلِ رحم ہے صورت ترے دیوانے کی

چاند بدلی میں جو دیکھا تو مجھے یاد آیا
اِس میں بھی ایک جھلک ہے ترے شرمانے کی

یاد آتی ہیں کسی کی وہ نشیلی آنکھیں
دیکھ کر شکل چھلکتے ہوئے پیمانے کی

نزع کے وقت مبادا کوئی الزام آ جائے
اِس گھڑی آپ نہ تکلیف کریں آنے کی

Marfat.com

تُو سلامت رہے ، گلشن کی بہاریں دیکھے
یہ دُعا تھی دمِ آخر ترے دیوانے کی

رندِ بدمست کی توبہ بھی کوئی توبہ ہے
ٹُوٹ جائے گی چھلک دیکھ کے پیمانے کی

مَیں وہ ذرّہ ہُوں، جو ہے مہرِ علیؑ سے روشن
کس قدر مجھ پہ عنایت مرے مولا نے "کی"

آگ کا رزق ہے وہ سوختہ قسمت بھی نصیرؔ!
شمع تصویر ہے جلتے ہوئے پروانے کی

Marfat.com

◎

مرگِ اہلِ وفا کی بات نہ چھیڑ
اُس گلی کی ہَوا کی بات نہ چھیڑ

خُونِ جذبات کے حوالے سے
اُن کے رنگِ حنا کی بات نہ چھیڑ

یاد رکھ اُن کی بزم کے آداب
بُھول کر مدّعا کی بات نہ چھیڑ

منّتِ غیر سے تو موت بَھلی
ڈُوب جا، ناخدا کی بات نہ چھیڑ

رہروِ عشق ! راہ لگ اپنی
راہزن، رہنما کی بات نہ چھیڑ

خُود پسندی شعار ہے اُن کا
تُو بُتوں سے خُدا کی بات نہ چھیڑ

منزلِ شوق ہے نصیرؔ کٹھن
راہِ صبر آزما کی بات نہ چھیڑ

Marfat.com

◎

نالۂ دل سوز سے یا آہِ دامن گیر سے
راہ پر لے آئے ہم اُن کو کسی تدبیر سے

مسکرا کر دیکھتے ہو کس لئے تم بار بار
چھیڑتے ہو کیوں مرے دل کو نظر کے تیر سے

مَیں یہ سمجھوں دولتِ کونین حاصل ہو گئی
اُن کا دامن ہاتھ آ جائے اگر تقدیر سے

ختم پابندی ہوئی جب قیدِ بے میعاد کی
خود بخود گرنے لگیں کڑیاں مری زنجیر سے

اک ذرا اہلِ بصیرت یہ مُعَمّا حل کریں
ہم سے ہے گردش، کہ ہم ہیں گردشِ تقدیر سے

آپ نے چھیڑا تو جاگ اُٹھا ہمارا ذوقِ دل
عشق نے انگڑائیاں لیں حُسن کی تاثیر سے

Marfat.com

مَیں ہُوں دیوانہ، مگر آزاد اِن جھگڑوں سے ہُوں
کون اُلجھے بیڑیوں سے ، طوق سے ، زنجیر سے
اے نصیؔر اب اِس سے بڑھ کر اور کیا درکار ہو
میرے دل کو ہے تعلّق حُسنِ عالمگیر سے

Marfat.com

◎

محبّت بیج غم کے بو رہی ہے
دگرگوں دل کی حالت ہو رہی ہے

تباہی دل کی مجھ سے پوچھتے ہو ؟
ابھی تک خاک سی اُڑ تو رہی ہے

کسے معلوم پھُولوں کا مقدّر
سَحَر خنداں ہے ، شبنم رو رہی ہے

نہ چھیڑ اے زخمۂ غم ! سازِ دل کو
تمنّاؤں کی دُنیا سو رہی ہے

وہ جب ہاریں گے ، جب ہاریں گے بازی
ابھی تو مات مجھ کو ہو رہی ہے

Marfat.com

تصوّر میں کسی کے عمر گزری
کسی کی آرزو دل کو رہی ہے

محبّت میں نصیرؔ اُلجھن پہ اُلجھن
کبھی اُن کو ، کبھی ہم کو "رہی ہے"

Marfat.com

◎

محفل سے اُن کی سینکڑوں پی کر نکل گئے
مجھ سے ملی جو آنکھ تو تیور بدل گئے
وہ ایسی قاتلانہ اداؤں میں ڈھل گئے
زخمی کیا جو دل تو کلیجہ مسل گئے
کچھ اِس طرح وہ ہم سے بھی تیور بدل گئے
ارمان و آرزو کے جنازے نکل گئے
قسمت پھری، تو پھر گئے احباب اِس طرح
دیکھا مجھے، تو دُور سے رستہ بدل گئے
کیا شمعِ انجمن پہ جلانے کا اتّہام
جلنا ہی تھا نصیب میں، پروانے جل گئے
دل ہم سے لے کے اُن کی نگاہیں بدل گئیں
دھوکا دیا، فریب کیا، چال چل گئے

Marfat.com

تھکنے لگے جو پاؤں تو یُوں راہ طے ہوئی
اُس انجمن میں اہلِ وفا سر کے بل گئے
اُس آستانِ ناز کا جب تذکرہ ہُوا
میری جبینِ شوق میں سجدے مچل گئے
اُن کا جمال دیکھ کے، دیکھا جو اے نصیرؔ!
قلب و نگاہ حُسن کے سانچے میں ڈھل گئے

Marfat.com

◎

تُو ہی سَچّا نظر نہیں آتا   ورنہ کیا کیا نظر نہیں آتا
جو ہے جیسا ، نظر نہیں آتا   اصل چہرا نظر نہیں آتا
طُور بھی ہے وہی ، تجلّی بھی   کوئی موسیٰ نظر نہیں آتا
قطرہ جس وقت محوِ دریا ہو   اُس کو دریا نظر نہیں آتا
کوئی کیا آئے گا نظر تجھ سا   کوئی مجھ سا نظر نہیں آتا
غالبًا وہ ابھی نہیں گزرے   حشر برپا نظر نہیں آتا
مہرباں مجھ پہ آپ بھی ہوں گے   مجھ کو ایسا نظر نہیں آتا
رہنماؤں کے شہرِ حبس میں ہُوں   کوئی رَستا نظر نہیں آتا
پسِ پردا کی بات کرتے ہیں   سرِ پردا نظر نہیں آتا
خود بُرا ہو جو فطرتًا تو اُسے   کوئی اچّھا نظر نہیں آتا
آپ اک انجمن ہو جس کا وجود   وہ اکیلا نظر نہیں آتا

کس کو بھیجوں نصیرؔ اُن کی طرف
کوئی جاتا نظر نہیں آتا

Marfat.com

◎

اب جُنوں میں مری ایسی کوئی تصویر بھی ہو
ہتھکڑی ہاتھ میں ہو ، پاؤں میں زنجیر بھی ہو

مَیں نے دیکھا ہے اُنہیں اپنی طرف بڑھتے ہوئے
کاش ، جو خواب ہے ، اُس کی وہی تعبیر بھی ہو

صرف تقدیر پہ انسان بھروسہ نہ کرے
حُسنِ نیّت بھی ہو ، کوشش بھی ہو ، تدبیر بھی ہو

جو کہا تم نے وہ تقدیر کا لکّھا نکلا
مَیں تو کہتا ہوں کہ تم واقفِ تقدیر بھی ہو

مجھ سے وہ کہتے ہیں اب تجھ کو نہ بیٹھے دیکھوں
دُور ہو دَر سے مرے ، بھاگ بھی جا ، تیر بھی ہو

یہ جو صورت ہو ، تو کچھ فرق کی باتیں نکلیں
سامنے آپ بھی ہوں ، آپ کی تصویر بھی ہو

Marfat.com

جب کہیں جا کے کوئی تاج محل بنتا ہے
شوقِ تعمیر بھی ہو ، قدرتِ تعمیر بھی ہو

آنے جانے کی ہمیں ضد ہے نہ انکار، مگر
اُن کی محفل میں کسی کی کوئی توقیر بھی ہو

آپ کیا صرف کماں کھینچ کے اِتراتے ہیں
لُطف تو جب ہے کہ چلّے میں کوئی تیر بھی ہو

ایسی صورت میں نہیں ترکِ تعلّق ممکن
تم مری رُوح بھی ہو ، تم مری تقدیر بھی ہو

ہم سزاوارِ جفا عشق میں ہر دم ہیں نصیرؔ !
یہ ضروری تو نہیں ہے ، کوئی تقصیر بھی ہو

Marfat.com

◎

فلک نشان بنے ، عرش گیر کہلائے
وہ ایک آہ، جو دل کی سفیر کہلائے

وہ خوش نصیب، جو اُن کے فقیر کہلائے
جہاں میں صاحبِ تاج و سریر کہلائے

وہ سربلند ہُوئے ، جو جُھکے ترے دَر پر
اُنہیں وقار مِلا ، جو حقیر کہلائے

سمٹ گئے جو تری زلف کی سیاہی میں
وہ تیرہ بخت ہی روشن ضمیر کہلائے

وہ اِک نظر، جو دلوں کا سکون بن نہ سکی
کمال ہے کہ وہی بے نظیر کہلائے

دبی زباں سے بھی شکوہ کریں تو ہم گستاخ
وہ لاکھ ظلم کرے ، اک شریر کہلائے

Marfat.com

وہی رہے ہیں رُسوم و قیُود سے آزاد
جو تیری زُلفِ رسا کے اسیر کہلائے

وہ اک نگاہ، حیا سے اگر جُھکے تو کماں
جفا کے زعم میں اُٹّھے تو تیر کہلائے

خدا کا شکر، زمانے کی قدردانی ہے
جوان بھی نہ ہُوئے تھے کہ پیر کہلائے

ہم اُن کے نُور کی ادنیٰ سی اک تجلّی ہیں
جو علم و فقر کے مہرِ منیر کہلائے

وہ مُردہ دل ہیں، جنہیں عشق میں ہے جان عزیز
جو اپنی جان پہ کھیلے، نصیرؔ کہلائے

Marfat.com

◎

یہ مقدر کا لکھا ہے، اب یہ کٹ سکتا نہیں
راہ سے اُن کی، ہمارا پاؤں ہَٹ سکتا نہیں

دیکھ کر رنگِ چمن آنسو بہانے چاہئیں
کیا ہمارا خُونِ دل پھولوں میں بٹ سکتا نہیں

کیسی کیسی محفلیں تھیں، کیسے کیسے لوگ تھے
وہ سُنہرا دَورِ ماضی کیا پَلٹ سکتا نہیں ؟

دم قدم کے ساتھ رہتی ہے زمانے کی ہَوا
اُن کے قدموں سے کوئی ذرّہ لپٹ سکتا نہیں

وہ جفا جُو، مَیں وفا پیشہ، محبت نامراد
اُن کے میرے درمیاں سودا یہ پَٹ سکتا نہیں

Marfat.com

آئنے میں بے حجابانہ سما جاتا ہے تُو
بے تکلّف میری بانہوں میں سِمَٹ سکتا نہیں ؟

دوست ہو گا ، رَٹ لگی ہے جس کو تیرے نام کی
کوئی دُشمن یُوں کسی کا نام رَٹ سکتا نہیں

چارہ گر تجھ کو یہ خبطِ چارہ سازی ہے عبث
بڑھ تو سکتا ہے یہ دل کا دَرد ، گھَٹ سکتا نہیں

دل کے ذرّے منتشر ہو کر ملے ہیں خاک میں
جو بِکھر جائے ، وہ شیرازہ سِمَٹ سکتا نہیں

حاسدانِ تیرہ باطن سے کوئی کہہ دے نصیرؔ
علم کا رُتبہ بڑھا کرتا ہے ، گھَٹ سکتا نہیں

Marfat.com

◎

اِسے اب راہ پر لانا پڑے گا
دلِ ناداں کو سمجھانا پڑے گا

ہمارے گھر اُنہیں آنا پڑے گا
یہ وعدہ اُن کو فرمانا پڑے گا

قریبِ کعبہ بُت خانہ پڑے گا
ہمیں رَستے میں رُک جانا پڑے گا

وفا کے معرکے یُوں سر نہ ہوں گے
پہاڑوں سے بھی ٹکرانا پڑے گا

اُٹھا لے نقدِ ایماں دے کے زاہد !
بہت ارزاں یہ پیمانہ پڑے گا

وہ آئیں یا نہ آئیں شامِ وعدہ
دلِ مُضطر کو بہلانا پڑے گا

مرا مَنشا ابھی سمجھے نہیں وہ
ابھی کچھ دیر سمجھانا پڑے گا

وفا میں تلخیاں ہیں حضرتِ دل !
مگر یہ زہر تو کھانا پڑے گا

مَرے تھے اُن پہ جینے کے لئے ہم
خبر کیا تھی کہ مر جانا پڑے گا

نصیرؔ اُس نے بُلا بھیجا ہے تم کو
وہاں تک اب تمہیں جانا پڑے گا

Marfat.com

◎

چھوٹ کر ہاتھ سے گرنا مرے پیمانے کا
بادہ نوشوں میں ہے اک حادثہ میخانے کا
مِل گیا سوز مرے قلب کو پروانے کا
لطف اب آئے گا اُس شمع پہ جل جانے کا
لوگ آغاز کریں تو، ترے افسانے کا
کون کہتا ہے مجھے ہوش نہیں آنے کا
آپ کا نام لیا اور جھکا لی گردن
مشغلہ اب ہے یہی آپ کے دیوانے کا
کیا لگائے کوئی قیمت مرے ٹوٹے دل کی
کوئی پُرساں نہیں چٹخے ہوئے پیمانے کا
بے پیئے عالمِ مستی میں رہا کرتا ہُوں
میری ہستی بھی عجب راز ہے میخانے کا

Marfat.com

بُجھ گئی ، نُور سے بے نُور ہوئی محفل میں
صبح دم شمع نے ماتم کیا پروانے کا

آج ساقی نے پلا دی ہے کچھ ایسی مجھ کو
ہر طرف عکس نظر آتا ہے میخانے کا

اُس نے دیکھا مجھے ، پھر دیکھ کے تیور بدلے
یہ نیا ڈھنگ نکالا مرے تڑپانے کا

یاد رکھ اے دلِ پُرشوق ! یہ اک بات مری
دامن اُن کا جو چُھٹا ، پھر نہیں ہاتھ آنے کا

کوئی مونس نہیں ، ساتھی نہیں ، غمخوار نہیں
سخت دشمن ہے زمانہ ترے دیوانے کا

ہم بھی دیکھیں گے نصیرؔ آپ کی توبہ ہے کہاں
چل گیا وار جو چلتے ہوئے پیمانے کا

Marfat.com

◎

چین سے جینے کی کچھ تدبیر کرنی ہی پڑی
اُن سے وابستہ مجھے تقدیر کرنی ہی پڑی
تیری رحمت کی مجھے تشہیر کرنی ہی پڑی
بندگی میں زحمتِ تقصیر کرنی ہی پڑی
دے کے دل اب اور کیا باقی تھا تحفے کے لئے
اُن پہ قرباں جان کی جاگیر کرنی ہی پڑی
بادہ نوشی میں بھی لازم تھا حَرم کا احترام
مَے کدے میں شیخ کی توقیر کرنی ہی پڑی
عشق کیا ہے؟ عاشقی کیا ہے؟ وفا کیا چیز ہے؟
ہم کو ہر اجمال کی تفسیر کرنی ہی پڑی
جان دینے کے لئے بیتاب تھا بیمارِ غم
آپ کی خاطر مگر تاخیر کرنی ہی پڑی

Marfat.com

تجھ کو دعوٰی تھا کوئی مدِمقابل ہی نہیں
سامنے تیرے، تری تصویر کرنی ہی پڑی
میرے اشکوں کی روانی تھی بڑی ہنگامہ خیز
نُوحؑ کے طُوفان سے تعبیر کرنی ہی پڑی
سرگزشتِ غم میں خونِ دل کی رنگت دیکھ لی ؟
تم نہ سُنتے تھے، مجھے تحریر کرنی ہی پڑی
بڑھ گیا جب دردِ دل حرفِ تسلّی سے نصیرؔ
چارہ گر کو دوسری تدبیر کرنی ہی پڑی

Marfat.com

◎

جُنوں ہے ، رنج سامانی بہت ہے
محبّت میں پریشانی بہت ہے
ستم کی مجھ پہ ارزانی بہت ہے
مری قدر اُس نے پہچانی بہت ہے
مری عرضِ طلب پر ہیں وہ چُپ چُپ
یقیں کم ، اور حیرانی بہت ہے
کبھی وہ خیر سے آئیں مرے گھر
گھڑی بھر کی بھی مہمانی بہت ہے
جو تم بچھڑے ، اُمڈ آئیں گی آنکھیں
طبیعت میری طُوفانی بہت ہے
نہ جانے بات کیا ہے اُن میں ایسی
خدائی اُن کی دیوانی بہت ہے

Marfat.com

خُدا، واعظ پہ ڈالے کوئی مشکل
اِسے ذوقِ تن آسانی بہت ہے
مجھے دیکھا، تو برجستہ وہ بولے
یہ صورت جانی پہچانی بہت ہے
کہا اُس نے مرے اشعار سُن کر
ترے شعروں میں جولانی بہت ہے
بہت دُشوار ہے اُن تک پہنچنا
نصیرؔ اُن کی نگہبانی بہت ہے

Marfat.com

◎

زندگی مطمئن ہے ہماری ، خلفشاروں سے اللہ بچائے
جن دیاروں میں عنقا سکوں ہو، اُن دیاروں سے اللہ بچائے

دوست کم اور دشمن زیادہ ، گلعذاروں سے اللہ بچائے
ویسے پُرکار، ظاہر میں سادہ ، ایسے پیاروں سے اللہ بچائے

مَیں چلا تو ہُوں اُس انجمن میں، فتنہ کاروں سے اللہ بچائے
روکتے ٹوکتے ہیں یہ سب کو، پہرہ داروں سے اللہ بچائے

کیا کہا جاسکے اُس نظر کو، اور پھر اُس نظر کے اثر کو
نفع سمجھیں جو دل کے ضرر کو، اُن اشاروں سے اللہ بچائے

ہم فقیروں کو اُن کی طلب کیا، ملنے جُلنے کا آخر سبب کیا
لُطف کیا، اُن کا غیظ و غضب کیا، شہریاروں سے اللہ بچائے

Marfat.com

ہر صدا میں نہاں تیر و نشتر ، ہر ادا ایک پوشیدہ خنجر
وار چُھپ چُھپ کے کرتے ہیں اکثر، پردہ داروں سے اللہ بچائے

وقت پر کام آتے نہیں ہیں، اپنے وعدے نبھاتے نہیں ہیں
خود نُما، خود نگر، خود غَرض ہیں، مجھ کو یاروں سے اللہ بچائے

ایک دھوکا ہے ان کا سہارا ، دُور سے کیجئے بس نظارا
ظلمتِ ہجر میں یہ بلا ہیں ، چاند تاروں سے اللہ بچائے

فتنہ جُو ، فتنہ گر، فتنہ ساماں ، دشمنِ جان و بَدخواہِ ایماں
روندتے جا رہے ہیں یہ میداں، شہسواروں سے اللہ بچائے

مُطمئن ہے نصیر اپنی ہستی ، ہر قدم پر سفر کی ہے مستی
دشت کیا راستہ اُس کا روکے، جس کو خاروں سے اللہ بچائے

Marfat.com

◎

دلِ حزیں کو تری یاد سے بچا نہ سکے
ہزار بار بُھلایا ، مگر بُھلا نہ سکے

بُجھے بُجھے سے رہے دل میں ، جگمگا نہ سکے
یہ داغہائے تمنّا ، فروغ پا نہ سکے

زبانِ اشک سے حالِ دل اُن کو کہنا تھا
ہم اُن کے سامنے آنسو مگر بہا نہ سکے

نکل سکی نہ ملاقات کی کوئی صورت
ہمیں بلا نہ سکے اور خود وہ آ نہ سکے

تمام عمر پُھنکے ہیں ہمارے قلب و جگر
تمہیں نے آگ لگائی ، تمہیں بُجھا نہ سکے

چُھری کو ہاتھ میں لے کر ہزار بار اُٹھے
نصیر ! دل کے وہ ٹکڑے مگر اُڑا نہ سکے

Marfat.com

◎

ہمارا اور کوئی غم گسار بھی تو نہیں
تری قسم کا مگر اعتبار بھی تو نہیں

جفا ، پسند نہیں ، ناگوار بھی تو نہیں
ستم تو یہ ہے کہ تُو شرمسار بھی تو نہیں

تری نگاہ کو آخر کہاں تلاش کروں
رُکی نہ دل میں ، مگر آر پار بھی تو نہیں

کسی غریب پہ آنسو بہائے کون یہاں
یہ بے کسی ہے کہ شمعِ مزار بھی تو نہیں

ہزار بار پکارا اُسے محبت میں
جواب اُس نے دیا ایک بار بھی تو نہیں

وہ آئے ہیں، نہ تبسّم بلب، نہ زلف بدوش
خزاں اگر یہ نہیں ہے، بہار بھی تو نہیں

Marfat.com

نہیں ہے ہجر میں تسکین کی کوئی صورت
قرار ڈھونڈ رہا ہُوں، قرار بھی تو نہیں

تلاش پھر ہے مری، آج کیوں زمانے کو
نشانِ قبر کہاں، اب غبار بھی تو نہیں

جدا ہُوا، تو دل و جاں میں حشر برپا ہے
وہ ایک شخص، جسے مجھ سے پیار بھی تو نہیں

کہاں پہ جا کے کریں کُنجِ عافیت کی تلاش
نصیر! جائے سکوں کُوئے یار بھی تو نہیں

Marfat.com

◎

کیا اوج پائیں اور ترے آستاں سے ہم
آگے نکل گئے ہیں حدِ آسماں سے ہم

جو درخورِ نگاہِ عنایت بنا سکے
حرفِ طلب میں حُسن وہ لائیں کہاں سے ہم

کیا غم اگر وہ جانِ وفا سرد مہر ہے
سوزِ دُروں میں کم نہیں برقِ تپاں سے ہم

مِل جائے ایک جام شرابِ جمال کا
کچھ اور چاہتے نہیں پیرِ مغاں سے ہم

دُھونی رمائے ایک زمانہ گزر گیا
جائیں کہاں اب اُٹھ کے ترے آستاں سے ہم

Marfat.com

وہ آفتابِ حُسن ہو یوں دل پہ جلوہ ریز
اُٹھ جائیں مثلِ پردۂ شب، درمیاں سے ہم

بخشے نصیرؔ دل کو وہ قاتل ہزار زخم
ڈرتے نہیں جراحتِ تیغ و سناں سے ہم

Marfat.com

◎

پھر وہ جانے کے بعد یاد آیا
ہوش آنے کے بعد یاد آیا

دل لگی، دردِ دل سے کم تو نہیں
دل لگانے کے بعد یاد آیا

اک قیامت تھا اُن کا بھولا پن
آزمانے کے بعد یاد آیا

قُرب نے غم بُھلا دیا تھا مجھے
اُن کے جانے کے بعد یاد آیا

جیت جانے میں کبر کا ڈر تھا
مات کھانے کے بعد یاد آیا

نہ سُنانا تھا حالِ دل اُن کو
کچھ سُنانے کے بعد یاد آیا

شیخ صاحب کا احترام ہمیں
مَے پلانے کے بعد یاد آیا

شکر صد شکر، پھر نصیرؔ اُنہیں
بُھول جانے کے بعد یاد آیا

Marfat.com

◎

جسے پہلو میں رہ کر درد حاصل ہو نہیں سکتا
اُسے دل کون کہہ سکتا ہے، وہ دل ہو نہیں سکتا
وہ بندہ، جس کو عرفاں اپنا حاصل ہو نہیں سکتا
کبھی خاصانِ حق کی صف میں شامل ہو نہیں سکتا
زمین و آسماں کا فرق ہے دونوں کی فطرت میں
کوئی ذرّہ چمک کر ماہِ کامل ہو نہیں سکتا
محبت میں تو بس دیوانگی ہی کام آتی ہے
یہاں جو عقل دوڑائے، وہ عاقل ہو نہیں سکتا
پہنچتے ہیں پہنچنے والے اُس کوچے میں مر مر کر
کوئی جنّت میں قبل از مرگ داخل ہو نہیں سکتا
نہیں جب اذنِ سجدہ ہی تو یہ تسلیم کیوں کر ہو
مرا سر تیرے سنگِ در کے قابل ہو نہیں سکتا

Marfat.com

مرا دل اور تم کو بھول جائے، غیر ممکن ہے
تمہاری یاد سے دم بھر بھی غافل ہو نہیں سکتا

مرا ایمان ہے اُن پر ، مجھے اُن سے محبت ہے
مرا جذبہ ، مرا ایمان، باطل ہو نہیں سکتا

نزاکت کے سبب خنجر اُٹھانا بار ہو جس کو
وہ قاتل بن نہیں سکتا ، وہ قاتل ہو نہیں سکتا

اُڑائے دُھول کوئی چاند پر، کب دُھول پڑتی ہے
کسی کے کہنے سے ذی علم ، جاہل ہو نہیں سکتا

مرے داغِ تمنّا کا ذرا سا عکس ہے شاید
کسی کے عارضِ دلکش پہ یہ تِل ہو نہیں سکتا

نہ ہو وارفتہ جو اُس جانِ خوبی پر دل و جاں سے
وہ عاشق بن نہیں سکتا ، وہ بسمل ہو نہیں سکتا

ہمیں منظور مر جانا ، اگر اُن کا اشارا ہو
یہ کام آسان ہو سکتا ہے ، مشکل ہو نہیں سکتا

جو رونق آج ہے، وہ آج ہے ، کل ہو نہیں سکتی
ہمارے بعد پھر یہ رنگِ محفل ہو نہیں سکتا

Marfat.com

مراحل کچھ بھی ہوں ہر دم سفر سے کام ہے اِس کو
مسافر بے نیازِ راہ و منزل ہو نہیں سکتا

نصیرؔ! اب کھیلنا ہے بحرِ غم کے تیز دھارے سے
سفینہ زیست کا ممنونِ ساحل ہو نہیں سکتا

Marfat.com

◎

شَبیہِ گُل ہوئی اِس خارزار کی صورت
وہ آئے گھر میں ہمارے بہار کی صورت

سَماں ہے قہر کا ، یا ہے یہ پیار کی صورت
کھٹک رہی ہے تری یاد ، خار کی صورت

جُنوں ، ملال ، ستم ، انتظار کی صورت
نظر میں اب ہے اِنہیں تین چار کی صورت

خزاں کا رُوپ نظر آئے گا چمن میں تُمھیں
قریب سے کبھی دیکھو بہار کی صورت

دل اپنا گیسوئے جاناں میں اِس طرح اُلجھا
نکل سکی نہ کوئی بھی فرار کی صورت

Marfat.com

یہ کون سوختہ ساماں ہے خاک کا پیوند ؟
بُجھی بُجھی سی ہے شمعِ مزار کی صورت

بنے ہوئے ہیں سپید و سیاہ کے مالک
وہ رُخ بدلتے ہیں لیل و نہار کی صورت

جو ہنس رہے ہیں مرے دل کی بیقراری پر
نصیب اُنہیں بھی نہیں ہے قرار کی صورت

دُھواں دُھواں ہے نظر ، یا اُڑا اُڑا خاکہ
بدل کے رہ گئی تصویرِ یار کی صورت

اُٹھاؤ پردہ ، نگاہوں کے سامنے آؤ
گراں نصیؔر کو ہے انتظار کی صورت

Marfat.com

◎

نہ دوستی سے تعلّق ، نہ دشمنی سے غرض
تمہارے بندۂ الفت کو کیا کسی سے غرض

ترے خیال میں کھوئے ہوئے ہیں جو خود کو
نہ موت کی اُنہیں پروا ، نہ زندگی سے غرض

ہے ایک نورِ مجسّم ہمارے پیشِ نظر
رہی نہ آبی و خاکی ، نہ آتشی سے غرض

جہانِ عشق کے سیّارے اور ہی کچھ ہیں
نہ ماہ و مہر ، نہ مِرّیخ و مشتری سے غرض

نصیؔر ! وصف ہے مقصود اُس حَسیں کا مجھے
نہ شعر گوئی کا دعوٰی ، نہ شاعری سے غرض

Marfat.com

◎

جن کو بسنا تھا ترے شہر میں ، بَستے ہی رہے
دوست تو خوش ہوئے، بدخواہ کلَستے ہی رہے
لوگ اُس کوچے کی مٹّی کو ترستے ہی رہے
اور اک ہم تھے، کہ مَر کھپ کے بھی بَستے ہی رہے
ایک وہ ہیں کہ ہُوئے جن کو سہارے حاصل
ایک ہم ہیں کہ سہارے کو ترستے ہی رہے
زُلف ہو ، موجِ تبسّم ہو کہ ہو چینِ جبیں
مجھ کو ہر وقت شکنجوں میں وہ کستے ہی رہے
ہم کو اپنوں سے اذیّت کے سوا کچھ نہ مِلا
آستیں میں جو پلے سانپ، وہ ڈستے ہی رہے
قدر و قیمت کا ہماری کسے اندازہ ہُوا
ہم ہیں وہ جِنس، جو بازار میں سَستے ہی رہے

Marfat.com

آپ وہ برق تھے ، چمکے تو کڑاکا نکلا
ہم تھے وہ اَبر ، کہ چُپ چاپ برستے ہی رہے

جن کی تقدیر ، نہ منزل تھی ، نہ منزل کا نشاں
ہر قدم پر ہمیں درپیش وہ رَستے ہی رہے

اُن کی محفل میں رہا ہم پہ عجب کیفِ نیاز
وہ گرجتے ہی رہے ، اَشک برستے ہی رہے

آتشِ دل سے فراغت نہ مِلی ہم کو نصیرؔ
غم کے شعلوں میں شب و روز جُھلستے ہی رہے

Marfat.com

◎

ستم کہیۓ ، کرم کہیۓ ، وفا کہیۓ ، جفا کہیۓ
عجب اُن کی ادائیں ہیں، جو کہیۓ بھی تو کیا کہیۓ
ہوائے کُوۓ جاناں کو نسیمِ جانفزا کہیۓ
جمالِ رُوۓ جاناں کو بہارِ دلکشا کہیۓ
جو ہے خورشید سا مکھڑا، تو ہیں وَاللَّیل سی زلفیں
اُسے شمس الضّحٰی کہیۓ ، اِسے لیلِ سجٰی کہیۓ
کلام اپنا مؤثّر ہے ، بیاں اپنا مؤقّر ہے
خدا کی دین ہے یہ بھی، اِسے فضلِ خدا کہیۓ
زہے قسمت کہ آبیٹھے وہ ہم سے بات کرنے کو
نہ کہیۓ حالِ دردِ دل جو ایسے میں، تو کیا کہیۓ
تمہارے منہ سے جو نکلے، ہمیں تسلیم ہے سب کچھ
جزاک اللہ ، عفاک اللہ ، بُرا کہیۓ ، بھلا کہیۓ
حریمِ ناز تک اپنی رسائی ہو نہیں سکتی
اِسے کوتاہیِ تقدیر کی اک انتہا کہیۓ

Marfat.com

پڑے جو کوہ پر، تو وہ بھی ہو اپنی جگہ رقصاں
تمہاری چشمِ میگوں کو بلا کی فتنہ زا کہیئے

پئے مشقِ خرامِ ناز اِدھر بھی وہ جو آنکلیں
نظر سے چومیئے جلوے، زباں سے مرحبا کہیئے

علاجِ جانِ مضطر ہے، دوائے دردِ الفت ہے
تری خاکِ کفِ پا کو، اب اِس صورت میں کیا کہیئے

سُنیں گے حضرتِ دل! آپ کی باتیں وہ محفل میں
ذرا چلیئے، ذرا مِلیئے، ذرا کُھلیئے، ذرا کہیئے

کسی سے بات کوئی کہنے سُننے کا مزا جب ہے
جو سُنیئے برملا سُنیئے، جو کہیئے برملا کہیئے

نہ اب وہ بات کرتے ہیں، نہ اب وہ بات سُنتے ہیں
جو سُنیئے بھی تو کیا سُنیئے، جو کہیئے بھی تو کیا کہیئے

نصیر! اللہ کے در سے جو مانگا مَیں نے، پایا ہے
مجھے مسکیں گدا کہیئے، اُسے حاجت روا کہیئے

مضامیں ذہن میں آتے چلے جاتے ہیں برجستہ
نصیر! اشعار لاتعداد کہیئے، برملا کہیئے

Marfat.com

◎

تنہا نہ پی شراب ، ہمیں بھی پلا کے پی
اے پینے والے ! ہم سے نگاہیں لڑا کے پی
رحمت کا آسرا ہے تو ہر غم پہ چھا کے پی
بے خوف ہو کے جام اُٹھا ، مسکرا کے پی
میخانہ تیرا ، جام ترا ، رِند بھی ترے
ساقی ! مزا تو جب ہے ، کہ سب کو پِلا کے پی
ساغر اُٹھا تو ہر غمِ دُنیا کو بُھول جا
پینے کا وقت آئے تو کچھ گُنگنا کے پی
شاید نہ کوئی اور جُھکے تیرے سامنے
زاہد ! ذرا صُراحی کی گردن جُھکا کے پی
ساغر ہے صرف رندِ تُنک ظرف کے لئے
اے مَے پرست ! خُم کبھی مُنہ سے لگا کے پی

Marfat.com

پینے میں احتیاط کا پہلو بھی چاہیئے
مخلوق کو نہ اپنا تماشا دِکھا کے پی
اے بادہ کش ! وہ آج نظر سے پلائیں گے
ساغر کو پھینک ، آنکھوں سے آنکھیں مِلا کے پی
آدابِ مَے کشی کے تقاضے سمجھ ، نصیؔر !
ساغر اُٹھا کے اور نگاہیں جَما کے پی

Marfat.com

◎

سُہانی ہیں راتیں، تو دن پیارے پیارے جیئے جا رہا ہُوں کسی کے سہارے

وہ آئے تو دم بھر کو رُک کر سدھارے رہے دل کے ارمان دل میں ہی سارے

سُنا ہے ، وہ مہمان ہوں گے ہمارے بس اب کیا ہے اپنے بھی وارے نیارے

وفا و جفا میں برابر ہے بازی نہ وہ ہم سے جیتے ، نہ ہم اُن سے ہارے

دمکتی رہی اُن کے ماتھے پہ افشاں اُنہیں دیکھتے ہی رہے چاند تارے

ہمیں جانتے ہیں، کہ گزرے ہیں کیونکر وہ دن تم سے جو دُور رہ کر گزارے

اِدھر تذکرے ہیں، اُدھر تذکرے ہیں ہمارے تمہارے ، تمہارے ہمارے

نہ چھیڑیں مجھے بڑھ کے دریا کی موجیں چلا جا رہا ہُوں کنارے کنارے

وہ پُر نُور ، مَیں ذرّہَ بے حقیقت زمیں پر اُترتے نہیں چاند تارے

نہیں حشر سے کم نصیرؔ اُن کی آمد
پھر اُس پر غضب ہیں نظر کے اشارے

Marfat.com

◎

اک قیامت بن گئی ہے آشنائی آپ کی
خون کے آنسو رُلاتی ہے جُدائی آپ کی

درحقیقت آپ ہیں وہ پیکرِ حُسن و جمال
جان سے، دل سے، ہوئی شیدا خدائی آپ کی

دیکھتے ہی دیکھتے اُڑنے لگے حضرت کے ہوش
ہم نے جب تصویر ناصح کو دکھائی آپ کی

سیر کرنے اُن کے کوچے میں گئے تھے ایک دن
کچھ خبر اے حضرتِ دل ! پھر نہ آئی آپ کی

اور اِس بے چارگی کا ہو بھی سکتا کیا علاج
رو دیئے ہم دیکھ کر بے اعتنائی آپ کی

ضعف میں چلنا تو کیا اُٹھنا بھی تھا اپنا محال
وہ تو بس ہم کو محبّت کھینچ لائی آپ کی

فیض پاتا ہے نصیؔر اُس سنگِ در سے اک جہاں
کیوں رہے ناکام آخر جبہ سائی آپ کی

Marfat.com

◎

حال سے واقف ہونے لگا ہے اپنا بھی، بیگانہ بھی
اب تو زباں پر آکے رہے گا تیرا مرا افسانہ بھی

کہہ تو رہے ہو جوش میں آکر ضدّی بھی، دیوانہ بھی
مَیں ہُوں وہی جو تم پہ فدا تھا، تم نے مجھے پہچانا بھی؟

شاید کوئی ایسا ویسا سحر کیا ہے ساقی نے
چکّر میں ہیں ساغر و مینا، گردش میں میخانہ بھی

آنے کا وعدہ تو کیا تھا شاید تم کو یاد نہیں
قَول کی سچّائی تو یہی ہے کہنا بھی اور آنا بھی

بزم کی باتیں کس کو سُنائیں کون سُنے گا، کیا کہیے
لرزاں لرزاں شمع کی لَو ہے، شعلہ بہ جاں پروانہ بھی

خیر ہو یارب! بادہ کشی سے کس نے توبہ کر لی ہے
خُم حیرت میں، مِینا چُپ ہے، گم صُم ہے پیمانہ بھی

Marfat.com

تیری آمد فصلِ بہاراں ، تیرا جانا دَورِ خزاں
دل کی ہستی بھی ہے تماشا ، گلشن بھی، ویرانہ بھی
قہر وغضب کی موج وہ اُٹھی، ساقی! تیری آنکھوں میں
دل ڈُوبا تو ہاتھ سے اپنے چُھوٹ گیا پیمانہ بھی
میری توبہ رنگ یہ لائی، سارا زمانہ حیراں ہے
شیشہ ٹُوٹا ، ساغر اُلٹا ، بند ہُوا میخانہ بھی
وہ ہیں نصیر اِس شان سے بیٹھے ناز و ادا کی مَسنَد پر
اُن کی صورت دیکھ رہا ہے اپنا بھی ، بیگانہ بھی

Marfat.com

◎

زمانے بھر کو تو صُورت دکھائی جاتی ہے
ہمارے نام پہ چلمن گرائی جاتی ہے

طبیعت اُن کی اَداؤں پہ آئی جاتی ہے
اِسی لئے تو قیامت اُٹھائی جاتی ہے

یہ مَے کشی سہی ، توبہ کو اِس سے عار نہیں
حلال ہے ، جو نظر سے پلائی جاتی ہے

طُلوعِ مہر کی تمہید ہے شَفَق کی نمود
کرن کرن مرے دل میں سمائی جاتی ہے

یہ کون زُلف بکھیرے خیال میں آیا
کہ میرے ذہن پہ بدلی سی چھائی جاتی ہے

Marfat.com

وفا کی راہ میں تھک کر نہ بیٹھ جا ظالم !
اب آئی جاتی ہے منزل، اب آئی جاتی ہے

پیامِ یار تو ہوتا ہے اور کچھ ، لیکن
ہمیں کچھ اور کہانی سُنائی جاتی ہے

ابھی اسیروں میں تھا تذکرہ رہائی کا
تبھی تو قید کی مدّت بڑھائی جاتی ہے

یہ اُن کا در ہے، یہاں بندگی میں ہے اخلاص
بڑے خلوص سے گردن جُھکائی جاتی ہے

نصیؔر ! اُن کی گلی سے یہ کون مَر کے اُٹھا
یہ کس غریب کی میّت اُٹھائی جاتی ہے

Marfat.com

شبِ فرقت کا اختتام نہیں — صبحِ روشن ہمارے نام نہیں
کس طرف رحمتِ تمام نہیں — کوئی تخصیصِ خاص و عام نہیں
چشمِ ساقی کی ایک گردش ہے — رقص میں میکدے کی شام نہیں
اُن کی جانب سے میرے نام اب تک — کوئی نامہ نہیں، پیام نہیں
میری تقدیر خام کار سہی — جذبۂ آرزو تو خام نہیں
تشنگی میں مری کلام بجا — فیضِ ساقی میں کچھ کلام نہیں
آستاں تک ترے رسائی ہو — اِتنا اونچا مرا مقام نہیں
ہے یہ رندوں کا قولِ مُفتی بہٖ — دستِ ساقی سے مے حرام نہیں

جُز نصیرؔ اک چراغِ دہلیؒ کے
مَیں کسی شخص کا غلام نہیں

Marfat.com

◎

ہم کش مکش یہ شام و سَحَر دیکھتے رہے
اُن کی نگاہ ، اپنا جگر دیکھتے رہے

اہلِ نظر کی بزم میں ہم بیٹھ کر خموش
دل میں تجلّیوں کا گزر دیکھتے رہے

کُھل کر رہے گی راہِ سلام و پیام بھی
ہم مُستقل کسی کو اگر دیکھتے رہے

گزری تمام رات ترے انتظار میں
نیرنگیِ قضا و قَدَر دیکھتے رہے

یہ دل کا وسوسہ تھا کہ آہٹ کسی کی تھی
ہم بار بار جانبِ دَر دیکھتے رہے

وہ آفتابِ حُسن رہا مرکزِ نگاہ
تھا دیکھنا محال ، مگر دیکھتے رہے

Marfat.com

لے کر ہمیں نہ ساتھ چلے اہلِ کارواں
ہم تھے کہ گردِ راہگزر دیکھتے رہے
مثلِ صبا نصیؔر گُزر بھی گیا کوئی
اک آپ ہیں، نہ جانے کدھر دیکھتے رہے

Marfat.com

◎

ظُلم ہم پر ہر آن ہوتے ہیں — رات دن امتحان ہوتے ہیں
آپ سے کیا کوئی توقّع ہو — آپ کب مہربان ہوتے ہیں
حُسن کی سادگی کا کیا کہنا — عشق پر سَو گمان ہوتے ہیں
کوئی اِن کو مٹا نہیں سکتا — غم کے ایسے نشان ہوتے ہیں
دیکھنے میں ہیں عشق و حُسن جُدا — اصل میں ایک جان ہوتے ہیں
ظلم سہتے ہیں، کچھ نہیں کہتے — اہلِ دل بے زبان ہوتے ہیں
دیدہ و دل کی آبرو، آنسو — غم کے یہ ترجمان ہوتے ہیں
آپ کو بے وفا کہا کس نے — آپ کیوں بدگمان ہوتے ہیں
بَرق تنکے وہی جلاتی ہے — جو نشیمن کی جان ہوتے ہیں

اِتنا آساں نہیں ہے عشق، نصیرؔ!
اِس میں سَو امتحان ہوتے ہیں

Marfat.com

◎

نہ کوئی گُل ہے نہ گلشن میں خار باقی ہے
نہ آشیاں ہے، نہ بانگِ ہزار باقی ہے

وہ ابتدائے محبت کی صورتیں نہ رہیں
فقط سلامِ سَرِ رہگزار باقی ہے

ابھی ہے کس لئے مجھ کو تلاشِ امن وسکوں
ابھی تو گردشِ لیل و نہار باقی ہے

نہ چھیڑ وعدۂ جنّت کا ذکر اے واعظ!
اُمیدِ سایۂ دیوارِ یار باقی ہے

کوئی بھی دل کی علامت نہیں ہے پہلو میں
مقامِ دل کا بس اک اعتبار باقی ہے

جُنوں میں یہ مرے دستِ جُنوں کی فیّاضی
نہ جیب ہے، نہ گریباں کا تار باقی ہے

سوالِ وصل پہ وہ دے چکے ہیں صاف جواب
عبث نصیرؔ تجھے انتظار باقی ہے

Marfat.com

◎

اُس طرف شمشیرِ بُرّاں قبضۂ قاتل میں ہے
اِس طرف قربان ہو جانے کی حسرت دل میں ہے

اُن کی حسرت، اُن کا ارماں، اُن کی اُلفت، اُن کا غم
کیا بتائیں، کیا کہیں، کیا کیا ہمارے دل میں ہے

آرزوئے دید بھی ہے، گفتگو کا شوق بھی
صورتِ موسیٰ عجب وارفتگی سی دل میں ہے

راز الفت کے دلِ بیدرد پا سکتا نہیں
یہ وہی دل جانتا ہے درد بھی جس دل میں ہے

وہ حریمِ ناز کا پردہ اُٹھائیں تو سہی
اُن کو آنکھوں پر بٹھا لیں یہ تمنا دل میں ہے

Marfat.com

میرے اُس کے درمیاں حائل نہیں دیر و حرم
جس سے مَیں نے دل لگایا ہے، وہ میرے دل میں ہے

اُن کی محفل میں تو ہو ہی جائے گا اک دن گزر
وہ ہمیں دل میں جگہ دیں، یہ ہمارے دل میں ہے

دل کی باتیں پوچھنے کی ضد ہے آخر کس لئے
دل ہی دل میں خود سمجھ لو، جو ہمارے دل میں ہے

اور باقی آرزوئیں مِل گئیں سب خاک میں
اک تمہاری آرزو ہے، جو ابھی تک دل میں ہے

اُن کے جلووں سے مزیَّن دونوں آنکھیں ہیں مری
اُن کا خاکہ، اُن کا نقشہ، اُن کی صورت، دل میں ہے

اُن سے آنکھیں کیا مِلیں، اپنی تو شامت آگئی
ایک پیکاں ہے جگر میں، ایک پیکاں دل میں ہے

اب کہاں گنجائشِ وہمِ دُوئی باقی رہی
جستجو جس کی ہمیں تھی، وہ ہمارے دل میں ہے

Marfat.com

آپ سے کچھ کہہ کے ہم کس واسطے ہوں منفعل
آپ سب کچھ جانتے ہیں، جو ہمارے دل میں ہے

اُس کی آنکھوں سے لڑیں اِتنی کہاں آنکھوں میں تاب
اُس کے دل سے دل ملے، جرأت کہاں یہ دل میں ہے

یاس و حرماں، درد و غم، حُزن و الم، رنج و محن
اک مکمّل انجمن گویا ہمارے دل میں ہے

یادِ ساقی نے عطا کر دِیں عجب کیفیّتیں
ایک میخانے کا میخانہ ہمارے دل میں ہے

اے نصیرؔ اِس قافیے کی وسعتیں تو دیکھئے
دونوں عالم کی سمائی ایک لفظِ "دل" میں ہے

غزل بقیدِ یک قافیہ دل

Marfat.com

◎

دیوانۂ منزل جب رستے میں بھٹکتا ہے
کچھ مُنہ سے نہیں کہتا سَر اپنا پٹکتا ہے
جس وقت کوئی غنچہ گلشن میں چٹکتا ہے
گُل چیں کی نگاہوں میں کانٹا سا کھٹکتا ہے
حق گو کا تو شیوہ ہے حق بات پہ کٹ مرنا
سُولی سے نہیں ڈرتا ، سُولی پہ لٹکتا ہے
ہم رِند نہ آئیں گے زاہد تری باتوں میں
کیوں ہم سے اُلجھتا ہے ، کیوں ہم سے اٹکتا ہے
برسوں وہ نہیں آتے مہمان مرے بن کر
روزانہ کسی کے گھر کون آ کے پھٹکتا ہے
دُنیائے تمنّا میں کیوں حشر نہ ہو برپا
ہم ہاتھ بڑھاتے ہیں ، دامن وہ جھٹکتا ہے

Marfat.com

صحرائے محبّت میں اِس دل کا خدا حافظ
تنہا جو مسافر ہو، اکثر وہ بھٹکتا ہے
اُن تیز نگاہوں کی تاثیر نہ کچھ پوچھو
رہ رہ کے مرے دل میں کانٹا سا کھٹکتا ہے
تنظیمِ گلستاں ہے فطرت کے اُصولوں پر
ہر پھُول مہکتا ہے، ہر خار کھٹکتا ہے
دیکھو تو نصیرؔ آخر، شاید کوئی ارماں ہو
یہ کون درِ دل پر سَر اپنا پٹکتا ہے

Marfat.com

◎

یُوں جمالِ رُوئے جاناں شمعِ خلوت خانہ تھا
دل ہمارا غرقِ آتش صورتِ پروانہ تھا

اک جمالِ بے تکیُّف جلوۂ جانانہ تھا
آنکھ جس جانب اُٹھی، ہر ذرّہ حیرت خانہ تھا

سوز سے خالی جگر تھا، غم سے دل بیگانہ تھا
عشق میں ہم نے وہ دیکھا جو کبھی دیکھا نہ تھا

جب حقیقت سے اُٹھا پردہ تو یہ عُقدہ کُھلا
خواب تھا وہمِ دُوئی، زَعمِ خودی، افسانہ تھا

وصل میں گنجائشِ اغیار اِتنی بھی نہ تھی
چشم و گوش و ہوش ہر اپنا وہاں بیگانہ تھا

لے کے ہم سے دین و دل، عقل و خرد بولا کوئی
یہ تو راہ و رسمِ الفت کا فقط بیعانہ تھا

Marfat.com

خانۂ لیلیٰ میں تھے جنّت کے اسبابِ نشاط
قیس کے حصّے میں تاحدِّ نظر ویرانہ تھا

زندگی کے ہمسفر تھے نزع میں بھی دل کے پاس
بے کسی تھی ، یاس تھی ، ارمان تھے ، کیا کیا نہ تھا

وہ بھی کیا دن تھے کہ پیرِ میکدہ کے عشق میں
یہ جبینِ شوق تھی ، سنگِ درِ میخانہ تھا

فیصلہ دیتے ہوئے وہ بڑھ گئے حد سے نصیرؔ
میں سزاوارِ سزا تو تھا ، مگر اِتنا نہ تھا

Marfat.com

◎

میکدے کا نظام تم سے ہے شیشہ تم سے ہے، جام تم سے ہے
صبح تم سے ہے، شام تم سے ہے ہر طرح کا نظام تم سے ہے
سب کو سوز و گداز تم نے دیا عشق کا فیضِ عام تم سے ہے
مَیں زمانے کے رُو برو چپ ہوں بے تکلّف کلام تم سے ہے
خالِ مشکیں بھی، زلفِ پیچاں بھی دانہ تم سے ہے، دام تم سے ہے
مہرِ انور میں ہے تمہاری ضیا حُسنِ ماہِ تمام تم سے ہے
تم ہو بنیاد دونوں عالم کی دو جہاں کا قیام تم سے ہے
ہم تمہارے ہیں، تم ہمارے ہو ہم کو عشقِ دوام تم سے ہے
اب کسی کو نصیرؔ کیا جانے
اب تو جو کچھ ہے کام تم سے ہے

Marfat.com

◎

نہ رہی وہ بزمِ عشرت ، نہ وہ عیشِ جاودانا
تری اک نظر نے لُوٹا ، مری عمر کا خزانا
نہ کہیں کا تُو نے چھوڑا ، مُجھے گردشِ زمانا
نہیں ڈھونڈنے سے مِلتا ، کہیں اب کوئی ٹھکانا
مرے بدنصیب دل کو ، نہ مِلا کہیں ٹھکانا
نہ حریمِ لالہ و گُل ، نہ قفس ، نہ آشیانا
یہی عینِ بندگی ہے ، یہی رمزِ عارفانا
ترے آستاں پہ جانا ، ترے در پہ سر جُھکانا
مرا آخری سہارا تو یہ قُرب ہے تمہارا
جسے آسرا دیا ہے ، اُسے یُوں نہ چھوڑ جانا
نہ وہ قُربتیں ، نہ جلوے ، نہ وہ روز و شب میسّر
جسے ڈھونڈتی ہیں نظریں ، وہ گزر گیا زمانا

Marfat.com

ترے سنگِ در سے مجھ کو ، یہ مِلی ہے سربلندی
مرا تاجِ سروری ہے ، تری خاکِ آستانا
مرے ساتھ تُو رہے گا تو زمانہ کیا کہے گا
مری اِک یہی تمنّا ، اُسے اک یہی بہانا
یہ وفاؤں کا صلہ ہے ، یہ کرم کی انتہا ہے
مجھے اُس نے اپنا سمجھا ، مجھے اُس نے اپنا جانا
نہیں اُن کی ذات سے کچھ ، مجھے اے نصیرؔ نسبت
مَیں گُلِ خزاں رسیدہ ، وہ بہارِ جاودانا

Marfat.com

◎

فلک پہ تیر چلانا بھی مجھ کو آتا ہے
فُغاں سے حشر اُٹھانا بھی مجھ کو آتا ہے

خفا جو ہو تو منانا بھی مجھ کو آتا ہے
کسی کو راہ پہ لانا بھی مجھ کو آتا ہے

جو بس چلے تو بُھلانا بھی مجھ کو آتا ہے
کبھی پلٹ کے نہ آنا بھی مجھ کو آتا ہے

ترے فراق میں جو اشک پی لیے مَیں نے
اُنہیں مِژہ پہ سجانا بھی مجھ کو آتا ہے

الٰہی خیر، کہا اُس نے کس کے بارے میں
نظر سے اپنی گرانا بھی مجھ کو آتا ہے

نقاب اُلٹ کے بہ صد برہمی کہا اُس نے
بِپھر کے سامنے آنا بھی مجھ کو آتا ہے

تجلّیِ رُخِ جاناں کا آئنہ ہُوں نصیرؔ
دل و نگاہ پہ چھانا بھی مجھ کو آتا ہے

Marfat.com

◎

یہ بات دل سے کہوں گا، فقط زباں سے نہیں
کوئی ملال مجھے جورِ دوستاں سے نہیں
قفس نصیب کو اب ربط گلستاں سے نہیں
زمینِ گُل سے نہیں، شاخِ آشیاں سے نہیں
ملال ہے تو عَدو کی شکایتوں کا اُنہیں
وہ غم زدہ ہیں، مگر میری داستاں سے نہیں
کبھی تو آیئے دو گام چل کے بندہ نواز!
مکان دُور مِرا آپ کے مکاں سے نہیں
سوالِ وصل پہ مبہم سا یہ جواب مِلا
نگاہ سے تو کہی "ہاں" مگر زباں سے "نہیں"
ہمارے سَر پہ اب الزام بے رُخی کیسا
وہاں سے بات اُٹھائی گئی، یہاں سے نہیں

Marfat.com

جو سُن سکو تو مکمّل ہمارا حال سنو
ہم ابتدا سے سُنائیں گے، درمیاں سے نہیں

ہے تیری مانگ کی افشاں سے زندگی روشن
یہ اِن فلک کے ستاروں سے، کہکشاں سے نہیں

ملال ہے تو فقط عرضِ غم پہ ظالم کو
گرفتہ دل وہ مری گرمیِ فغاں سے نہیں

نصیؔر اپنا تعلّق اُس آستاں سے ہے
جو اپنے رُتبے میں کم ہفت آسماں سے نہیں

Marfat.com

◎

بڑھا مقتل میں جب خنجر کی جانب ہاتھ قاتل کا
یہ دل ہی جانتا ہے حوصلہ کیا تھا مرے دل کا
چلا تھا شکوۂ بیداد کرنے اُن کی آنکھوں سے
کیا اک جنبشِ تیرِ مِژہ نے فیصلہ دل کا
نظر آتے نہیں آثار تک اب خانۂ دل کے
غموں نے یوں بدل کر رکھ دیا نقشہ مرے دل کا
تمنّاؤں نے اپنی راہ لی ، رُخصت ہوئے ارماں
عجب عالَم ہے اب اُجڑے ہوئے کاشانۂ دل کا
تُمھیں سے آس تھی دل کو، تُمھیں دل کے مخالف ہو
خدا ہی اب نگہباں ہے مرے ٹوٹے ہوئے دل کا
تمھارے دل سے مِل کر اب مرا دل ہے تمھارا دل
نہیں ممکن تعلّق اِس طرح دل سے کسی دل کا

Marfat.com

محبّت میں وہ تڑپائیں ، ستم ڈھائیں ، سزائیں دیں
مگر ٹوٹے نہ یارب حوصلہ ٹوٹے ہوئے دل کا
چھپایا اُن سے ہم نے لاکھ اپنا حالِ غم ، لیکن
اچانک کہہ دیا اشکوں نے بہہ کر ماجرا دل کا
بہر مضموں ، بہر بندش ، بہر عالم ، بہر صورت
نصیرِ دل گرفتہ نے نبھایا قافیہ دل کا

غزل بقیدِ یک قافیہ

Marfat.com

◎

شوقِ دیدار پردہ دَر نہ ہُوا　　مطمئن جذبۂ نظر نہ ہُوا
جو نہ ہونا تھا، عمر بھر نہ ہُوا　　نخلِ اُمّید بارَوَر نہ ہُوا
اہلِ دل کی وفا شعاری کا　　اُس جفا جُو پہ کچھ اثر نہ ہُوا
ہم ہوئے لاکھ سب سے بیگانے　　وہ نہ اپنا ہُوا مگر، نہ ہُوا
منزلِ عشق تھی کٹھن ایسی　　کوئی بھی میرا ہم سفر نہ ہُوا
جس طرف انتظار میں ہم تھے　　اُس طرف آپ کا گُزر نہ ہُوا
خانۂ دل تھا غیر سے خالی　　پھر بھی وہ شوخ جلوہ گر نہ ہُوا
ہائے افسوس میری چاہت کا　　اُن کو احساس عمر بھر نہ ہُوا
خاکِ پروانہ ہو گئی برباد　　کوئی پُرساں دمِ سَحَر نہ ہُوا

میرے حالات سے نصیرؔ اب تک
باخبر، کوئی بے خبر نہ ہُوا

Marfat.com

منزلِ شوق میں ایسا بھی مقام آتا ہے
کہ جہاں صِرف جُنوں راہ میں کام آتا ہے

جب تصوّر میں چھلکتا ہُوا جام آتا ہے
لب پہ بے ساختہ ساقی ترا نام آتا ہے

ایک تم ہو کہ جو بچھڑے تو نہ لَوٹے ، ورنہ
ہر کوئی لَوٹ کے گھر کو سرِ شام آتا ہے

زلفِ گیتی کی اداؤں میں کشش ہے ایسی
مُرغِ دل ٹوٹ کے خود ہی تہِ دام آتا ہے

اِس کا مطلب یہ ہُوا پھولوں سے اُلفت ہے اُنہیں
خطِ گلزار میں ، ہر خط مرے نام آتا ہے

بے رُخی اُن کی نصیرؔ اب تو یہاں تک پہنچی
نہ سلام آتا ہے کوئی ، نہ پیام آتا ہے

-: فنِ کتابت میں خطاطی کا ایک اُسلوب

Marfat.com

ہو کر وہ جواں، بدل گیا ہے
واللہ ! غزل میں ڈھل گیا ہے

کیا آئے گا وہ، جو کل گیا ہے
اپنا تو دماغ چل گیا ہے

رہزن کا عذاب ٹل گیا ہے
رَستہ ہی مرا بدل گیا ہے

سائے میں جو آ گیا ہمارے
سانچے میں جنوں کے ڈھل گیا ہے

یہ کس نے کہا کہ حشر اٹھا
دیوانہ ترا مچل گیا ہے

چھیڑی تھی وفا کی بات مَیں نے
احباب کا رُخ بدل گیا ہے

تابندہ ہُوا ہے داغ دل کا
کعبے میں چراغ جل گیا ہے

اُس پر ہیں عذاب آخرت میں
دُنیا سے جو بے عمل گیا ہے

الزام غلط ہے شمع کے سَر
پروانہ تو آپ جل گیا ہے

دنیا میں نصیرؔ میرے دل کو
ٹھوکر وہ لگی، سنبھل گیا ہے

Marfat.com

◎

بہلتے کس جگہ ، جی اپنا بہلانے کہاں جاتے
تری چوکھٹ سے اُٹھ کر تیرے دیوانے کہاں جاتے

نہ واعظ سے کوئی رشتہ ، نہ زاہد سے شناسائی
اگر ملتے نہ رندوں کو تو پیمانے کہاں جاتے

خدا کا شکر ، شمعِ رُخ لیے آئے وہ محفل میں
جو پردے میں چُھپے رہتے تو پروانے کہاں جاتے

اگر ہوتی نہ شامل رسمِ دنیا میں یہ زحمت بھی
کسی بے کس کی میّت لوگ دفنانے کہاں جاتے

اگر کچھ اور بھی گردش میں رہتے دیدۂ ساقی
نہیں معلوم چکّر کھا کے میخانے کہاں جاتے

Marfat.com

خدا آباد رکھّے سلسلہ اِس تیری نسبت کا
وگرنہ ہم بھری دنیا میں پہچانے کہاں جاتے

نصیؔر اچّھا ہوا در مِل گیا اُن کا ہمیں ، ورنہ
کہاں رُکتے ، کہاں تھمتے ، خدا جانے کہاں جاتے

Marfat.com

◎

محبّت کا یہی معیار ہو گا
جو سَر دے گا، وہی سردار ہو گا

گِلہ برحق سہی، بے کار ہو گا
وہ ظالم برسرِ پیکار ہو گا

فلک جب درپئے آزار ہو گا
نشیمن شاخِ گُل پر، بار ہو گا

کسے معلوم تھا یہ غم کا عالَم
ہمارے ہی گلے کا ہار ہو گا

اُسی پر تیر برسیں گے جفا کے
وفا کا جو علَم بردار ہو گا

تمھاری آنکھ کیوں رہتی ہے پُرنم
تمھیں شاید کسی سے پیار ہو گا

سُنا ہے، چل بسا کل رات کوئی
یقیناً وہ ترا بیمار ہو گا

سہارا دے گا وہ کیوں کر کسی کو
جو خود گرتی ہوئی دیوار ہو گا

ذرا کِھلنے تو دو داغِ تمنّا
ہمارا دل گُل و گلزار ہو گا

کرم کی التجا بے کار اے دل!
ارے ناداں! ستم ہر بار ہو گا

نصیر اب بھی یہی مَیں کہہ رہا ہُوں
وہ مِل جائیں، تو بیڑا پار ہو گا

Marfat.com

◎

جو مجھ کو دیتے رہے دھمکیاں جلانے کی
منائیں خیر وہ آج اپنے آشیانے کی

نہ پوچھ مجھ سے بُرے وقت کے نشیب و فراز
مری نگاہ میں ہیں کروٹیں زمانے کی

بھلا ہو بادِ خزاں تیرے چار جھونکوں کا
"جُھکی تو پھر نہ اُٹھی شاخ آشیانے کی"

ملے گا آپ کی ہر بات کا جواب یہیں
مگر اُٹھائیے پہلے قسَم نہ جانے کی

مدد کا وقت ہے پھر اے مذاقِ خود مَنشی
کہ کوششیں ہیں مجھے راہ پر لگانے کی

سحابِ فَضل ! برَس اور ہم پہ کُھل کے برَس
کہ بجلیوں کو تو عادت ہے مُسکرانے کی

Marfat.com

مرا کہا جو نہیں مانتے ، نہ مانو تم
سبق پڑھائیں گی خود ٹھوکریں زمانے کی
نگاہ ، قول پہ ہو مُرتکز ، نہ قائل پر
کہے کوئی بھی ، مگر بات ہو ٹھکانے کی
خدا بچائے سرِ بزم آج واعظ سے
اِسے ہے مُفت میں عادت زباں چلانے کی
کھڑے ہیں کس لئے احباب یُوں سرِ بالیں
نکالتے کوئی صورت اُنہیں بُلانے کی
نہیں ہیں غم سے یہ اَطفالِ اشک ہی منسوب
کہ آہِ سَرد بھی ہے فرد اِس گھرانے کی
وہ دَور کیا تھا کہ شِیر و شکر تھے ہم تم بھی
غضب ہُوا کہ نظر کھا گئی زمانے کی
چمن کی سوچ یہاں تک بھی آگئی تھی نصیرؔ !
کہ شاخ ہی نہ رہے میرے آشیانے کی

Marfat.com

◎

اشک آنکھوں میں آئے جاتے ہیں ہم یہ موتی لُٹائے جاتے ہیں
چوٹ پر چوٹ کھائے جاتے ہیں پھر بھی ہم مُسکرائے جاتے ہیں
وہ تو ساقی ہیں، مَیں ہُوں بادہ گُسار پی رہا ہُوں، پلائے جاتے ہیں
یہ تمہاری گلی ہے، یا مَقتل روز لاشے اُٹھائے جاتے ہیں
سُن لیا وعظ، حضرتِ ناصح! کیوں مرے کان کھائے جاتے ہیں
جن میں ہے کچھ رَمَق شرافت کی ایسے کچھ لوگ پائے جاتے ہیں
بے بُلائے کہیں نہ جائیں کبھی ہم کسی کے بُلائے جاتے ہیں
ذکر میرا ہے، غیر سے ہے خطاب یُوں بھی قصّے سنائے جاتے ہیں
چار و ناچار دیکھنا ہوں گے جو تماشے دکھائے جاتے ہیں

ہو گا اک دن کرم، نصیر پہ بھی
ایسے آثار پائے جاتے ہیں

Marfat.com

◎

دل میں ہلچل ہے بپا ، جان پہ بن آئی ہے
اِک قیامت ہے کہ ظالم ! تری انگڑائی ہے

اب ترے ہجر میں یہ انجمن آرائی ہے
اِک تری یاد ہے ، مَیں ہُوں ، شبِ تنہائی ہے

وہ کسی اور کو دل دینے پہ تیار نہیں
تیرا شیدائی تو بس ، تیرا ہی شیدائی ہے

نہ کوئی حال کا پُرساں ، نہ شناسا ، نہ رفیق
مجھ کو تقدیر ، یہ کس موڑ پہ لے آئی ہے ؟

ہوش میں آئے ، تو کچھ منہ سے کہے ، کیا گزری
تیرے جلووں میں ابھی محو ، تماشائی ہے

Marfat.com

شاخِ گُل خار بہ کف ، داغ بہ دل ہے لالہ
دستِ فطرت کی یہ کیسی چمن آرائی ہے

عشق میں ایسے مقامات کئی بار آئے
دل بھی ڈُوبا ہے مرا ، آنکھ بھی بھر آئی ہے

دل اُڑانے کے سب اسباب ملے ہیں اُن کو
ناز ہے ، غمزہ ہے ، انداز ہے ، رعنائی ہے

داغِ دل ، صُورتِ خورشیدِ سَحَر ، ہے روشن
کتنا تابندہ چراغِ شبِ تنہائی ہے

مدّتوں بعد وہ آئے ہیں گلستاں میں نصیؔر !
مدّتوں بعد گلستاں میں بہار آئی ہے

Marfat.com

◎

جو گِرا وہ پستیوں میں ، تو غُبار تک نہ اُٹّھا
وہ اَلَم نصیب جس سے غمِ یار تک نہ اُٹّھا

کوئی مَوجۂ تبسّم ، لبِ یار تک نہ اُٹّھا
وہ نزاکتوں کا عالم ، کہ یہ بار تک نہ اُٹّھا

درِ یار ہے وہ منزل ، کہ ہے زندگی کا حاصل
وہ قدم ہی کیا اُٹھا جو ، درِ یار تک نہ اُٹّھا

وہ تو ایک منچلا تھا ، کہ زباں پہ راز لایا
کوئی فتنہ پھر اَنا کا ، کبھی دار تک نہ اُٹّھا

کہیں شاخ سرنگوں ہے ، کہیں برگِ گُل ، زبوں ہے
جو خزاں کی زد میں آیا ، وہ بہار تک نہ اُٹّھا

کوئی آرزو تو کیوں کر ، کہیں اپنا سر اُٹھاتی
ترے بارِ غم سے دَب کر ، دلِ زار تک نہ اُٹّھا

Marfat.com

وہ دبا پڑا ہے اب تک ، تہِ گردِ راہِ غُربت
وہی بدنصیب لاشہ ، جو مزار تک نہ اُٹھا

جو سَحر ہُوئی نمایاں ، تو ہزاروں دَرد جاگے
کوئی غم کی نیند سوکر ، شبِ تار تک نہ اُٹھا

مجھے خاک میں مِلایا ، یہ تری سِتم ظریفی
یہ مری نیاز مندی ، کہ غبار تک نہ اُٹھا

یہ بہار کا زمانہ ، یہ نصیؔر حالِ گلشن
گُلِ تر کی بات چھوڑو ، سرِ خار تک نہ اُٹھا

Marfat.com

◎

رُودادِ قفس یاد نہ اندازِ فغاں یاد
جو بیت گئی بیت گئی اب وہ کہاں یاد

ہر غنچہ و گُل میں ترے جلووں کے شگوفے
ہر سُو تری یادیں ہیں، یہاں یاد، وہاں یاد

تم بُھول گئے مجھ کو تو کیا اِس میں تعجب
اِس دَور میں کرتا ہے کسے، کون، کہاں یاد

کس نام نے رس گھول دیا کام و دہن میں
کرتی ہے کسے منہ میں زباں رقص کُناں یاد

کافی تھی تباہی کے لئے گردشِ دوراں
تم ایسے میں کیوں آگئے اے جانِ جہاں! یاد

بُھولا نہیں اب تک وہ مجھے گریۂ پیہم
تم کو بھی تو ہو گا وہ بچھڑنے کا سماں یاد

Marfat.com

اپنے سے رقابت کا یہ عالم ہے کہ توبہ
ہم بُھول گئے خود کو وہ آئے ہیں جہاں یاد

ماضی کے دریچے سے کبھی جھانک کے دیکھو
شاید تمہیں آ جائے مرا نام و نشاں یاد

ہِک تُویوں تے ہیں میریاں آساں دا سہارا
فریاد کراں کینوں جے تینوں نہ کراں یاد

لہجے میں ہو اخلاص تو دو بول بہت ہیں
انسان کو رہتی ہے محبّت کی زباں یاد

مَیں نے بھی گُہر ایسے چُنے کانِ سخن سے
اُمّید ہے رکھّیں گے مجھے اہلِ زباں یاد

قُربت میں نصیؔر آج یہ کیا خدشۂ دُوری
بہتر ہے نہ کر فصلِ بہاراں میں خزاں یاد

Marfat.com

◎

مجھ پہ اب اُن کا التفات نہیں
وہ محبّت نہیں ، وہ بات نہیں

آپ ہم سے بھی بات چیت کریں
اِس میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں

صرف چاہا تمھیں مرے دل نے
اور تو کوئی خاص بات نہیں

آپ کی بات کا تو کیا کہنا
ہاں ! مری بات کوئی بات نہیں

یاد کرتے تو ایک بات بھی تھی
بُھول جانا تو کوئی بات نہیں

خامشی میں ہزار باتیں ہیں
بات ہے اور کوئی بات نہیں

اک تعلّق تو ہے اُنھیں مجھ سے
بے رُخی ایسی کوئی بات نہیں

غمزہ ، شوخی ، جفا ، دل آزاری
آپ میں اور کوئی بات نہیں ؟

غم نہ کر میری خستہ حالی کا
عشق ہے ، اور کوئی بات نہیں

وہ جو چاہیں نواز دیں ہم کو
اُن کے نزدیک کوئی بات نہیں

دل مِلائے کوئی ، تو بات بنے
آنکھ مِلنا تو کوئی بات نہیں

بن گئی میری جان پر ، لیکن
آپ کہتے ہیں ، کوئی بات نہیں

تُجھ سے ناراض ، اور وہ ، توبہ
اے نصیر ! ایسی کوئی بات نہیں

(بقیدِ یک قافیہ)

Marfat.com

◎

مری زیست پُر مسرّت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی
کوئی بہتری کی صورت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

مجھے حُسن نے ستایا مجھے عشق نے مٹایا
کسی اور کی یہ حالت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

وہ جو بے رُخی کبھی تھی وہی بے رُخی ہے اب تک
مرے حال پر عنایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

وہ جو حکم دیں بجا ہے مرا ہر سخن خطا ہے
اُنہیں میری رُو رعایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

جو ہے گردشوں نے گھیرا تو نصیب ہے یہ میرا
مجھے آپ سے شکایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

ترے در سے بھی نبا ہے درِ غیر کو بھی چاہے
مرے سر کو یہ اجازت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

Marfat.com

ترا نام تک بُھلا دوں تری یاد تک مٹا دوں
مجھے اِس طرح کی جرأت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

مَیں یہ جانتے ہوئے بھی تری انجمن میں آیا
کہ تجھے مری ضرورت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

تُو اگر نظر مِلائے مرا دم نکل ہی جائے
تجھے دیکھنے کی ہمّت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

جو گِلہ کیا ہے تم سے تو سمجھ کے تم کو اپنا
مجھے غیر سے شکایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

ترا حُسن ہے یگانہ ، ترے ساتھ ہے زمانہ
مرے ساتھ میری قسمت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

یہ کرم ہے دوستوں کا جو وہ کہہ رہے ہیں سب سے
کہ نصیرؔ پر عنایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہو گی

Marfat.com

◎

عجیب منظرِ بالائے بام ہوتا ہے
جب آشکار وہ ماہِ تمام ہوتا ہے

ہراسِ شب، اثرِ ضعف، خوفِ راہزناں
مسافروں پہ گراں وقتِ شام ہوتا ہے

بس اک نگاہ پہ ہے دل کا فیصلہ موقوف
بس اک نگاہ میں قصّہ تمام ہوتا ہے

جب اپنے گھر پہ بلاتا ہُوں مَیں کبھی اُن کو
اُنہیں ضرور کوئی خاص کام ہوتا ہے

جواب دے نہیں سکتی زبانِ شوق مری
کچھ اِس ادا سے کوئی ہمکلام ہوتا ہے

رہِ جنوں میں لپٹتے ہیں پاؤں سے کانٹے
بہ ہر قدم یہ مرا احترام ہوتا ہے

Marfat.com

نظر نظر پہ سرِ بزم ہے نظر اُن کی
نظر نظر میں سلام و پیام ہوتا ہے
نصیؔر اہلِ وفا کے بڑے مراتب ہیں
بہت بلند وفا کا مقام ہوتا ہے

Marfat.com

◎

مرے ہوش یُوں جو جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
وہ نظر سے مَے پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

ہوئیں جلوہ گر بہاریں کِھلے گُل چمن میں ، لیکن
وہ جو آ کے مسکراتے تو کچھ اور بات ہوتی

مرا انجمن میں جانا کوئی اور رنگ لاتا
مجھے آپ خود بلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

اُنہیں کیا یہ بات سُوجھی مجھے کس لئے مٹایا
غمِ آرزو مٹاتے تو کچھ اور بات ہوتی

دمِ نزع لے کے پہنچا ہے پیام اُن کا ، قاصد
وہ جو آپ چل کے آتے تو کچھ اور بات ہوتی

کئی بار ہاتھ مجھ سے وہ مِلا چکے ہیں ، لیکن
جو نصیؔر دل مِلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

Marfat.com

◎

حال دل کا جتا کے دیکھ لیا　　خَلق کو آزما کے دیکھ لیا
بڑھ گئی اور میری بیتابی　　آپ نے مسکرا کے دیکھ لیا؟
کوئی اپنا نہیں زمانے میں　　ہر طرح آزما کے دیکھ لیا
خاک ہو کر لپٹ گیا کوئی　　تم نے دامن چُھڑا کے دیکھ لیا؟
دلِ وحشی رہا نہ قابُو میں　　کیوں ہمیں مسکرا کے دیکھ لیا
بے نتیجہ رہی یہ کوشش بھی　　ربط اُن سے بڑھا کے دیکھ لیا
کوئی شے بھی تو لازوال نہیں　　بزمِ ہستی میں آ کے دیکھ لیا
کس قدر آج خود بھی ہو بے چین　　اہلِ دل کو، ستا کے دیکھ لیا؟

وہ نہ آئے نصیؔر میرے گھر
چشمِ حسرت بچھا کے دیکھ لیا

Marfat.com

◎

جان کے درپے، مگر بن کر مسیحا، بیٹھنا
اک قیامت بن گیا ہے اُن کا اُٹھنا بیٹھنا

بیٹھے بیٹھے ہی اُٹھا دیتے ہیں فتنے سینکڑوں
آپ کس سے سیکھ کر بیٹھے ہیں، ایسا بیٹھنا

منزلِ الفت کے راہی کو فقط چلنے سے کام
چل پڑے جب یہ مسافر، پھر کہاں کا بیٹھنا

اہلِ محفل کے لئے مَیں نیشِ عقرب تو نہیں
کیوں گزرتا ہے گراں میرا وہاں جا بیٹھنا

اُن کے دیوانے کی آمد کا پتا دیتا ہے صاف
کچھ بگولوں کا بیاباں میں یہ اُٹھنا بیٹھنا

بُھول سکتا ہی نہیں کوئی یہ منظر، یہ سماں
اُن کا وہ پہلو سے اُٹھنا اور دل کا بیٹھنا

Marfat.com

تلخیاں باتوں میں، لہجے میں تپش، برہم مزاج
ہو جہاں توہین رہ رہ کر، وہاں کیا بیٹھنا

اُن کے اِس طرزِ تلوّن پر ہے دُنیا دَم بخود
جا و بے جا کہہ گزرنا، جل کے اُٹھنا بیٹھنا

آدمیّت کے تقاضے، رنگ لاتے ہیں ضُرور
کام آتا ہے کسی دن، سب میں اُٹھنا بیٹھنا

رفتہ رفتہ اُٹھ گئے خود، جو اُٹھاتے تھے مجھے
کوچۂ جاناں میں آخر کام آیا، بیٹھنا

ہجر کی شب ایسی صورت ہو تو نیند آئے کسے
دردِ دل اُٹھ کر اُٹھائے جب، تو کیسا بیٹھنا

شمع سے بس اک یہی ہم نے سبق سیکھا نصیؔر!
بزم در آغوش رہنا اور تنہا بیٹھنا

Marfat.com

◎

بہار آئی ، تو کُھل کر کام میخانے بھی آئیں گے
چلے گا دَور، مَے چھلکے گی ، پیمانے بھی آئیں گے

لبوں پر حشر میں وحشت کے افسانے بھی آئیں گے
دلوں کا حال کہنے ، اُن کے دیوانے بھی آئیں گے

نہیں بے کار ، جو آنسو بہاتی ہیں مری آنکھیں
کسی دن کام یہ بے ربط افسانے بھی آئیں گے

تواضع آج ہو گی اہتماماً بزمِ ساقی میں
فقط مَے ہی نہیں آئے گی ، پیمانے بھی آئیں گے

کسی کی پُرفسوں باتوں سے تم ، دھوکا نہ کھا جانا
سرِ محفل فقط کہنے کو دیوانے بھی آئیں گے

جہاں اپنے علاوہ دُوسرا کوئی نہیں ہو گا
کسی کی جستجو میں ایسے ویرانے بھی آئیں گے

Marfat.com

بچائے کس طرح دامن کوئی عشقِ مجازی سے
حریمِ حُسن کے رَستے میں بُت خانے بھی آئیں گے

تمہارے سامنے اِس واسطے میری زباں چُپ ہے
بیانِ شوق میں، کچھ دل کے افسانے بھی آئیں گے

یہ عالم ایک دن ہوگا ترے بیمارِ اُلفت کا
عیادت کے لئے اپنے بھی، بیگانے بھی آئیں گے

جو گردِ شوق بن کر اُن کے دامن سے لپٹ جائیں
نصیرؔ اُن کی گلی میں ایسے دیوانے بھی آئیں گے

Marfat.com

◎

چھین لیں دل وہ مرا ، فکر اُدھر ہے تو یہی
اُن کا منشائے نظر کوئی اگر ہے ، تو یہی

وہ ضرور آئیں گے ، گزریں گے اِدھر سے اک دن
مجھ کو اُمّید سرِ راہگزر ہے ، تو یہی

اُن کا دیدار کہیں ہو ، وہ کہیں مِل جائیں
رات دن کوئی تقاضائے نظر ہے ، تو یہی

اُن سے اظہارِ تمنّا تو نہیں ہے مشکل
وہ کہیں رُوٹھ نہ جائیں مجھے ڈر ہے ، تو یہی

تیری نسبت ، ترا ارماں ، تری حسرت ، تری یاد
اب مرے پاس کوئی زادِ سفر ہے ، تو یہی

مَیں ترے در سے کہیں اور نہیں جا سکتا
سَر ٹِکانے کے لئے بس کوئی در ہے ، تو یہی

میرے افکار کا محور ہے نصیرؔ اُن کا جمال
مرکزِ دائرۂ فکر و نظر ہے ، تو یہی

Marfat.com

◎

اک اک ادا تھی قہر کے تیور لئے ہوئے
نکلے جو وہ حجاب سے خنجر لئے ہوئے

ہم لے اُڑے ہیں اُن کی جھلک اک نگاہ میں
بیٹھے رہیں نقاب وہ رُخ پر لئے ہوئے

اُن کا جمالِ ناز ہے خنجر در آستیں
اُن کی شمیمِ زلف ہے نشتر لئے ہوئے

ڈسنے لگی ہے اب شبِ فرقت کی تیرگی
آ جاؤ صبحِ روئے منوّر لئے ہوئے

ہر گام پر ہے اک نئی اُلجھن کا سامنا
ہم آئے ہیں عجیب مقدّر لئے ہوئے

جس دم چمن میں آئے وہ بن کر عُروسِ ناز
حاضر ہوئی بہار، گُلِ تر لئے ہوئے

Marfat.com

دیکھے تو کوئی اُن کی یہ طفلانہ دھمکیاں
مجھ کو ڈرا رہے ہیں وہ خنجر لئے ہوئے
اُس کے طفیل بخش دے یا رب نصیؔر کو
پہنچا جو کربلا میں بہتّر لئے ہوئے

Marfat.com

◎

ابھی وہ خوش، ابھی ناخوش، کرم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی
تصرّف اُن کا مجھ پر بیش و کم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

تری قُربت ہو، یا دُوری ہو، غم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی
مرا دل تختۂ مشقِ ستم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

نقابِ رُخ اُلٹ دیں یا نہ اُلٹیں وہ تہِ گردوں
مہِ کامل کی تابش اُن سے کم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

کبھی ہے دام کا پھندا، کبھی زنجیر کا حلقہ
برائے مُرغِ دل، زلفوں کا خَم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

محبّت پر ہو، یا ترکِ محبّت پر ہو آمادہ
ہمارا سَر تہِ تیغِ الم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

Marfat.com

وہ اپنے ہاتھ سے مارے کہ ہم فرقت سے مر جائیں
ہمارے سامنے راہِ عدم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

کبھی جاتا ہُوں مَیں آگے کبھی پیچھے پلٹتا ہُوں
جنُوں کی راہ میں میرا قدم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

کُھلے گا جب ہمارا دفترِ اعمالِ نیک و بد
خدا سے حشر میں کہہ دیں گے ہم، یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

میسّر ہو نہ ہو محفل میں بادہ ہم کو ساقی سے
ہمارے واسطے وہ محترم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

یہ غزلیں اور یہ نعتیں نصیؔر انعامِ قدرت ہے
سرِ قرطاس جُنبش میں قلم یُوں بھی ہے اور یُوں بھی

Marfat.com

◎

تُجھ سا نہ تھا کوئی ، نہ کوئی ہے حسیں کہیں
تُو بے مثال ہے ترا ثانی نہیں کہیں

اپنا ، جُنوں میں مدِ مقابل نہیں کہیں
دامن کہیں ہے ، جیب کہیں ، آستیں کہیں

زاہد کے سامنے ہو جو وہ نازنیں کہیں
دل ہو کہیں حضور کا ، دنیا و دیں کہیں

اک تیرے آستاں پہ جُھکی ہے ہزار بار
ورنہ کہاں جُھکی ہے ہماری جبیں کہیں

دل کا لگاوٗ ، دل کی لگی ، دل لگی نہیں
ایسا نہ ہو کہ دل ہی لُٹا دیں ہمیں کہیں

کیا کہیئے کس طرف گئے جلوے بکھیر کر
وہ سامنے تو تھے ابھی میرے یہیں کہیں

Marfat.com

گزرے گی اب تو کوچۂ جاناں میں زندگی
رہنا پڑے گا اب ہمیں جا کر وہیں کہیں

دل سے تو ہیں قریب جو آنکھوں سے دُور ہیں
موجود آس پاس ہیں وہ بالیقیں کہیں

نظروں کی اور بات ہے دل کی ہے اور بات
باتیں جو میرے دل میں ہیں اب تک نہیں کہیں

اے تازہ واردانِ چمن! ہوشیار باش
بجلی چمک رہی ہے چمن کے قریں کہیں

میرا ضمیر اپنی جگہ پر ہے مطمئن
اپنا سمجھ کے اُن سے جو باتیں کہیں، کہیں

دل نے بہت کہا کہ تمہیں مہرباں کہوں
اِس ڈر سے چُپ رہا کہ نہ کہہ دو نہیں، کہیں

آتے ہی ہم تو کوچۂ جاناں میں لُٹ گئے
دل کھو گیا نصیرؔ ہمارا یہیں کہیں

Marfat.com

◎

مجھ کو بھی سودا ہُوا ہے اُس ستم ایجاد کا
اے مذاقِ جوشِ وحشت ! وقت ہے امداد کا

جمگھٹا ہے میرے غم خانے میں ہر اُفتاد کا
درد کا ، غم کا ، الم کا ، آہ کا ، فریاد کا

اب تو اے صیّاد تیرے دل میں ٹھنڈک پڑ گئی
اُٹھ گیا گلشن سے بستر بلبلِ ناشاد کا

دے چکا دل آپ کو ، اب تابِ سرتابی نہیں
ہر طرح پابند ہُوں مَیں آپ کے ارشاد کا

حُسن والوں کو نزاکت کی ادائیں بخش کر
رکھ دیا قدرت نے سینے میں جگر فولاد کا

کیا کسی وحشی نے رکھّے ہیں قدم پہلے پہل
شور زنداں میں یہ کیسا ہے ، مبارک باد کا

Marfat.com

جب خزاں کے ہاتھ سے لُوٹا گیا رنگِ چمن
کوئی بھی پُرساں نہ نکلا بلبلِ ناشاد کا
مسکرا کر دیکھنا مجھ کو بہ صد حُسنِ کرم
ایک پہلو یہ بھی ہے ظالم! تری بیداد کا
مِل گئی دادِ وفا اُس بانیِ بیداد سے
ہم کو طے کرنا پڑا ہر مرحلہ بیداد کا
اُن کا رُوحانی تعاون مجھ کو حاصل ہے نصیرؔ!
نام لیوا ہُوں دل و جاں سے شہِؒ بغداد کا

Marfat.com

◎

مسکرانے کا ہُنر سیکھ گئے تُم ایسا
ہم نے دیکھا نہیں پھولوں میں تبسُّم ایسا

ساکھ کھو دیتا ہے یاروں کی ، تصادُم ایسا
کیوں کہو ہم کو بُرا ، اور سُنو تُم ایسا

مجھ کو خود اپنی حقیقت کی خبر تک نہ ہوئی
رات دن تیرے تصوّر میں رہا گُم ایسا

جیسے غنچوں کے چٹکنے کی صدا گلشن میں
مِل گیا ہے اُنہیں اندازِ تکلُّم ایسا

موج کس دُھوم سے بپھری مِری کشتی کے لئے
اِس سے پہلے کبھی اُٹّھا نہ تلاطُم ایسا

جان پر حکم ہے ، دل پر ہے حکومت اُن کی
اُن کو اللہ نے بخشا ہے تحکُّم ایسا

Marfat.com

دل کا آئینہ سلامت نہ رہا محفل میں
ہو گیا اُن کی نگاہوں سے تصادُم ایسا

مَیں پیے جاؤں، پیے جاؤں، پیوں اور پیوں
کوئی ساغر، کوئی مِینا ہو، کوئی خُم ایسا

گردِ غم چہرے پہ مَل لیتے ہیں اہلِ اُلفت
کہیں دیکھا نہ سُنا ہم نے تیمُّم ایسا

حُسن سے اُس کے، چکا چوند ہوئی آنکھوں میں
ہے اگر کوئی، تو لاؤ تہِ انجُم "ایسا"

وہ جفا کار و ستم پیشہ سہی، پھر بھی نصیرؔ!
لوگ کہتے رہیں، لیکن نہ کہو تُم ایسا

Marfat.com

◎

جب وہ محوِ خرام ہوتے ہیں
مُلتفِت خاص و عام ہوتے ہیں

صبح ہوتے ہیں ، شام ہوتے ہیں
تذکرے تیرے ، عام ہوتے ہیں

مَیں زمانے کو بھول جاتا ہُوں
آپ ، جب ہمکلام ہوتے ہیں

قیس اپنی جگہ ، ہم اپنی جگہ
اپنے اپنے مقام ہوتے ہیں

جو جھگڑتے ہیں عشق والوں سے
وہ اَلَدُّالخِصام ہوتے ہیں

پستیوں پر بھی ہو نظر جن کی
وہی عالی مقام ہوتے ہیں

تُو سلامت رہے ، ترے ہاتھوں
ہم غریبوں کے کام ہوتے ہیں

موت جس وقت آ پہنچتی ہے
سارے قصّے تمام ہوتے ہیں

بزمِ ساقی میں اور کیا واعظ !
رند ہوتے ہیں ، جام ہوتے ہیں

قُرب میں فاصلے بڑھے اِتنے
دُور سے اب سلام ہوتے ہیں

مسجدِ عشق میں نصیر ! چلو
حُسن والے ، امام ہوتے ہیں

Marfat.com

◎

راستے صاف ، بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اہلِ دل گیت یہ گاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
آنکھ رہ رہ کے اُٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

پُھول، شبنم سے نہاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
سَرو بھی جُھومتے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اُن کے دیوانوں کو سُوجھی ہے یہی ہوش کی بات
شمع، محفل میں جلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

رہگزر میں نظر آتا ہے قیامت کا سماں
فتنے اُٹھ اُٹھ کے بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

کاش تعبیر بھی آ جائے کسی روز نظر
آئے دن خواب یہ آتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اُن کی آمد کی ہے اِک دُھوم صبا کے دَم سے
غنچے یہ شور مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

Marfat.com

کہکشاں ، راہگزر ، چاند ستارے ، قِندیل
سب چمک کر یہ دکھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

آج تو میری طرف مَست ہَوا کے جھونکے
یہ خبر دُور سے لاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اُن کے جلووں سے نِکھر جاتی ہے گھر کی رونق
میری تقدیر جگاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دل کو جلووں کی طلب ، آنکھ ہے مشتاقِ جمال
دیکھئے ، مجھ کو بُلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

مجھ کو بہلانے کی خاطر ، مری تسکیں کے لئے
یہ خبر لوگ اُڑاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اُن کی آمد کے پیامی ہیں صبا کے جھونکے
پُھول شاخوں کو ہلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

صبر کی تاب کہاں ، حُسنِ جہاں تاب کہاں
لوگ اب ہوش سے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

چاند تاروں میں نصیرؔ آج بڑی ہلچل ہے
یہی آثار بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

Marfat.com

◎

اُن کے رُخ پر نگاہ کر بیٹھے
ہم بھی خود کو تباہ کر بیٹھے

وہ تباہی خرید لیتا ہے
اُن سے جو رسم و راہ کر بیٹھے

میرا افسانہ اہلِ دل سُن کر
برملا ایک آہ کر بیٹھے

اور ہے بات ہم سے اَوروں کی
آپ کیوں اشتباہ کر بیٹھے

دل محبّت میں کس کی سُنتا ہے
ہم کسے انتباہ کر بیٹھے

ہے ستمگر وہ غیرتِ یُوسفؑ
اور ہم ہیں کہ چاہ کر بیٹھے

تھا مخالف جو اے نصیرؔ ! اپنا
ہم اُسی کو گواہ کر بیٹھے

Marfat.com

◎

جمالِ یار تا حدِّ نظر ، دیکھا نہیں جاتا
نظر اُٹھنے کو اُٹھتی ہے ، مگر دیکھا نہیں جاتا

سرِ محفل عَدُو کا شور و شَر دیکھا نہیں جاتا ؟
اِدھر کیا دیکھتے ہو تُم ، اُدھر دیکھا نہیں جاتا ؟

پشیماں تجھ کو اے بیداد گر ! دیکھا نہیں جاتا
اِسی باعث تو آہوں میں اَثر دیکھا نہیں جاتا

بدل دی گردشِ دَوراں نے صُورت ، خانۂ دل کی
ہُوا ہے ایسا بے رونق یہ گھر ، دیکھا نہیں جاتا

مِرے دل میں مِرے داغِ تمنّا کی جھلک دیکھو
چراغِ طُور روشن ہے ، مگر دیکھا نہیں جاتا

Marfat.com

جو بزمِ ناز میں آیا تھا کل مجروح کرنے کو
اُسی سے اب مرا زخمِ جگر دیکھا نہیں جاتا

قلم اُس نے کیا ، احسان ہے اُس کا ، عنایت ہے
وبالِ دوش ہو جائے تو سَر دیکھا نہیں جاتا

دو عالَم کے علاوہ کوئی عالَم اور ہے شاید
اِن آئینوں میں وہ آئینہ گر ، دیکھا نہیں جاتا

نظر بڑھتی ہے ، لیکن اشک رستہ روک لیتے ہیں
دمِ رخصت اُنہیں اے چشمِ تر ! دیکھا نہیں جاتا

نصیرؔ اُس شوخ کو دل میں بُلا کر شوق سے دیکھو
نظارہ یُوں سہی ، ویسے اگر دیکھا نہیں جاتا

Marfat.com

◎

دل جلانے کی بات کرتے ہو
تم ستانے کی بات کرتے ہو

میرے حق میں یہ کیا تمہیں سُوجھی
آزمانے کی بات کرتے ہو ؟

اے اسیرو ! قفس کی دنیا میں
آشیانے کی بات کرتے ہو

عشق والوں کی قدر اور تمہیں
کیوں بنانے کی بات کرتے ہو

کچھ عجب سی تمہاری باتیں ہیں
جی چھڑانے کی بات کرتے ہو

غم نصیبوں سے اپنے تم ناحق
مُسکرانے کی بات کرتے ہو

اشک روکے ہیں میرے دیدۂ تر
تم ، بہانے کی بات کرتے ہو

تم ہمیشہ وفا شعاروں سے
دل دُکھانے کی بات کرتے ہو

آؤ جاؤ گے تم نہ میرے گھر
آنے جانے کی بات کرتے ہو

اِس زمانے میں اے نصیر وفا !
کس زمانے کی بات کرتے ہو ؟

Marfat.com

◎

کوئی بھی اِس میں قرینہ نہیں وفا کے لئے
ہزار جائزے ہم نے تری ادا کے لئے

حجاب کا یہ تکلّف ، اِک آشنا کے لئے
نظر کے سامنے آجاؤ ، اب خدا کے لئے

یہ انتخاب عجب تھا مزاجِ فطرت کا
چُنا ، تو ایک مرا دل تری جفا کے لئے

تری نگاہ کی جُنبش میں ہے مسیحائی
نظر اُٹھا ، کبھی بیمار کی شِفا کے لئے

سفینہ غرق نہ ہو پائے موجِ طُوفاں میں
مدد خدا کی ضروری ہے ، ناخدا کے لئے

یہی ہُوا ، کہ پریشان و شرمسار ہیں ہم
گئے تھے بزم میں کیوں عرضِ مدّعا کے لئے

وہ مُنفعل ہیں ستم پر ، مُعاف بھی کردو
نصیؔر بات بڑھاؤ نہ اب خدا کے لئے

Marfat.com

◎

اُن کا جلوہ جو عام ہو جائے
حشر برپا تمام ہو جائے

مُسکرا کر جو دیکھ لیں وہ مجھے
غم کا قصّہ تمام ہو جائے

یا تو آئیں نہ وہ خیالوں میں
یا سلام و پیام ہو جائے

تم جو ساغر اُچھال دو کوئی
مے کشی، رسمِ عام ہو جائے

دیکھ لیں کاش وہ مری جانب
کام بن جائے، کام ہو جائے

ذرّہ ذرّہ بنے اِک آئینہ
جلوۂ یار عام ہو جائے

چشمِ ساقی سے پی پِلا کر آنکھ
تشنہ کامی تمام ہو جائے

کاش اِس صبحِ زندگی کی نصیرؔ!
کُوئے جاناں میں شام ہو جائے

Marfat.com

◎

مَیں اُس کا ، وہ میرا ہو
کاش کبھی تو ایسا ہو

تیرے غم کا سودا ہو
مہنگا ہو یا سَستا ہو

دیکھوں تو مَیں ، تم کیا ہو
میری طرف بھی مکھڑا ہو

اپنے پرائے ، سب اُس کے
دیکھئے وہ اب کس کا ہو

اُن کا سراپا ایسا ہے
جیسے مَیں نے دیکھا ہو

ایک طرف دل ہو جائے
اُن کا ہو ، یا میرا ہو

جانچ پَرکھ ہے اوروں کی
یہ بھی سوچا ، خود کیا ہو ؟

شبنم کیا ہے گلشن میں
شاید کوئی روتا ہو

لُطف نہیں ، بیداد سہی
ایک نہ ایک تماشا ہو

اُس کا مقدّر کیا کہنا
جس نے اُن کو دیکھا ہو

رُوپ ہیں دونوں آنسو کے
قطرہ ہو ، یا دریا ہو

وہ یہ اکثر کہتے ہیں
ہم سب کچھ ہیں ، تم کیا ہو

Marfat.com

کیسی دنیا، کس کا غم   اُس کو کیا، جو اُن کا ہو
مانا ہے تم کو سب نے   تم داتا، جگ داتا ہو
جینا مرنا دو دن میں   کیا جانیں کس دن، کیا ہو
ہم جُھوٹے، تُو سچّا ہے   تیرا دل کیوں مَیلا ہو
کیا دیکھا اُن کو، جس نے   دیکھا دیکھی، دیکھا ہو
آنی جانی دنیا ہے
کوئی نصیرؔ اب کس کا ہو

Marfat.com

◎

پھر بہار آگئی ، رہتا ہے پریشاں کافی
تیرے وحشی کو نہیں صحنِ گلستاں کافی

روشنی کا ہے یہی ہجر میں ساماں کافی
اِس اندھیرے میں ہے اشکِ سرِ مژگاں کافی

علم پُختہ ، ہے نہ اللہ کا عرفاں کافی
یُوں تو ہر سُو نظر آتے ہیں مُسلماں ، کافی

گُل کھِلے خُوب اذیّت کے سرِ دشتِ جُنوں
میرے تلووں میں چُبھے خارِ مُغیلاں کافی

دام و صیّاد کا کھٹکا ہے قیامت ، ورنہ
ذوقِ پرواز کو ہے کُنجِ گلستاں کافی

اَب تو ہر وقت وہ رہتے ہیں نظر میں ، دل میں
ورنہ تھے پہلے پہل مجھ سے گریزاں کافی

Marfat.com

بے کسی اور اُداسی کے اندھیرے نہ ڈھلے
چاندنی روئی سرِ گورِ غریباں کافی

اَب ہے احساس اُنہیں بھی مری بربادی کا
سُن رہا ہُوں کہ وہ خود بھی ہیں پریشاں کافی

آنکھ ہو حُسن کی خُوگر ، یہی بینائی ہے
چشمِ یعقوبؑ کو تھے یُوسفِ کنعاں کافی

دوستو ! آؤ ، بس اب فکر کریں ساحل کی
ہو چکا تذکرۂ کشتی و طُوفاں کافی

میرے ہر جُرمِ تمنّا پہ سزا دے مجھ کو
اِس سے پہلے بھی ہیں مجھ پر ترے احساں کافی

مُنتظر دیر سے ہُوں ، مان بھی جا ، سامنے آ
ہو چکا پردہ اب اے جلوۂ جاناں ! کافی

تیرے ایماں کا نصیؔر اب تو خدا حافظ ہے
گِرد پھرتے ہیں ترے دُشمنِ ایماں ، کافی

Marfat.com

◎

جن پر بھی ترے کرم رہیں گے
دُنیا میں وہ محتشَم رہیں گے

ہر دم ترے ہمقدم رہیں گے
کوئی نہ رہے گا، ہم رہیں گے

منزل کے لئے سفر سلامت
ہر گام پہ تازہ دَم رہیں گے

اُلجھے سے رہیں گے ہم ہمیشہ
زُلفوں میں تمہاری خم رہیں گے

اللہ سُدھارے قاصدوں کو
جائیں گے جہاں بھی، جم رہیں گے

دو گھونٹ میں کیا مضائقہ ہے
وہ شیخ ہیں، محترم رہیں گے

کیوں جائیں اُس آستاں سے ہم لوگ
نزدیک تو کم سے کم رہیں گے

نسبت یہ نصیرؔ ہے ازل سے
ہم خاکِ درِ حرم رہیں گے

Marfat.com

◎

آئے دن مِل کے بچھڑتے ہو ، ادا اچھّی ہے
چاہنا ہی جو خطا ہے ، تو سزا اچھّی ہے

صبحِ غم اچھّی نہ یہ شامِ بلا اچھّی ہے
موت دونوں سے یقیناً ، بخدا ، اچھّی ہے

سب دواؤں سے یہی ایک دوا اچھّی ہے
اُن کے کوچے میں جو آ جائے قضا ، اچھّی ہے

تُو نہ ہو پاس تو دل اِس سے بہل جائے گا
تُو بھی اچھّا ، تری تصویر بھی کیا اچھّی ہے

جب کہا ہم نے کہ ہم سے یہ تکلّف کیسا
نیچی نظروں سے کہا اُس نے ، "حیا اچھّی ہے"

Marfat.com

بعد مدّت کے ترے ہاتھ سے پینے کو ملی
اور اے ساقیِ میخانہ پلا ! "اچھّی ہے"

اُن کے در سے جو ملے بھیک ، وہ سب سے بہتر
اُن کے در پر جو صدا ہو ، وہ صدا اچھّی ہے

لے چلو آج مجھے کوچۂ جاناں کی طرف
موسم اچّھا ہے ، رُت اچھّی ہے ، فضا اچھّی ہے

مَیں یہ کہتا ہُوں ، مری آہِ رسا سے ڈریئے
وہ یہ کہتے ہیں ، کہ یہ تیز ہَوا اچھّی ہے

مسکرائے ، جو نظر آئی شبیہِ یُوسفؑ
مَیں نے پُوچھا کہ یہ کیسی ہے ، کہا " اچھّی ہے"

اِتنی گستاخ ! کہ رہتی ہے ترے سر پہ سوار
زُلف کہتے ہیں جسے لوگ ، بلا اچھّی ہے

اچّھے اچھوں کی ادائیں ہیں نگاہوں میں نصیرؔ !
اُن کا کیا کہنا ! ادا جن کی سِوا اچھّی ہے

Marfat.com

◎

وہ دن بھی ہے آنے والا
تڑپے گا ، تڑپانے والا

پھر ہے کسی پر آنے والا
دل ہے قیامت ڈھانے والا

دیکھ رہا ہے غَور سے اُن کو
آنے والا ، جانے والا

مَیں نہ ہٹوں گا دَر سے تیرے
بہکائے ، بہکانے والا

بزم میں اُن کی مَیں ہی مَیں ہُوں
چوٹ جگر پر کھانے والا

سانس کا رشتہ ٹُوٹ رہا ہے
کب آئے گا آنے والا

اُن کی بَلا سے ، اُن کو کیا غم
مٹ جائے مٹ جانے والا

آنکھوں سے دل میں دَر آیا
وہ کم گو ، شرمانے والا

بُھول کر آیا پھر نہ اِدھر کو
بات بنا کر جانے والا

کاش نصیر کوئی مل جاتا
راہ پر اُس کو لانے والا

Marfat.com

◎

ہر ادا دُشمنِ دل ، حُسن بھی ، رعنائی بھی
اور پھر اُس پہ غضب ہے تری انگڑائی بھی

اِک قیامت سے نہ کم تھی شبِ تنہائی بھی
ہم تو سو جاتے ، مگر نیند ہمیں آئی بھی ؟

دوستوں سے جو پڑا کام تو معلوم ہُوا
کام آتی نہیں برسوں کی شناسائی بھی

ایک دل کے لئے اُلفت میں ہیں کتنے تحفے
دَرد بھی ، رنج بھی ، آزار بھی ، تنہائی بھی

ہم نے تو پُھولتے پَھلتے نہ کسی کو دیکھا
کشتِ غم ہے ، یہ کسی کو کہیں راس آئی بھی ؟

کیوں نہ شک ہو مجھے ساقی تری فیّاضی پر
چشمِ مخمور سے مجھ کو کبھی پلوائی بھی ؟

Marfat.com

کھینچیے دار پہ خود آپ سرِ عام مجھے
ہو جو ایسا ، تو ہے منظور یہ رسوائی بھی

کس تکلّف سے کیا اُس نے تماشا اپنا
کس توجّہ سے ہوئی انجمن آرائی بھی

اُن کے جلووں کو سرِ طُور چمکنا ہی پڑا
کتنی رکھتا ہے کشش ایک تماشائی بھی

مَیں تو اُٹھ جاؤں گا محفل سے ، مگر یاد رہے
میری رسوائی سے ہوگی تری رسوائی بھی

غیر تو غیر ، جَل اُٹھے ترے اپنے بھی نصیؔر !
بن گئی ایک مصیبت تری یکتائی بھی

Marfat.com

◎

آرزو یہ تھی کہ ہم یُوں اُن کا پیکر دیکھتے
رُو بہ رُو لا کر اُنہیں ، اُن کو برابر دیکھتے

دے دیا دل، کیا کیا ہم پہلے تیور دیکھتے
آزماتے ، جانچتے ، اُن کو پرکھ کر دیکھتے

آنکھ والے دیکھتے ہیں دیکھنے کی چیز کو
آپ کو ہم دیکھتے یا آپ کا گھر دیکھتے ؟

عین ممکن تھا کہ ہو جاتا خود اپنے سے بگاڑ
اک نظر تو آئینہ تم بن سنور کر دیکھتے

وادیِ کُہسار میں رونق تمہارے دم سے تھی
دیکھنے والے تمہارے ، خاک پتّھر دیکھتے

زندگی ہم نے گزاری پیرِ میخانہ کے ساتھ
خُم ، سبو، شیشہ ، صراحی، جام و ساغر دیکھتے

Marfat.com

موت برحق ہے، مگر اپنی سی کوشش چاہیئے
تم سے جو ممکن تھا اے چارہ گرو! کر دیکھتے

محفلِ اغیار تھی، وہ تھے، غضب تھا، قہر تھا
وقت گزرا اِس طرح اُن کو برابر دیکھتے

حضرتِ زاہد بھی ساقی سے مِلا لیتے جو آنکھ
ڈگمگاتا زُہد، توبہ نذرِ ساغر دیکھتے

دُور سے کیا ہو سکے گا اُن کو اندازہ نصیرؔ
میرا عالَم وہ مرے نزدیک آ کر دیکھتے

Marfat.com

◎

سکون مِل نہ سکا ، بارِ غم اُٹھا نہ سکے
تمہارے ہو رہے ، اپنا تُمہیں بنا نہ سکے

سحابِ آہ کچھ اِس طرح چھایا اشکوں پر
شبِ فراق یہ تارے بھی جگمگا نہ سکے

بہار کیسی ، خزاں سے اگر ہراساں ہو
کلی وہ کیا ، جو گلستاں میں مسکرا نہ سکے

نظر نظر ترا جلوہ ، نَفَس نَفَس تری یاد
تجھے بُھلانا بھی چاہا تو ہم بُھلا نہ سکے

وہ حرفِ راز ، جو دل خُون کر گیا اپنا
کبھی وہ سُن نہ سکے ، ہم کبھی سُنا نہ سکے

Marfat.com

رہے گا یاد یہ طرزِ کرم اَحِبّا کا
مجھے مٹا تو دیا ، غم مرا مٹا نہ سکے

نہیں یہ غم کہ نظر تم نے پھیر لی ہم سے
بس اِک یہ غم ہے کہ تم ، ہم کو آزما نہ سکے

رہِ وفا میں مرے ہمسفر ہوئے ہیں نصیرؔ
وہ اجنبی ، جو قدم سے قدم مِلا نہ سکے

Marfat.com

◎

دل ایسے میں بہل جائے گا ، دیوانے بہت سے ہیں
سرِ محشر ہمارے جانے پہچانے بہت سے ہیں

تمہیں کس بات کا غم ہے جو دیوانے بہت سے ہیں
ابھی موجود اِس دنیا میں ویرانے بہت سے ہیں

بجی ہے محفلِ ساقی ، لگی ہے بِھیڑ رندوں کی
شمار آساں نہیں ، گردش میں پیمانے بہت سے ہیں

کھٹکتا ہے مرا ہی اک ٹھکانا چشمِ گردوں کو
چمن میں اور بھی تو ایسے کاشانے بہت سے ہیں

غرض مے سے نہیں ، کچھ واسطہ ہے چشمِ ساقی سے
خدا کی اِس زمیں پر ورنہ میخانے بہت سے ہیں

Marfat.com

بہار آئی ہے ، آؤ ، یہ تماشا دیکھ لیں ہم بھی
جگہ صحرا میں کم ہے ، اور دیوانے بہت سے ہیں

ستائے ، دل دُکھائے ، قہر ڈھائے آسماں ، لیکن
کہیں بھی جا پڑیں گے لوگ ، ویرانے بہت سے ہیں

کہیں عنواں ہے یُوسفؑ ، کہیں عنوان ہے موسٰیؑ
ترے جلووں کے اِس دنیا میں افسانے بہت سے ہیں

سنبھل کر پاؤں رکھ اِس وادیِ پُرخار میں اے دل !
زمانے میں یگانے کم ہیں ، بیگانے بہت سے ہیں

ذرا چل پھر کے دیکھو تو نصیؔر اُن کی جہاں گیری
وہ ایسے ہیں کہ ہر سُو اُن کے دیوانے بہت سے ہیں

Marfat.com

◎

اگر ہنستا ہُوا سیرِ چمن کو وہ نگار آئے
کِھلیں کلیاں، فضا نکھرے، خزاں جائے، بہار آئے

مرا غم اُن سے کہنے کے لئے بے اختیار آئے
زباں خاموش تھی، آنکھوں میں آنسو بار بار آئے

یہ کب چاہا تھا مَیں نے، اِس طرح دَورِ بہار آئے
طلب پھولوں کی تھی، لیکن مرے دامن میں خار آئے

مزا جب ہے اُنہیں یُوں یاد میری بار بار آئے
نہ اِس پہلو قرار آئے نہ اُس پہلو قرار آئے

ترے کوچے میں جا کر آخری بازی بھی ہار آئے
مگر اِتنا ہُوا، اک بوجھ تھا دل پر، اُتار آئے

ہمارا دل، تمہارا وعدۂ فردا برابر ہیں
نہ تم کو اعتبار آیا، نہ ہم کو اعتبار آئے

Marfat.com

یہ دیکھا حشر ہم نے اُس گلی میں آنے جانے کا
گئے تھے مسکراتے اور واپس اشکبار آئے
جنابِ شیخ میخانے سے نکلے آدمی ہو کر
وہی انسان بنتا ہے یہاں جو بار بار آئے
غضب ہے اچّھی صُورت دیکھ کر دل کا اٹک جانا
قیامت ہے طبیعت جب کہیں بے اختیار آئے
نصیرؔ ادنیٰ اشارہ ہو جو چشمِ مستِ ساقی کا
لُنڈھے بادہ، چلیں ساغر، گھٹا اُٹھّے، بہار آئے

Marfat.com

◎

خرابِ گردشِ دوراں ہی رہتے اک زمانے تک
اگر قسمت نہ لے آتی تمہارے آستانے تک

عیادت کو چلے آئیں وہ شاید جان جانے تک
بہر صُورت ہمیں جینا پڑے گا اُن کے آنے تک

پھنسے ہم سادگی سے دامِ ہمشکلِ نشیمن میں
یہی ہے داستاں اپنی قفس سے آشیانے تک

فراقِ دوست بھی طُرفہ کرم ہے، گر کوئی سمجھے
ہے تصویرِ وفا میں رنگ، حالِ دل سنانے تک

مری ہی ذات سے قائم ہے یہ ہنگامۂ ہستی
رہے گی گردشِ چرخِ کہن میرے مٹانے تک

بہاروں میں بھی دل کو ایک دھڑکا سا رہا ہر دم
بچھا تھا ہر روش پر دام میرے آشیانے تک

Marfat.com

یہی محرومیاں ہیں، زندگی جن سے عبارت ہے
جیئے جاتے ہیں اہلِ دل مقدّر آزمانے تک

غنیمت ہے کہ اب تک بات ہونٹوں تک نہیں آئی
چلے بھی آؤ! ورنہ بات پہنچے گی زمانے تک

نگاہیں در پہ، کان آہٹ پہ، دھڑکن تیز، لب ساکت
نہیں معلوم دل کا کیا بنے قاصد کے آنے تک

نصیرؔ اُس بزم میں جب قیس کے قصّے کا ذکر آیا
وفا کے سلسلے جوڑے گئے میرے فسانے تک

Marfat.com

◎

جب تک جہاں میں گردشِ چرخِ کُہن رہے
تاباں ترے جمال سے یہ انجمن رہے

زیبا ہے سروری تمہیں خُوبانِ دہر کی
زیرِ نگیں تمہارے زمین و زَمن رہے

یہ ناز ، یہ ادا ، یہ کرشمے ، یہ دلبری
قائم ہمیشہ تجھ میں یہی بانکپن رہے

اوجِ کمال پر ہو ترا نیّرِ جمال
جب تک زمیں پہ گُنبدِ چرخِ کُہن رہے

دنیا کے میکدے میں تھے پیمانۂ تہی
محرومِ لُطفِ ساقیِ پیماں شکن رہے

گزرے نصیرؔ عُمرِ رواں اِس ادا کے ساتھ
دریائے ذوق و شوق ترا موجزن رہے

Marfat.com

◎

زُلف کی اوٹ سے چمکے وہ جبیں تھوڑی سی
دیکھ لُوں کاش ! جھلک مَیں بھی کہیں تھوڑی سی

میکدہ دُور ہے ، مسجد کے قریں ، تھوڑی سی
میرے ساقی ہو عطا مجھ کو یہیں تھوڑی سی

ناخوشی کم ہو ، تو ہوتا ہے خوشی کا دھوکا
جھلکیاں "ہاں" کی دِکھاتی ہے "نہیں" تھوڑی سی

پھر مِرے سامنے آ ، اور حجابات اُٹھا
زحمتِ جلوہ پھر اے پردہ نشیں ! تھوڑی سی

اُن کی ہر بات پہ میرا سرِ تسلیم ہے خَم
ہر اشارے پہ جُھکاتا ہُوں جبیں تھوڑی سی

مَیں یہ سمجھوں کہ مجھے مِل گئی جنّت میں جگہ
اُن کے کُوچے میں جو مِل جائے زمیں تھوڑی سی

Marfat.com

صحنِ گلشن ہے ، گُل و لالہ ہیں پیمانہ بہ دست
مِل کے پی لیتے ہیں اب آؤ یہیں، تھوڑی سی

اُن کی قُربت کا وہ لمحہ ہی بہت ہے مجھ کو
گفتگو اُن سے ہُوئی تھی جو کہیں تھوڑی سی

ساقیِ بزم ! اِدھر بھی ہو اُچٹتی سی نظر
ہے طلب مَے کی ، زیادہ تو نہیں "تھوڑی سی"

یُوں بھی وہ ایک قیامت ہے دل و جاں کے لئے
جانے کیا ہو ، جو مروّت ہو کہیں تھوڑی سی

عاقبت کوچۂ جاناں سے ہے وابستہ نصیرؔ !
یار سے ہم نے بھی مانگی ہے زمیں، تھوڑی سی

Marfat.com

◎

تیرگی میں اک ستارا چاہیئے　　مجھ کو داغِ غم تمہارا چاہیئے
چشمِ ساقی کا اشارا چاہیئے　　بے سہارا ہُوں ، سہارا چاہیئے
ناخدا ! طوفان جانے اور تُو　　میری کشتی کو کنارا چاہیئے
ہم تمہارے واسطے ہیں بیقرار　　پاس تم کو بھی ہمارا چاہیئے
خود شناسی جن کے مسلک میں نہیں　　ایسے لوگوں سے کنارا چاہیئے
جان سے جانا ، نہیں مردانگی　　عشق میں جینے کا یارا چاہیئے
اب نصیرؔ اُٹھ کر نہ جائے گا کہیں
بس اُسے تو در تمہارا چاہیئے

Marfat.com

◎

زمانہ گریۂ پیہم سے ڈر ہی جاتا ہے
کبھی تو سَر سے یہ پانی گزر ہی جاتا ہے
وفورِ شوق میں جی سے گزر ہی جاتا ہے
حَسیں ہو شکل، تو انسان مر ہی جاتا ہے
وہ کُشتگانِ محبّت ہیں ہم، کہ اپنا غُبار
جِدھر وہ ہوتے ہیں، اُڑ کر اُدھر ہی جاتا ہے
مرے بدن میں لگاتا ہے آگ سی واعظ
جلی کٹی یہ کوئی بات کر ہی جاتا ہے
وہ بے وفا ہے، مگر سنگ دل نہیں پھر بھی
مرے ملال سے چہرہ اُتر ہی جاتا ہے
رُلا گئی مجھے ترکِ تعلّقات کی بات
یہ مرحلہ ہو تو انسان ڈر ہی جاتا ہے

Marfat.com

نگاہِ ناز کی زد سے کوئی بچا ہی نہیں
یہ تیر وہ ہے کہ دل میں اُتر ہی جاتا ہے
گزار دیتے ہیں ہنس کر گزارنے والے
نصیرؔ! وقت کا کیا ہے، گزر ہی جاتا ہے

Marfat.com

◎

کسی کو ہجر تڑپائے تمھیں کیا
جیئے کوئی، کہ مر جائے، تمھیں کیا

قیامت بھی اگر آئے تمھیں کیا
کوئی سُولی پہ چڑھ جائے تمھیں کیا

تمھاری جلوہ سامانی، سلامت!
زمانے پر غضب آئے تمھیں کیا

بہ صد ناز و ادا گیسو بکھیرو
اندھیرا ہر طرف چھائے تمھیں کیا

محبّت کو نہ تم سمجھو، نہ جانو
محبّت ہم کو تڑپائے تمھیں کیا

تمھارا مشغلہ، مشقِ تغافل
کسی کے دَم پہ بن جائے تمھیں کیا

حریمِ ناز میں بیٹھے رہو تم
زمانہ ٹھوکریں کھائے تمھیں کیا

زمانے بھر کی چھانی خاک ہم نے
اِدھر بھی ہم چلے آئے، تمھیں کیا

تمھیں محفل سجا لینے سے مطلب
کوئی آئے، کوئی جائے تمھیں کیا

نصیرؔ آہ و فغاں سے باز آؤ
سمجھتے ہوں گے ہمسائے تمھیں کیا

Marfat.com

◎

چمن سے نکلے، تو صحرا میں آئے دیوانے
جو اِن کے دل میں ہے، یہ جانیں یا خدا جانے

گُزر رہی ہے جو مجھ پر، وہ کوئی کیا جانے
زباں کُھلی، تو بنائیں گے لوگ افسانے

نہیں ہیں اشک، مرے دل کے ترجمان ہیں یہ
مچل رہے ہیں مری چشمِ تر میں افسانے

جو خیر چاہیں، پلٹ جائیں، حضرتِ ناصح
بڑے کہیں کے یہ آئے ہیں مجھ کو سمجھانے

زمانہ ہو گیا توبہ کیۓ ہوئے، لیکن
نظر میں جھومتے رہتے ہیں اب بھی میخانے

خود اپنی آگ میں جلتے، تو ایک بات بھی تھی
پَرائی آگ میں جلتے ہیں آ کے پروانے

Marfat.com

تمام حشر کا میدان ہم نے چھان لیا
نہ یار دوست ، نہ چہرے وہ جانے پہچانے
نظر میں اُن کی رہے قبر کا اندھیرا بھی
تجلّیوں سے سجائیں جو اپنے کاشانے
وہ اور ہیں جنہیں مِلتی ہے قُرب کی عزّت
ہم آئے تھے ترے کُوچے میں ٹھوکریں کھانے
مقابل آ کے نگاہیں نہ اُٹھ سکیں اُس کی
نصیرؔ! آیا تھا اک شخص تیر برسانے

Marfat.com

◎

ہم پیکرِ جاناں کی دل پر تصویر اُتارا کرتے ہیں
فُرقت میں یہ قُربت کا عالَم ، ہر وقت نظارا کرتے ہیں

دُنیائے محبّت میں دونوں ، یُوں وقت گزارا کرتے ہیں
تم ذکر ہمارا کرتے ہو ، ہم ذکر تمہارا کرتے ہیں

ہاں، اُن کی طلب میں جب بھی ملے، جو کچھ بھی ملے، سر آنکھوں پر
دُکھ ، دَرد ، مُصیبت ، غم ، صدمہ ، ہر چیز گوارا کرتے ہیں

اُس دامِ بَلا کے حلقوں میں ، دل ہے کہ اُلجھتا رہتا ہے
وہ سامنے رکھ کر آئینہ ، جب زُلف سنوارا کرتے ہیں

فُرقت کا مداوا آج نہ کل ، بس وعدۂ فردا آئے دن
مرنے کا سبب بن کر گویا ، جینے کا اشارا کرتے ہیں

Marfat.com

گھنگھور گھٹاؤں کا موسم کوئل کی یہ کُو کُو پیہم
ساون کی چھما چھم جھڑیوں میں ، ہم تم کو پکارا کرتے ہیں

یہ عشق و وفا کی دُنیا ہے ، ہم عشق و وفا کی دُنیا میں
کرتے ہیں بسر انگاروں پر ، کانٹوں میں گزارا کرتے ہیں

دل پر ہی فقط موقوف نہیں ، ہر شَے پہ تصرّف ہے اُن کا
کونین کا رُخ پھر جاتا ہے ، جس دَم وہ اشارا کرتے ہیں

جو ہم سے خفا ، ہم اُن پہ فدا ، یہ پیت کی دیکھی رِیت نئی
ہم اُن کے سبب دیوانے ہیں ، جو ہم سے کنارا کرتے ہیں

اُلفت بھی انوکھی بازی ہے ، چال اِس کی نصیؔر اُلٹی پُلٹی
وہ ہار کے جیتا کرتے ہیں ، ہم جیت کے ہارا کرتے ہیں

Marfat.com

◎

حقیقت اور ہی کچھ ہے ، مگر ہم کیا سمجھتے ہیں
جو اپنا ہو نہیں سکتا ، اُسے اپنا سمجھتے ہیں

یہ درسِ اوّلیں مجھ کو مِلا اپنے بزرگوں سے
بہت چھوٹے ہیں وہ ، اوروں کو جو چھوٹا سمجھتے ہیں

نہ جانے کیوں ہماری اُن کی اک پل بھی نہیں بنتی
جو اپنا قبلۂ دل ، دولتِ دنیا سمجھتے ہیں

اُمیدِ التفاتِ دوستاں نے راز یہ کھولا
ہم اُن کو کیا سمجھتے تھے ، وہ ہم کو کیا سمجھتے ہیں

بہ ہر دَم ایک نادیدہ مَعیّت سے مُشرّف ہُوں
غلط فہمی ہے اُن کی ، جو مجھے تنہا سمجھتے ہیں

اُن اہلِ فقر کی اِس شانِ استغنا کا کیا کہنا
جو تاجِ خُسروی کو خاکِ زیرِ پا سمجھتے ہیں

Marfat.com

کسی کے حرفِ حق کا ہو سکے قائل تُو اے واعظ !
ترے حق میں اِسے ہم کوششِ بے جا سمجھتے ہیں
خدا و مصطفیٰ سے ہٹ کے، وہ ہیں سخت دھوکے میں
جو اپنی ذات کو تنقید سے بالا سمجھتے ہیں
بُرے، اچھوں کو بھی اچھا نہیں گردانتے، لیکن
جو اچّھے ہیں، بُرے لوگوں کو بھی اچھا سمجھتے ہیں
اِسی کے دَم سے رونق ہے نصیرؔ اِس بزمِ عالَم میں
جمالِ یار کو ہم انجمن آرا سمجھتے ہیں

Marfat.com

◎

مِلنے کی خوشی تھی تو بچھڑ جانے کا غم بھی
دُنیائے محبّت میں کوئی چیز تھے ہم بھی

کم ہوگی کسی دن یہ تری مشقِ ستم بھی ؟
اے حُسنِ ستم کیش ! کبھی مجھ پہ کرم بھی

وہ لُطفِ مجسّم بھی ، سراپائے ستم بھی
سب رُوپ اُسی کے ہیں ، خدا بھی ہے ، صنم بھی

اچّھا ہے مرے دل کو وہ لے جائیں اُڑا کر
کم بخت کسی طور سے یہ دَرد ہو کم بھی

کہتے ہیں کہ کیا آئیں ، ترا گھر ہے بہت دُور
دُشوار ہیں اِس راہ میں دو چار قدم بھی

دل دامِ محبّت میں گرفتار ہُوا ہے
ہیں حلقۂ زنجیر تری زُلف کے خَم بھی

Marfat.com

ساقی ! تری اِس وسعتِ اَخلاق پہ قرباں
اِک گوشے میں بیٹھے ہیں یہاں شیخِ حرم بھی

اب آپ کی باتوں پہ یقیں آئے تو کیوں کر
ہیں حرفِ غلط آپ کے وعدے بھی ، قَسَم بھی

ہے جامِ سفالیں ہی مرے واسطے اچّھا
منظور نہیں دل کے عِوَض ساغرِ جَم بھی

کہتے ہیں نصیؔر اہلِ نظر دیکھ کے مجھ کو
اِس گُزرے زمانے میں غنیمت ہے یہ دَم بھی

Marfat.com

◎

ازیت ، درد ، دُکھ ہوتے ہیں کانٹے
نہ جانے لوگ کیوں بوتے ہیں کانٹے
گُلوں کی گود میں سوتے ہیں کانٹے
مئے شبنم سے منہ دھوتے ہیں کانٹے
چمن کو دیکھئے ہر زاویے سے
کہیں گُل ہیں ، کہیں ہوتے ہیں کانٹے
کسی کی راہ میں کانٹے جو بوئیں
وہ اپنی راہ میں بوتے ہیں کانٹے
گُلوں کی مُسکراہٹ پر نہ جاؤ
پسِ منظر چُھپے ہوتے ہیں کانٹے
سَجا کر نوک پر شبنم کی بُوندیں
دِکھاوے کے لئے روتے ہیں کانٹے

Marfat.com

خوشی میں جو کِھلیں غنچوں کی صُورت
وہ غم میں سُوکھ کر ہوتے ہیں کانٹے

ہمیں کیا "آپ جانیں غیر جانے"
وہی کاٹیں گے، جو بوتے ہیں کانٹے

گلوں کے ذِکر میں رہتے ہیں شامل
نہیں معلوم ، کیا ہوتے ہیں کانٹے

یہی ہے اِن کے افسانے کی سُرخی
لہو پی کر لہو روتے ہیں کانٹے

نصیؔر ! اِن حاسدوں پر کیا تعجّب
جہاں گُل ہو، وہاں ہوتے ہیں کانٹے

Marfat.com

◎

رنگ چڑھنے لگا اِن پر بھی صنم خانوں کا
اب تو اللہ نگہباں ہے مُسلمانوں کا

فصلِ گُل آتے ہی یہ رنگ ہے دیوانوں کا
ہوش باقی نہ رہا اِن کو گریبانوں کا

حُسن بڑھ جائے نہ کیوں خیر سے ویرانوں کا
اب تو ڈیرا ہے یہیں آپ کے دیوانوں کا

کیوں نظر آتے ہیں ہر گام پہ اُلجھے اُلجھے
حال پوچھے تو کوئی اُن کے پریشانوں کا

جنگ ہر حال میں اک فتنۂ دوراں ہی رہی
خُون بہتا ہی رہا مفت میں انسانوں کا

یُوں پئے مشقِ خرام آپ کہاں آ پہنچے
دیکھئے ! دیکھئے ! دل شہر ہے ارمانوں کا

Marfat.com

جب ہوئی دیدۂ ساقی کو ذرا سی گردش
جَم سکا رنگ نہ چلتے ہوئے پیمانوں کا

یہ ترا رنگِ حنا بھی ہے قیامت ظالم
خُون ہے دل کا، لہو ہے مرے ارمانوں کا

انجمن تک یہ کسی طَور نہ جانے دیں گے
ہم نے رُخ بھانپ لیا اُن کے نگہبانوں کا

رازِ میخانہ کبھی اِس پہ نہ کُھلنے پائے
شیخ سے بچ! کہ یہ کچّا ہے بہت کانوں کا

آگ ٹھنڈک ہو، یہ اللہ کی قدرت ہے نصیرؔ
شمع جلتی ہے تو دل بڑھتا ہے پروانوں کا

Marfat.com

◎

کیا دل مرا نہیں تھا تمہارا ، جواب دو
برباد کیوں کیا ہے ؟ خدا را جواب دو
کیا تم نہیں ہمارا سہارا ، جواب دو
آنکھیں مِلاؤ ، ہم کو ہمارا جواب دو
کل سے مراد صبحِ قیامت سہی ، مگر
اب تم کہاں مِلو گے دوبارا ، جواب دو
چہرہ اُداس، اشک رواں، دل ہے بے سکوں
میرا قصور ہے کہ تمہارا ؟ جواب دو
دیکھا جو شرمسار ، اُلٹ دی بساطِ شوق
یُوں تم سے کوئی جیت کے ہارا ؟ جواب دو
مَیں ہو گیا تباہ تمہارے ہی سامنے
کیوں کر کیا یہ تم نے گوارا ؟ جواب دو

Marfat.com

تم ناخدا تھے ، اور تلاطُم سے آشنا
کشتی کو کیوں مِلا نہ کنارا ؟ جواب دو
شام آئی ، شب گزر گئی ، آخر سَحَر ہوئی
تم نے کہاں یہ وقت گزارا ؟ جواب دو
لو تم کو بھی بلانے لگے ہیں نصیؔر وہ
بولو ارادہ کیا ہے تمہارا ، جواب دو ؟

Marfat.com

◎

اپنے سَر کیوں غیر کا احسان لو
خود پرکھ لو، مجھ کو تم، پہچان لو

تم پہ صدقے، جان لو، ایمان لو
ہاں، مگر ہم کو تو اپنا جان لو

جانتے تو ہو، ہمیں پہچان لو
مان لو! کہنا ہمارا مان لو

ہم تمہارے تھے، تمہارے ہی رہے
تم کبھی اپنا ہمیں گردان لو

اَشک اُمڈ آئے ہیں اُن کے رُوبرو
آ گئے بے وقت کے مہمان "لو"

ہو سکے تم سے، تو سُن لو ایک بات
یہ نہیں کہتا کہ "میری مان لو"

وہ سرِ بالیں نہ آئیں گے نصیرؔ!
وقت آ پہنچا ہے، لمبی تان لو

Marfat.com

◎

چُپکے چُپکے یہ مری گھات میں کون آتا ہے
تم نہیں ہو ، تو کہو رات میں کون آتا ہے

ہم نہ آئیں تو خرابات میں کون آتا ہے
اور پھر ایسی گھنی رات میں کون آتا ہے

یہ مری سادہ دلی ہے کہ مِٹا ہوں تُجھ پر
اے ستم پیشہ ! تری بات میں کون آتا ہے

چشمِ دیدار طلب ! جانچ ، پرکھ ، دیکھ ، سمجھ
سامنے تیرے ، حجابات میں کون آتا ہے

کُنجِ وحشت میں کہاں پُرسشِ احوال کی بات
دن میں آیا نہ کوئی ، رات میں کون آتا ہے

Marfat.com

سانس کی سینے میں آمد ہے ، کہ اُن کی آہٹ
دیکھنا ! دل کے مضافات میں کون آتا ہے

مِل گیا اُن کو نہ آنے کا یہ حیلہ اچّھا
گھر سے باہر بھری برسات میں کون آتا ہے

کون مانے گا کہ جنّت تری جاگیر ہوئی
چھوڑ واعظ ! تری اِس بات میں کون آتا ہے ؟

دل میں تُو ، ذہن میں تُو ، فکر تری ، ذکر ترا
جُز ترے ، اور خیالات میں کون آتا ہے

مِٹ گیا نَقشِ دُوئی عکسِ تجلّی سے نصیرؔ
اب نظر آئنۂ ذات میں کون آتا ہے

Marfat.com

◎

تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں مقدّر آزمانا چاہتا ہوں

یہی بس اک مقامِ عافیت ہے ترے دل میں ٹھکانا چاہتا ہوں

تصوّر شرط ہے ، آؤ نہ آؤ مگر مَیں تو بلانا چاہتا ہوں

وہی بیگانہ مجھ سے ہو رہا ہے جسے اپنا بنانا چاہتا ہوں

مآلِ دل پہ بھر آتی ہیں آنکھیں اگر مَیں مُسکرانا چاہتا ہوں

کبھی دانستہ مَیں کانٹوں سے اُلجھا کبھی دامن بچانا چاہتا ہوں

حیاتِ جاوداں آتی ہے آڑے جو مَیں خود کو مِٹانا چاہتا ہوں

خدا محفوظ رکھّے ناخدا سے بس اب مَیں ڈوب جانا چاہتا ہوں

نصیرؔ آیا ہوں جس محفل سے اُٹھ کر
اُسی محفل میں جانا چاہتا ہوں

Marfat.com

◎

چمکتے ہیں جو داغِ دل وہ مٹ جایا نہیں کرتے
اُمنگوں کے دیئے اُلفت میں کجلایا نہیں کرتے

اُسی دل کش ادا سے سامنے آیا نہیں کرتے
تم اب کیوں مُسکرا کر پھول برسایا نہیں کرتے

وہ اِک ہم ہیں جنہیں عرضِ وفا پر بھی حیا آئے
وہ اِک تم ہو جفاؤں سے بھی شرمایا نہیں کرتے

بہارِ جاوداں حاصل ہے میرے دل کے داغوں کو
یہ وہ گُل ہیں خزاں میں بھی جو مُرجھایا نہیں کرتے

تم اپنے چاہنے والوں کو تسکیں دو ، تسلّی دو
کرم کرتے ہیں چاہت میں ، ستم ڈھایا نہیں کرتے

مُلاقاتیں نہ ہوں ، اِتنا تعلّق تو رہے باقی
کوئی پیغام ہی آئے جو خود آیا نہیں کرتے

Marfat.com

تمہارے وعدۂ فردا کا مجھ کو اعتبار آیا
سُنا ہے تم کبھی جھوٹی قسَم کھایا نہیں کرتے

جمی ہے محفلِ احباب ، یہ گھڑیاں غنیمت ہیں
خدا شاہد یہ لمحے بار بار آیا نہیں کرتے

جنابِ شیخ سے ہے مختلف اپنی قدَح نوشی
کہ ہم پی کر بہک جاتے ہیں، بہکایا نہیں کرتے

نصیرؔ اِس کوچۂ اُلفت میں رُسوائی بھی ہوتی ہے
مصیبت آ پڑے سر پر تو گھبرایا نہیں کرتے

Marfat.com

◎

جو دُور ہو تم تو لمحہ لمحہ، غضب میں ہے اِضطراب میں ہے
ابھی مقدّر میں گردشیں ہیں، ابھی سِتارا عذاب میں ہے

لڑکپن اب ہو چکا ہے رُخصت، کوئی جہانِ شباب میں ہے
تجلّیاں ہیں کہ بے محابا، ہزار چہرہ نقاب میں ہے

نہیں ہے تیری مثال ساقی ! یہ تجھ میں دیکھا کمال ساقی
عجیب کیف و سُرور و مستی، تری نظر کی شراب میں ہے

نظر کو ہے وہ مقام حاصل کہ ہر جگہ ہے جمالِ کامل
نہ اُن کا جلوہ نقاب میں تھا، نہ اُن کا جلوہ نقاب میں ہے

فریب خوردہ سہی نگاہیں، کُھلی ہیں اِن پر خرد کی راہیں
خراب حالی کا دَور دَورہ جو تھا جہانِ خراب میں، ہے

Marfat.com

اُس انجمن کی فضا میں رہ کر، سُکون کیوں کر رہے میسّر
ابھی تو وہ آزما رہا ہے، ابھی تو یہ دل عتاب میں ہے

بہیں جو اشکِ فراق و حسرت، تڑپ کے رہ جائے ساری خلقت
غضب کا طوفانِ دَردِ پنہاں، ہماری چشمِ پُر آب میں ہے

تری وہ پہلی نظر کا چَرکا، تعلّق اُس سے ہے عُمر بھر کا
بڑے مزے کی خلش ہے دل میں، بڑا مزا اضطراب میں ہے

وفا کی راہوں سے ہٹ گئے وہ، جفا کی جانب، پَلٹ گئے وہ
نصیؔر اب کس شمار میں ہے، نصیؔر اب کس حساب میں ہے

Marfat.com

◎

وہ تو بس وعدۂ دیدار سے بہلانا تھا
ہم کو آنا تھا یقیں، اُن کو مُکر جانا تھا

تم نہیں آئے تو پھر اور کسے آنا تھا
مَیں تھا یا شمع تھی، یا بزم میں پروانا تھا

کیا ہُوا دل جو مٹا، ہم کو نہ پچھتانا تھا
حُسن والوں سے بڑی دیر کا یارانا تھا

لاکھ ٹھکرایا ہمیں تُو نے، مگر ہم نہ ٹلے
تیرے قدموں سے الگ ہو کے کہاں جانا تھا

جن سے نیکی کی توقّع ہو وہی نام دھریں
ایک یہ وقت بھی قسمت میں مری آنا تھا

برہمی ترکِ تعلّق کا بہانہ تو نہ ہو
وہ تو نادان ابھی ہیں، اُنہیں سمجھانا تھا

Marfat.com

نزع کے وقت تو دُشمن بھی چلے آتے ہیں
ایسے عالم میں تو ظالم تجھے آجانا تھا

حُسن سے عشق کی باتیں بھی ہوئی تھیں اک دن
ہم نے اُس شوخ کو، اُس نے ہمیں پہچانا تھا

شکوۂ جَور بھی ہے سلسلۂ راز و نیاز
ہم کو ہونا تھا پشیماں ، اُنہیں شرمانا تھا

بے سبب ترکِ تعلّق کا بڑا رنج ہُوا
لاکھ رنجش سہی ، اک عُمر کا یارانا تھا

عُمر جب بیت چلی تو یہ کُھلا راز نصیرؔ !
حُسن ناراض نہ تھا ، عشق کو تڑپانا تھا

Marfat.com

◎

خود فریبی ہی سہی ، یُوں دل کو بہلاتا ہوں مَیں
قصّہٗ غم کون سُنتا ہے ، کہے جاتا ہوں مَیں

جب بھی تنہائی کے سنّاٹوں سے گھبراتا ہوں مَیں
بس تمہاری بزم میں اُٹھ کر چلا آتا ہوں مَیں

دولتِ کونین سے دل کو غنی پاتا ہوں مَیں
اُن کا صدقہ مِل رہا ہے ، جن کا کھلاتا ہوں مَیں

مجھ کو تو مضبوط اک عہدِ وفا درکار ہے
آپ سمجھے ریت کی دیوار چُنواتا ہوں مَیں

باتوں باتوں میں گزر جاتی ہے غم کی رات یُوں
مجھ کو سمجھاتا ہے دل ، تو دل کو سمجھاتا ہوں مَیں

فکر تو یہ ہے کہ آپ اِس شوق میں رُسوا نہ ہوں
ظُلم مجھ پر آپ فرماتے ہیں ، شرماتا ہوں مَیں

Marfat.com

حضرتِ واعظ کا مجھ جیسے سے مشکل ہے نباہ
ایسے ویسے بے تُکے لوگوں سے کتراتا ہوں مَیں

یہ تو وہ جانے کہ جس کے دل پہ بیتی ہو کبھی
آپ برہم ہیں، تو محفل سے چلا جاتا ہوں مَیں

یہ کسی کی زُلفِ شبگُوں کا تصرُّف ہے نصیرؔ
جب کہیں جاتا ہُوں، محفل میں، تو چھا جاتا ہُوں مَیں

Marfat.com

◎

جو آستاں سے ترے لَو لگائے بیٹھے ہیں
خدا گواہ، وہ دنیا پہ چھائے بیٹھے ہیں

چمک رہی ہیں جبینیں ترے فقیروں کی
تجلّیات کے سہرے سجائے بیٹھے ہیں

خدا کے واسطے اب کھول اُن پہ بابِ عطا
جو دیر سے تری چوکھٹ پہ آئے بیٹھے ہیں

جلائے گی اُنہیں اب کیا چمن میں برقِ فلک
جو آشیانۂ ہستی جلائے بیٹھے ہیں

بڑے بڑوں کے سَروں سے اُتر رہا ہے خُمار
وہ آج خیر سے محفل پہ چھائے بیٹھے ہیں

جہاں بھی جایئے اُن کے ستم کا چرچا ہے
وہ ساری خلق میں طوفاں اُٹھائے بیٹھے ہیں

Marfat.com

مجال ہے جو کوئی لب ہلے سرِ محفل
وہ ایک ایک کو آنکھیں دِکھائے بیٹھے ہیں

یہ ایک ہم ہیں کہ اپنوں کے دل نہ جیت سکے
وہ دشمنوں کو بھی اپنا بنائے بیٹھے ہیں

اجل بھی ہم کو اُٹھانے پہ اب نہیں قادر
یہاں ہم آج کسی کے بٹھائے بیٹھے ہیں

وفا کے نام پہ، دشمن کا امتحاں بھی سہی
کہ دوستوں کو تو ہم آزمائے بیٹھے ہیں

نصیرؔ! ہم میں تو اپنوں کی کوئی بات نہیں
کرم ہے اُن کا، جو اپنا بنائے بیٹھے ہیں

Marfat.com

◎

آفت ہے شبِ غم کی سیاہی کا اثر بھی
دُھندلے سے نظر آتے ہیں انوارِ سَحَر بھی

دل ہی نہیں، تصویر ہے غم کی مرا گھر بھی
حالات کا آئینہ ہیں دیوار بھی، در بھی

ہاں، صدقِ طلب آپ ہی تمہیدِ کرم ہے
نکلے جو دُعا دل سے تو کرتی ہے اثر بھی

ہم بھی ہیں طلب گار، تری بزم سلامت
ساقی! ترے قربان، کوئی جام اِدھر بھی

مانا کہ حیا آنکھ مِلانے نہیں دیتی
ممکن نہیں کیا ایک عنایت کی نظر بھی؟

اے دوست! کرم تو نہیں یہ وعدہ کرم کا
کہتا ہے اگر مُنہ سے کوئی بات تو کر بھی

صورت ہی نصیؔر ایسی طرح دار مِلی ہے
ہم ہی نہیں، تکتے ہیں اُنہیں شمس و قمر بھی

Marfat.com

◎

ہر اک منظر اب تو سرابوں جیسا لگتا ہے
اِس صحرا کے آگے بھی اک صحرا لگتا ہے

اُجڑی گلیاں، ویراں منظر، سہمے سہمے لوگ
تم ہی بتاؤ کام یہ آخر کس کا لگتا ہے

خُوگرِ ظلم و ستم پر اُن کے لطف کی یہ برکھا
رُت ہی بدل جائے گی اب تو ایسا لگتا ہے

سورج نگری، چاند بسیرا، تاروں کا مسکن
میرا گھر اُن کے آنے پر کیا کیا لگتا ہے

واصلِ حق مظہر بن جاتا ہے ذاتِ حق کا
جب قطرہ دریا میں پہنچے، دریا لگتا ہے

پہلے تنہائی کی ناگن ڈستی ہے برسوں
پھر جاکر دل کے آنگن میں میلا لگتا ہے

کوئی کہے کچھ، ہم تو برابر آئیں جائیں گے
اُن کی گلی میں آنا جانا اچھا لگتا ہے

Marfat.com

میری رسوائی کی عالمگیر ہے یہ تحریک
یہ منصوبہ مجھ کو سوچا سمجھا لگتا ہے

ایک اکائی ایسی جس میں گم سارے اعداد
سب میں بیٹھ کے بھی وہ ظالم تنہا لگتا ہے

سَر کو جُھکا کر آؤ نیچے دروازوں سے تم
سَر نہ جُھکایا جائے تو دروازا لگتا ہے

اہلِ نفاق بدل لیتے ہیں حسبِ ضرورت رُوپ
آئینہ جس کے سامنے آئے، اُس کا لگتا ہے

قطروں کا مرہونِ مِنّت دریاؤں کا شور
قطروں ہی کے بَل پر دریا، دریا لگتا ہے

اپنی مٹّی سے رغبت فطرت ہے مسافر کی
پانی ساحل کے پہلو سے جا جا لگتا ہے

دل پر اپنوں نے کچھ زخم لگائے ہیں ایسے
اپنا کسی کو کہنے میں اب ڈر سا لگتا ہے

کتنے ظلم کے سُورج نکلے، چمکے، ڈوب گئے
تُو تو نصیرؔ کسی کے زیرِ سایا لگتا ہے

Marfat.com

◎

دشت میں آئے تو جیتے جی نہ دیوانے گئے
یہ وہیں ٹھہرے، زمانے بھر میں افسانے گئے

شیخ جی چوری چھپے کل رات، میخانے گئے
اِس قدر چہرہ تھا نورانی کہ پہچانے گئے

اُس نے جو کچھ بھی کہا، ہم نے سُنا، مانے گئے
بے وفا پھر بھی رہے، خود سر ہی گردانے گئے

حضرتِ ناصح کی دانائی کا چرچا تھا بہت
ہائے نادانی، کہ دیوانے کو سمجھانے گئے

ایک مَیں تھا جس کو بزمِ ناز میں روکا گیا
بات تو یُوں ہے، وہاں سب جانے پہچانے، گئے

دوستوں نے زندگی بھر جو بھی کرنا تھا، کیا
یہ بھی کیا کم ہے، لَحَد تک ہم کو پہنچانے گئے

Marfat.com

رہروِ راہِ طلب نے ٹھوکریں کھائیں بہت
آپ کے نقشِ قدم مشکل سے پہچانے گئے
بُوالہوس چلتے بنے جب بزم میں آئے نصیرؔ
شُکر کی جا ہے ، یگانے آئے ، بیگانے گئے

Marfat.com

◎

آئے ہیں ہم سے پہلے کچھ انسان اور بھی
صحرا میں اُڑ رہے ہیں گریبان اور بھی

شکوے کے بعد دل ہے پریشان اور بھی
آفت میں آگئی ہے مری جان اور بھی

کہتے ہیں دل میں آ کے کسی کی نظر کے تیر
آئیں گے اِس مکان میں مہمان اور بھی

تہذیبِ نَو نے سحر جگائے کچھ اِس طرح
برباد ہو کے رہ گئے انسان اور بھی

بہتر ہے گیسوؤں سے نہ ہو اُن کی چھیڑ چھاڑ
سُلجھائیں گے تو ہوں گے پریشان اور بھی

اُن کا خیال ، برقِ سُکوں سوز بن گیا
دل میں مچل گئے ، مرے ارمان اور بھی

Marfat.com

کانٹوں سے ہی نہیں ہیں گُلوں کو شکایتیں
گُلچیں ہے ایک باعثِ ہیجان اور بھی

تم نے تو بخش دی ہے نئی زندگی مجھے
ہو جائے اک نگاہ کا احسان اور بھی

مَیں ہی نہیں نصیؔر فدا اُس کے حُسن پر
میری طرح فدا ہیں کچھ انسان اور بھی

Marfat.com

◎

آج میخانے میں نیّت مری بھر جانے دے
بادۂ ناب کے ساقی مجھے پیمانے دے

کس کو معلوم کہ کل کون رہے گا زندہ
آج رِندوں کو ذرا پی کے بہک جانے دے

دیکھ اے دل ! کہ نہ آنچ آئے وفا پر کوئی
جو بھی آتی ہے مصیبت مرے سَر ، آنے دے

تجھ سے بھی دست و گریباں کبھی ہو گا واعظ !
وحشیِ عشق کو رنگ اور ذرا لانے دے

اے مرے دستِ جُنوں ! بڑھ کے اُلٹ دے پردہ
حُسن شرمانے پہ مائل ہے تو شرمانے دے

ایک دو جام سے کیا پیاس بُجھے گی ساقی !
مَے پلاتا ہے تو ایسے کئی پیمانے دے

عشق ہے عشق ، نصیؔر اُن سے شکایت کیسی
وہ جو تڑپانے پہ آمادہ ہیں ، تڑپانے دے

Marfat.com

◎

عشق میں اُن کے طَور کیا کہیئے	لطف کہیئے کہ جَور کیا کہیئے
بزمِ ساقی کے طَور کیا کہیئے	جام و ساغر کا دَور کیا کہیئے
جیسے دو جام رقص کرتے ہوں	اُن کی آنکھوں کو اور کیا کہیئے
اُن سے ہم بھی کہیں گے کچھ، لیکن	سوچتے ہیں بغور، کیا کہیئے
ہے خلافِ اصولِ اہلِ وفا	عشق میں اُن کے جَور کیا کہیئے
مختصر یہ کہ بن گئی دَم پر	اب محبّت میں اور کیا کہیئے
عشق میں فکر غور ہے دل کو	ہر گھڑی فکر غور، کیا کہیئے
جیسے کوئی شراب کا دریا	وہ جوانی کا دَور کیا کہیئے
بن گئے وہ بھی میرے دشمنِ جاں	اپنی قسمت کو اور کیا کہیئے

اے نصیرؔ اُن سے دل اٹک جانا
اک قیامت ہے اور کیا کہیئے

Marfat.com

◎

گر گئے جو تری نگاہوں سے — کام دن رات اُنہیں ہے آہوں سے
کہہ دو ہٹ جائیں میری راہوں سے — کیا غرض مجھ کو کج کلاہوں سے
اتّفاقاً مرا دلِ مضطر — بچ گیا آپ کی نگاہوں سے
شیشہ و جام کی ضرورت کیا — تم پلا دو اگر نگاہوں سے
سوزِ غم نے جَلا دیا دل کو — جل گیا، رات دن کی آہوں سے
حضرتِ دل نکل نہیں سکتے — عشق کی پیچ دار راہوں سے
رحمتیں اُس کی دیکھ کر انساں — باز آتا نہیں گناہوں سے
کانپتے ہیں دل و جگر دونوں — آپ سے، آپ کی نگاہوں سے
غم کی راہیں سفر کا حصہ ہیں — کیا بچے کوئی غم کی راہوں سے
جن سے لُوٹا تھا تم نے دل میرا — دیکھ لو پھر اُنہیں نگاہوں سے
ہم پریشان ہیں محبّت میں — خیر خواہی سے، خیر خواہوں سے
وہ کہیں کا نہیں خدا کی قسم — گر گیا جو تری نگاہوں سے

مَیں سوالی ہُوں اے نصیؔر اُن کا
کام کیا مجھ کو بادشاہوں سے

Marfat.com

◎

سَبو اُٹھا ! کہ شبِ ماہتاب ہے ساقی
خُروشِ بربط و چنگ و رَباب ہے ساقی

پلا شراب ! کہ عہدِ شباب ہے ساقی
ہر اک گناہ میں غلطاں ثواب ہے ساقی

بچی کُھچی ہی سہی ، ہم پہ بھی کرم فرما
زمانہ در سے ترے فیض یاب ہے ساقی

گدائے خاک نشیں کو جو بخش دے شاہی
ترا وہ در ہے ، وہ تیری جناب ہے ساقی

وہ جام دے کہ ہر اک شے سے بے خبر کر دے
کہ اب تو ہوش میں رہنا عذاب ہے ساقی

عطائے بادہ میں تعجیل کر کہ عمرِ رواں
عِناں گُستہ و پا در رکاب ہے ساقی

Marfat.com

کرم میں دیر نہ فرما کہ یہ شبِ ہستی
بقدرِ فُرصتِ رقصِ حَباب ہے ساقی

شراب جُھوم کے دے، جام چُوم چُوم کے دے
کسی کی پیاس بُجھانا ثواب ہے ساقی

خیال چاہئے ہم سے بھی بادہ خواروں کا
کہ قطرے قطرے کا آخر حساب ہے ساقی

حجاب کیسا، تغافل ہے کیوں، نظر تو اُٹھا
کہ عہدِ مستی و دَورِ شباب ہے ساقی

وہ جس نے پی ہو تری میگسار آنکھوں سے
وہ بے نیازِ عذاب و ثواب ہے ساقی

تری گلی ہے وہ اک منبعِ فروغ و ضیا
کہ ذرّہ ذرّہ جہاں آفتاب ہے ساقی

جو زلف میں ہو تو زینت، جو دل میں ہو تو خلش
بہ ظاہر ایک ہی شے پیچ و تاب ہے ساقی

ہر ایک قطرہ ہے آئینہ دارِ رنگِ نشاط
ترا کرم وہ برستا سحاب ہے ساقی

Marfat.com

نگاہ جم نہ سکی اِس لئے مظاہر پر
وفورِ جلوہ تو خود اک حجاب ہے ساقی
اِسے بھی بادۂ حُبِّ نبیؐ عطا کر دے
نصیرؔ ، خاکِ درِ بُوترابؓ ہے ساقی

Marfat.com

○

سُکوں لُوٹ کر پھر ستانے لگے ہیں
نہ جانے وہ کیوں یاد آنے لگے ہیں
گئی کم سِنی، ہوش آنے لگے ہیں
وہ ہر بات ہم سے چُھپانے لگے ہیں
ہیں مخمور آنکھوں پہ زلفوں کے سائے
سرِ میکدہ ابر چھانے لگے ہیں
ذرا صبر، اے غنچۂ ناشگفتہ!
کہ وہ خیر سے مُسکرانے لگے ہیں
جنہیں زندگی بھر نہ آنے کی ضد تھی
اَب آجائیں، میّت اُٹھانے لگے ہیں
خدارا کوئی اُن سے اِتنا تو پوچھے
وہ کیوں آنکھ ہم سے چُرانے لگے ہیں

Marfat.com

اُنہیں تو نہ یُوں بزم سے تم اُٹھاتے
جنہیں بیٹھنے میں زمانے لگے ہیں
رہی عمر بھر جن کی تصویر دل میں
تصوّر میں آکر ستانے لگے ہیں
سُنا ہے مری ضد میں کچھ ننگِ ہستی
تری بزم میں آنے جانے لگے ہیں
قضا نے بھی پایا نہ اُن کا ٹھکانہ
ترے ہاتھ سے جو ٹھکانے لگے ہیں
نہ جانے وہ اِک لمحۂ قُرب کیا تھا
تعاقب میں جس کے زمانے "لگے ہیں"
جو ہنستے تھے کل تک مری بے بسی پر
وہ خود آج آنسو بہانے لگے ہیں
بہت بے سُکوں ہے نصیرؔ آج کوئی
ترے اشک بھی رنگ لانے لگے ہیں

Marfat.com

◎

یاد اب اُن کو مری ذات رہی ہے کہ نہیں
وہ جو پہلے تھی کبھی بات، رہی ہے کہ نہیں
بے وفائی تری، دن رات رہی ہے کہ نہیں
یہ بھی منجملۂ آفات رہی ہے کہ نہیں
اب جو ممکن نہیں، وہ بات رہی ہے کہ نہیں
سال ہا سال مُلاقات رہی ہے کہ نہیں ؟
اُن کی محفل میں ذرا دیکھ تو جا کر اے دل!
اب وہ پہلی سی مدارات رہی ہے کہ نہیں
عالمِ شوق میں یہ کس کو پتہ چلتا ہے
دن رہا ہے کہ نہیں، رات رہی ہے کہ نہیں
اُن سے ممکن ہو ملاقات، تو یہ بات کُھلے
ہم پہ وہ چشمِ عنایات رہی ہے کہ نہیں

Marfat.com

یاد ہے اے دلِ پُرشوق وہ اشکوں کی جَھڑی
رنج و آزار کی برسات رہی ہے کہ نہیں؟
بات بے بات نصیرؔ اُن کا خفا ہو جانا
ذہن میں آپ کے یہ بات رہی ہے کہ نہیں؟

Marfat.com

◎

شاد رکھیئے، عذاب میں رکھیئے
مجھ کو بھی انتخاب میں رکھیئے

عکسِ ساقی، شراب میں رکھیئے
ماہتاب، آفتاب میں رکھیئے

آپ کے جو ستم بھی ہوں باقی
سب وہ میرے حساب میں رکھیئے

اُڑ نہ جائیں حواس دُنیا کے
آپ جلوے نقاب میں رکھیئے

کہہ رہا ہے یہ زندگی کا سفر
پاؤں ہر دَم رکاب میں رکھیئے

آپ رکھیئے نگاہ میں مجھ کو
چاہے حالِ خراب میں رکھیئے

مستحق ہے اِسی سلوک کا وہ
غیر کو رُعب داب میں رکھیئے

وہ سمجھ لیں نصیؔر دل کی بات
ایسے فقرے خطاب میں رکھیئے

Marfat.com

◎

راہِ دشوار کو آسان بنا کر چلیۓ
شوقِ منزل ہے ، تو پھر ہوش میں آ کر چلیۓ

ہجر کی راہ میں یہ فرض ادا کر چلیۓ
اپنی پلکوں پہ چراغوں کو سجا کر چلیۓ

روشنی ہو ، تو چمک اُٹھتی ہے ہر راہِ سیاہ
دو قدم چلیۓ ، مگر شمع جلا کر چلیۓ

خار ہی خار زمانے میں نظر آتے ہیں
اپنے دامن کو بُرائی سے بچا کر چلیۓ

آپ کی سُست رَوی آپ کو لے بیٹھے گی
دُور منزل ہے ، ذرا پاؤں اُٹھا کر چلیۓ

Marfat.com

بندشیں توڑتے چلیۓ ، کہ سفر آساں ہو
سامنے آۓ جو دیوار ، گرا کر چلیۓ

غم کے ماروں کا تو اللہ نگہباں ہے ، مگر
اب جو آپ آ ہی گۓ ہیں ، تو دُعا کر چلیۓ

جادۂ شوق میں لغزش سے ہے بچنا لازم
دل مچلتا ہو ، مگر پاؤں جما کر چلیۓ

دشمن و دوست کی پہچان ضروری ہے نصیرؔ
ایسوں ویسوں سے ذرا خود کو بچا کر چلیۓ

Marfat.com

◎

ترے ستم کے لئے جس کا انتخاب نہیں
وہ امتحانِ محبّت میں کامیاب نہیں

نگاہِ غور سے دیکھیں تو میکدے والے
ہمارا جام ہے گردش میں، آفتاب نہیں

وہ سب کی سُنتے ہیں، سب کو جواب دیتے ہیں
مرے سوال کا لیکن کوئی جواب نہیں

خدا گواہ کہ اہلِ نظر کے مَسلک میں
شرابِ حُسن سے بہتر کوئی شراب نہیں

اب اِس مقام پہ لے آئی ہے تری الفت
وہ اُلجھنیں، وہ اذیّت، وہ اضطراب نہیں

نگاہ جم گئی اس چہرۂ کتابی پر
اب اِس کتاب سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں

Marfat.com

کب اُن کی یاد میں بیتابیاں نہیں دل کو
کب اُن کے ہجر میں مٹّی مری خراب نہیں
نصیرؔ ! میکدہَ زندگی میں لُطف ہی کیا
شریکِ جام ، جو وہ رشکِ ماہتاب نہیں

Marfat.com

◎

قلبِ مضطر کے اشارے اور ہیں
اب ارادے ہی ہمارے اور ہیں

نقش کچھ دل پر اُتارے اور ہیں
تم تو ہو، تم سے بھی پیارے اور ہیں

اہلِ دل سے موجِ غم بپھرا کرے
ٹوٹنے والے کنارے اور ہیں

اُن کے دیوانوں کی باتیں، العجب!
اصطلاحیں، استعارے اور ہیں

غم کی بازی جان دے کر جیت لی
ہم کہاں ہارے ہیں، ہارے اور ہیں

ہم نے جانا اور مانا ہے تمہیں
وہ بھی ہیں، جن کے سہارے اور ہیں

بندہ پرور! اِس طرف بھی اک نظر
بزم میں کچھ غم کے مارے اور ہیں

غیر کی باتوں میں اِتنا ہیر پھیر
تذکرہ تیرا ہے، پیارے اور ہیں

اے مقدّر! کس قدر غم رہ گئے
آشنا کتنے ہمارے اور ہیں

وہ نہیں، جن پر گماں تم کو ہُوا
چاہنے والے تمہارے اور ہیں

خیر تو ہے، کیوں نصیرؔ آیا نہیں
آپ کی محفل میں سارے ”اور“ ہیں

Marfat.com

◎

مانا کہ وہ باوفا نہیں ہے
پھر بھی دل کا بُرا نہیں ہے

بُت خوش ہیں، خدا خفا نہیں ہے
اب کیا کہوں کیا ہے، کیا نہیں ہے

تیری سی کہیں ادا نہیں ہے
جو تُو ہے وہ دُوسرا نہیں ہے

دُنیا نے سُنا ہمارا قصّہ
تم بھی سُن لو، سُنا نہیں ہے؟

وحشت کا مذاق اُڑانے والو!
دیوانہ کوئی ملا نہیں ہے

کچھ کچھ وہ خفا خفا ہیں مجھ سے
سمجھوتہ ابھی ہُوا نہیں ہے

پُوچھا، تمھیں مجھ سے ہے محبّت
شرما کے یہی کہا "نہیں ہے"

فتنے کے سوا تری گلی میں
جو بیٹھ گیا، اُٹھا نہیں ہے

سب کچھ ہے، ترے کرم کے صدقے
دامن میں ہمارے کیا نہیں ہے

نکلے ہیں تلاش میں کسی کی
اپنا بھی جنہیں پتا نہیں ہے

دَم بھرتے ہو میری دوستی کا
اچّھا! کہہ دو، بُرا نہیں ہے

کیوں جھک کے ملے نصیرؔ اُن سے
اِتنا تو گرا پڑا نہیں ہے

Marfat.com

◎

ٹکڑے ٹکڑے ، ریزے ریزے تُو شوق سے اے قاتل کر دے
منظور ہمیں ہے تیری خوشی ، برباد ہمارا دل کر دے

یُوں راہِ جُنوں طے ہو یا رب ! آسان ہر اک مُشکل کر دے
ہر سانس کو شمعِ راہ بنا ، ہر ذرّے کو منزل کر دے

اللہ کی قدرت کا سِکّہ ہر موجِ رواں پر جاری ہے
جس کو چاہے طوفاں کر دے ، جس کو چاہے ساحل کر دے

وہ چاہے ، تو مُشتِ خاک بنے ، یا آئینۂ ادراک بنے
یہ اُس کی عنایت ، اُس کا کرم ، انوار کا مرکز دل کر دے

درکار ہے عہدِ اُلفت میں افسانۂ دل کو رنگینی
اے دل کی لگی ! ہر آنسو میں کچھ خُونِ جگر شامل کر دے

Marfat.com

ہنگامۂ عالَم کیا ساقی ! محشر بھی مجھے چونکا نہ سکے
ساغر نہ اُٹھا ، آنکھوں سے پِلا ، مدہوش نہ کر ، غافل کر دے

عقبٰی کی طلب ، دُنیا کی ہوس ، اک طولِ اَمَل ، اک حرص و ہَوا
بس ایک دُعا ہے صبح و مسا اُس دَر کے مجھے قابل کر دے

تاریخِ وفا و حسرت کی تکمیل اگر ہے پیشِ نظر
کہہ دو یہ مؤرِخ سے جا کر ، کچھ حال مرا شامل کر دے

طوفاں کے تھپیڑے کھاتا ہُوں گردابِ بَلا میں ہے کشتی
اے بحرِ کرم ! یُوں موج میں آ ، ہر موجِ بلا ساحل کر دے

اب حشر میں کیا مُنہ کھولیں ہم ، کیا بات کریں ، کیا بولیں ہم
خُون اُس نے کیا ، حق یا ناحق یہ فیصلہ خود قاتل کر دے

ایں واعظِ شہر از حرص و رِیا دیگر نہ خروشیدے بے جا
یک بار گرَش صیّادِ قضا ، زنجیریِ دردِ دل کر دے

ہے عشق نصیرؔ اک طُرفہ بَلا ، ہم نے تو یہی عالَم دیکھا
محفل کو بنا دے ویرانہ ، ویرانے کو محفل کر دے

Marfat.com

◎

اگر تیرا اشارہ اے نگاہِ یار ہو جائے
تو دن پھر جائیں میرے، اور بیڑا پار ہو جائے
توجّہ سے تری محروم اگر بیمار ہو جائے
دوا بے سُود ہو جائے، دُعا بے کار ہو جائے
جُدائی کا تصوّر تک نہ ہو، وہ پیار ہو جائے
جبینِ شوق جذبِ آستانِ یار ہو جائے
جو تم آؤ تو کلیاں مسکرائیں، پھُول کِھل اُٹھیں
بہار انگڑائیاں توڑے، چمن بیدار ہو جائے
قیامت ہے، کرشمہ ہے، نگاہِ یار کی جنبش
کوئی مدہوش ہو جائے، کوئی ہشیار ہو جائے
ہماری زندگی کا آسرا سوزِ محبّت ہے
سُکوں مِل جائے تو جینا ہمیں دُشوار ہو جائے

Marfat.com

ابھی جلدی ہی کیا ہے مَیں ابھی زندہ سلامت ہوں
تم آنا جب، کہ جب، میّت مری تیّار ہو جائے

عَدو جب بزم میں ہو اپنا ہونا کب مناسب ہے
کہیں ایسا نہ ہو باتیں بڑھیں، تکرار ہو جائے

یہ پیمانہ نہیں، ساقی سے پیمانِ محبّت ہے
جسے اقرار ہو ٹھہرے، جسے انکار ہو "جائے"

نصیرؔ اب تو سفینہ ڈُوبنے کو ہے کوئی دَم میں
وہ آجائیں تو شاید اپنا بیڑا پار ہو جائے

Marfat.com

◎

برق کی اک موج سی لہرائی تھی
کیا قیامت آپ کی انگڑائی تھی

چلتے چلتے مَیں نے ٹھوکر کھائی تھی
یا مرے قدموں میں منزل آئی تھی

حُسنِ یوسفؑ، جس کا چرچا ہے بہت
دیدۂ یعقوبؑ کی بینائی تھی

تھی جوانی چڑھتے دریا کی طرح
لہر اک اٹھّی تھی، مجھ تک آئی تھی

آپ یہ تیرِ نظر سے پُوچھیے
زخمِ دل میں کس قدر گہرائی تھی

ہجر کی شب کا نہ پوچھو مرحلہ
تم نہ تھے، مَیں تھا، شبِ تنہائی تھی

Marfat.com

تم اُدھر مجھ سے بگڑ کر چل دیئے
اور اِدھر دَم پر مرے بن آئی تھی

توڑتے ہو وعدہ کس منہ سے تم آج
تم نے تو شاید قَسَم بھی کھائی تھی

میری توبہ سے ہوئی ساقی کو ضد
ورنہ یُوں اُس نے کبھی پلوائی تھی؟

میرے جیتے جی کبھی موڑا نہ مُنہ
ہجر کی شب ، کیا کوئی ہرجائی تھی

حلقۂ گیسو میں ہم اُلجھے رہے
آپ نے زنجیر کیوں پہنائی تھی

یاد رکھّوں گا نصیؔر اُس دن کو مَیں
حُسن پر جس دن طبیعت آئی تھی

Marfat.com

◎

دَم بخود ہے مرے فسانے پر کیوں نہ آئے ہنسی زمانے پر

دل رہا حُسن کے نشانے پر تیر آتے رہے ٹھکانے پر

جال ڈالیں گے وہ زمانے پر زُلف لہرا رہے ہیں شانے پر

جاؤں مَیں کیوں کر اُن کی محفل میں معترض ہیں وہ آنے جانے پر

غم مجھے مِل گیا، عَدو کو خُوشی مُہر ہوتی ہے دانے دانے پر

سرفرازی کی آرزو ہے اگر سر جُھکا اُن کے آستانے پر

ہوش کر، بندۂ ہَوا و ہوس! زیست ہے موت کے دہانے پر

اب ہے یہ عالمِ اسیرِ قفس گِر چلے ہیں نئے پُرانے "پر"

چل گیا ہے نصیؔر اُن کا فُسوں
ہیں وہ چھائے ہوئے زمانے پر

Marfat.com

◎

محبّت ناز ہے ، یہ ناز کب ہر دل سے اُٹھتا ہے
یہ وہ سنگِ گراں ہے جو بڑی مشکل سے اُٹھتا ہے
لگی میں عشق کی ، شعلہ کوئی مشکل سے اُٹھتا ہے
جلن رہتی ہے آنکھوں میں ، دُھواں سا دل سے اُٹھتا ہے
تری نظروں سے گر کر جب کوئی محفل سے اُٹھتا ہے
بڑی دِقّت ، بڑی زحمت ، بڑی مشکل سے اُٹھتا ہے
جو آ کر بیٹھتا ہے ، بیٹھ کر وہ پھر نہیں اُٹھتا
جو اُٹھتا ہے تو بس فتنہ تری محفل سے اُٹھتا ہے
مَنا کر ہی تمھیں دم لیں گے ، یہ طے کر لیا ہم نے
تمھاری ناخوشی کا بوجھ کس کے دل سے اُٹھتا ہے
یہ عالم ہے ترے بیمارِ اُلفت کی نقاہت کا
اشارے کے لئے اب ہاتھ بھی مشکل سے اُٹھتا ہے

Marfat.com

ضرورت ہے تو گردابِ بلا میں عافیت ڈھونڈو
کہ اب طوفان اکثر دامن ساحل سے اُٹھتا ہے

محبّت کا سفر بے انتہا آساں سہی ، لیکن
جو گر پڑتا ہے رَستے میں وہ پھر مشکل سے اُٹھتا ہے

تری محفل کسی کو جیتے جی اُٹھنے نہیں دیتی
وہ ہے زندہ جنازہ جو تری محفل سے اُٹھتا ہے

ترا بیمار کیا آکر سُنائے تجھ کو حال اپنا
زباں مشکل سے چلتی ہے، قدم مشکل سے اُٹھتا ہے

یہ کس دیوانۂ عشق و وفا نے راہ طے کر لی
سلامی کو بگولہ گردشِ منزل سے اُٹھتا ہے

تمنّا تو نصیؔر اُس بزم میں جانے کی ہے ، لیکن
سُنا ہے جو وہاں بیٹھے، بڑی مشکل سے اُٹھتا ہے

Marfat.com

◎

آئے کچھ اِس ادا سے وہ خنجر نکال کے
رنگ اُڑ گئے ہمارے جواب و سوال کے

پھر اُس ستم نصیب کے پلّے میں کیا رہا
چھوڑا ہے جس کو آپ نے مطلب نکال کے

تشبیہ دیں تو کیسے خرامِ صبا سے ہم
انداز ہی جُدا ہیں ترى چال ڈھال کے

کہتی ہے چپکے چپکے یہ اُن کی نگاہِ شوخ
تحفے میں ہم بھی پیش کریں دل نکال کے

قربان عقل و ہوش تری چشمِ ناز پر
دنیا و دیں نثار ترے خد و خال کے

تا وقتِ مرگ مجھ کو نہ بھولیں گے وہ کبھی
لمحات جو گزر گئے قُربِ جمال کے

Marfat.com

ٹھہرو کہ تم پہ جان بھی قربان ہو مری
کیوں جا رہے ہو مجھ کو کشاکش میں ڈال کے

ہم بھی نصیؔر دامنِ رحمت میں چھان کر
پیتے ہیں خُوب ساغر و مینا اُچھال کے

Marfat.com

◎

یا رب سُنائیں ہم کسے اب مدّعائے دل
کوئی نہیں جہان میں حاجت روائے دل
کیا کہیئے بحرِ شوق میں اب ماجرائے دل
دل ہے سفینہ اور وہ ہیں ناخدائے دل
آئینۂ حیات کی تکمیل کے لئے
لازم ہے کائنات میں صدق و صفائے دل
دل اور درد دونوں میں اک ربطِ خاص ہے
دل آشنائے درد ہے، درد آشنائے دل
ہر ٹیس جس کی تیری طرف مُلتفت کرے
یا رب! وہ درد چاہیئے مجھ کو برائے دل
دنیائے دل کا حال نہ پوچھو فراق میں
مصروفِ انتظار ہیں صبح و مسائے دل
صد ہا اُٹھائیں دل کی بدولت صُعوبتیں
دیکھو نصیرؔ اور ابھی کیا کیا دِکھائے دل

Marfat.com

◎

جواں ہو کر بدلتے جا رہے ہیں
وہ رعنائی میں ڈھلتے جا رہے ہیں

مرے پیچھے پڑے جو ہاتھ دھو کر
وہ خود اب ہاتھ مَلتے جا رہے ہیں

نہیں بس چل سکا کانٹوں پہ جن کا
وہ پھولوں کو مسلتے جا رہے ہیں

خدا ہی اب سنبھالے تو سنبھالے
وہ ہاتھوں سے نکلتے جا رہے ہیں

مری خاموشیوں پر ہنسنے والو !
مرے تیور بدلتے جا رہے ہیں

مری نظروں کی زد میں ہیں مخالف
کہاں بچ کر نکلتے جا رہے ہیں

نہیں، جُھوٹے نہیں ہیں تیرے وعدے
بس اِتنا ہے کہ ٹلتے جا رہے ہیں

جو کل تک تھے مری آنکھوں کی ٹھنڈک
وہی اب مجھ سے جلتے جا رہے ہیں

خدا گلزار رکھّے اُن کے پاؤں
جو میرے ساتھ چلتے جا رہے ہیں

نظر کو ہے تلاشِ عہدِ ماضی
کہ اب منظر بدلتے جا رہے ہیں

یہ کس کا ہے نصیرؔ زار پر ہاتھ
کہ طوفاں سر سے ٹلتے جا رہے ہیں

Marfat.com

◎

آپ ٹھہریں تو کہیں، رات کی رات
کیوں کہیں اور، یہیں رات کی رات

ہے جو وہ ماہ جبیں رات کی رات
آسماں ہے یہ زمیں رات کی رات

میرے گھر کو کبھی اپنا سمجھو
کبھی رہ جاؤ یہیں رات کی رات

ہے جہاں رشک سے جانا مشکل
تم پہنچتے ہو وہیں رات کی رات

کاش وہ میرا مقدّر ہوتے
زندگی بھر جو نہیں "رات کی رات"

Marfat.com

صاف کہتی ہیں یہ بوجھل پلکیں
رہ کے آئے ہو کہیں ، رات کی رات

صبح کو اور سماں ہوتا ہے
شمع رہتی ہے حَسیں رات کی رات

میری آنکھوں سے بہت دُور رہا
وہ مرا زُہرہ جبیں رات کی رات

تیرے کوچے سے کہاں جائیں گے
ہم کو رہنے دے یہیں رات کی رات

اُن کی محفل سے نہ اُٹھّے گا نصیرؔ
اب تو یہ خاک نشیں ، رات کی رات

Marfat.com

◎

آج ہم وقفِ نگاہِ نازِ جاناں ہو گئے
جان و دل سے اُس بتِ کافر پہ قُرباں ہو گئے

اپنے ہاتھوں سے جو دی بیمار کو تم نے دوا
جس قدر دکھ درد تھے اُن سب کے درماں ہو گئے

سیر کرنے کے لئے گلشن میں آئے تو اُنہیں
دیکھتے ہی سرنگوں سروِ گلستاں ہو گئے

چشمِ پُرفن، خالِ مشکیں، زلفِ پیچاں، الغرض
اِک گرفتاریِ دل کے کتنے ساماں ہو گئے

سایۂ نعلین اُن کا رشکِ صد ظلِّ ہُما
مورِ بے مایہ تھے ہم، رشکِ سلیماںؑ ہو گئے

Marfat.com

ہو سکے مجھ سے ادا کیا اِس کرم کا شکریہ
خیر سے وہ آج میرے گھر میں مہماں ہو گئے

کیا کہوں مَیں اپنی بے تابی کا عالم اے نصیرؔ
جب وہ میری داستاں سُن کر پریشاں ہو گئے

Marfat.com

◎

اندوہِ عشق ، ایک زمانے کی بات ہے
یہ بات کیا کسی سے چُھپانے کی بات ہے
دل کو جلانے ، دل کو ستانے کی بات ہے
اچھا تمہیں کہو ! یہ ٹھکانے کی بات ہے؟
ناراض ہیں جو وہ ، تو منا لیں گے ہم اُنہیں
بس ایک بار آنکھ ملانے کی بات ہے
لہجے میں آنچ ، حرف میں حِدّت ، نَفَس میں سوز
ہر بات اُن کی ، دل کو جلانے کی بات ہے
تم بے وفا نہیں ہو ، تو اچھا ہمیں سہی
ایسی بھی کیا یہ بات بڑھانے کی بات ہے
وہ دل کا حال سُنتے رہے پہلے ، اور پھر
ہنس کر کہا ، یہ گزرے زمانے کی بات ہے

Marfat.com

میخانے میں طلب نہیں جامِ شراب کی
ساقی سے اب تو آنکھ ملانے کی بات ہے

ناکامیِ وفا پہ اُڑاتے ہو تم ہنسی
اے دوستو ! یہ رونے رُلانے کی بات ہے

بس ایک مَیں ، کہ مُجھ کو بُھلایا گیا نصیرؔ
اُن کی زباں پہ ورنہ زمانے کی بات ہے

Marfat.com

◎

بات دیکھی یہ فقط آپ کے دیوانوں میں
کُود پڑتے ہیں مچلتے ہوئے طوفانوں میں

سامنے آ کے جو وہ شرم سے رُوپوش ہوئے
ایک ہل چل سی مچا دی مرے ارمانوں میں

اللہ اللہ یہ ترے حُسنِ فسوں گر کی کشش
بُت بھی سجدے کو ہیں بے تاب صنم خانوں میں

ہنس کے چھیڑے نہ کوئی آپ کے دیوانوں کو
یہ قیامت لیے بیٹھے ہیں گریبانوں میں

مئے گلرنگ کا اک جام ہمیں بھی ہو عطا
ہم بھی ہیں ساقیِ دوراں! ترے مستانوں میں

منقلب ہو گئے حالات بیک چشم زدن
کل یگانے جو تھے وہ آج ہیں بیگانوں میں

مَبداءِ فیض نے بخشی وہ مجھے طبعِ رسا
نام اپنا بھی نصیرؔ اب ہے سخندانوں میں

Marfat.com

◎

چاہیئے اُن کی نظر ، میری نظر کاٹنے کو
ہیرا درکار ہے ہیرے کا جگر کاٹنے کو

وقتِ دیدار ، نقابِ رُخِ جاناں ، ناحق
آ پڑی سلسلۂ تارِ نظر ، کاٹنے کو

تم مرے ساتھ نہیں ہو تو کوئی لطف نہیں
یوں تو کٹ جاتے ہیں یہ شام وسحر ، کاٹنے کو

جوشِ وحشت میں ہر اک شے ہُوئی مجھ سے بیزار
دَوڑتا ہے مرا اُجڑا ہُوا گھر ، کاٹنے کو

آج صیّاد ، گلستاں میں غضب ڈھائے گا
قینچیاں ساتھ لئے پھرتا ہے پَر کاٹنے کو

کون کہتا ہے کہ موجوں نے تھپیڑے مارے
ناوَ چکرائی تھی دریا میں بھنور کاٹنے کو

Marfat.com

بھیس بدلے ہُوئے رہبر کا وہ رہزن ہی سہی
چاہیئے ساتھ کوئی راہِ سفر کاٹنے کو

کوچۂ یار میں سایہ جو نظر آیا ہے
ہم بھی آ بیٹھے ہیں دو چار پہر، کاٹنے کو

عشق وہ کوہِ گراں ہے کہ الٰہی! توبہ
حوصلہ چاہیئے پتّھر کا جگر کاٹنے کو

وہ نہیں ہیں تو یہ گلشن بھی بیاباں ہے نصیرؔ
اپنا مُنہ کھولے ہے ایک اک گُلِ تر "کاٹنے کو"

Marfat.com

◎

درحقیقت ہے وہ پناہوں میں　　آ گیا جو تری نگاہوں میں
جب سے دیکھی ہے آپ کی صورت　　کوئی جچتا نہیں نگاہوں میں
ہر نَفَس اہلِ عشق کا گزرا　　درد میں، غم میں، دُکھ میں، آہوں میں
ہم سے کارِ ثواب ہو نہ سکا　　عمر ساری کٹی گناہوں میں
اُن کے چہرے پہ آ گئی زردی　　کچھ اثر تو ہے اپنی آہوں میں
خواب ہے، وہم ہے، فسانہ ہے　　رنگِ دنیا مری نگاہوں میں
پائی جاتی ہے جو فقیروں میں　　بات کب ہے، وہ بادشاہوں میں

اے نصیؔر اب یہی تمنّا ہے
کوئی پھرتا رہے نگاہوں میں

Marfat.com

◎

لڑاتے ہیں نظر اُن سے جو ہوتے ہیں نظر والے
محبّت کرتے ہیں دنیا میں دل والے، جگر والے

ہمیں ذوقِ نظر نے کر دیا اِس راز سے واقف
اشاروں میں پرکھتے ہیں زمانے کو نظر والے

کوئی تم سا نہ دیکھا، یُوں تو دیکھے ہم نے دنیا میں
بہت جادو نظر والے، بہت جادو اثر والے

تمہاری انجمن میں اور کس کو حوصلہ یہ ہے
وہی دل پیش کرتے ہیں جو ہوتے ہیں جگر والے

سب اپنے اپنے زندانِ ہوس کے مستقل قیدی
زمیں والے، یہ زر والے، یہ در والے، یہ گھر والے

ہُنر مندانِ الفت ہیں بہت کم اِس زمانے میں
جہاں میں یُوں تو لاکھوں ہم نے دیکھے ہیں ہُنر والے

نصیرؔ اُن کی طرف سے یہ ہمیں تاکید ہوتی ہے
"سنبھل کر بیٹھیے محفل میں بیٹھے ہیں نظر والے"

Marfat.com

◎

وعدے وفا کے اور قرینے جفا کے یُوں
کیوں کر بدل گئے وہ نگاہیں مِلا کے یُوں

پہلو میں اب پلٹ کے نہ آئے گا دل مرا
انداز لے اُڑے ہیں کسی دلربا کے یُوں

مطلب یہ ہے کہ اَور بھی حیراں ہو چشمِ شوق
پردے میں چُھپ گیا ہے کوئی مسکرا کے یُوں

گیسوئے یار چھو کے گلستاں میں آئی ہے
مہکے ہُوئے نہ تھے کبھی جھونکے صبا کے یُوں

جیسے کہ مَیں غریب ، کوئی آدمی نہیں
احباب دُور دُور ہیں دامن بچا کے یُوں

ہم کو بلایا ، پاس بٹھایا ، اُٹھا دیا
رُسوا کیا ہے آپ نے گھر پر بُلا کے یُوں

Marfat.com

ہو گا نہ اب قرار میسّر کبھی مجھے
اک بات کہہ گئے ہیں وہ آنکھیں مِلا کے یُوں

دیکھیں گے اب نصیرؔ قیامت کے روز ہم
جاتے ہیں کس طرف کو وہ دامن بچا کے یُوں

Marfat.com

◎

ستاتے ہیں دلِ ناشاد کو پھر شاد کرتے ہیں
کرم کے رُوپ میں وہ آئے دن بیداد کرتے ہیں

پسِ مُردن جو ہیں آسودۂ خاک اُن کے کوچے میں
وہ اب کیوں اُن کی مٹّی اِس طرح برباد کرتے ہیں

دل اُن کا، جانِ اُن کی، جو کہیں، تیّار ہیں قاصد!
ذرا تم پوچھ لو اُن سے، وہ کیا ارشاد کرتے ہیں

یہ خنجر آزمائی اور تم، توبہ ارے توبہ
چلو، چھوڑو، ہٹو، یہ کام تو جلّاد کرتے ہیں

رہی گنجائش اپنی اب نہ مسجد میں، نہ مندر میں
اُٹھو! اپنا الگ اک میکدہ آباد کرتے ہیں

یہ مانا، ہو گئی ہے مُستقل دُوری، مگر اب تک
وہ ہم کو یاد کرتے ہیں، ہم اُن کو یاد کرتے ہیں

نصیرؔ اچھا ہُوا جو کچھ ہُوا دنیائے الفت میں
مرے احباب کیا ذکرِ دلِ ناشاد کرتے ہیں

Marfat.com

◎

سوز بخشا، حشر ڈھا کر چل دیئے
آگ وہ دل میں لگا کر چل دیئے
حُسن کے شعلوں سے بعدِ مرگ وہ
میری میّت کو جلا کر چل دیئے
اک جھلک میں آپ نے یہ کیا کیا
مجھ کو دیوانہ بنا کر چل دیئے
اُن کے وعدے تو بہت کچھ تھے، مگر
خاک میں سب کو مِلا کر چل دیئے
میرے عرضِ مدّعا پر آج وہ
روٹھ کر دامن بچا کر چل دیئے
جب وہ آئے ہر قدم پر راہ میں
سینکڑوں فتنے جگا کر چل دیئے

Marfat.com

اُن کے اِس انداز کو اب کیا کہوں
چاند سی صورت دِکھا کر چل دیئے

خرمنِ اُمید جل کر رہ گیا
دل پہ وہ بجلی گرا کر چل دیئے

آئے جب وہ ، دیکھ کر تربت مری
ہنس دیئے ، ٹھوکر لگا کر چل دیئے

راہ میں بیٹھے جو دیکھا اے نصیؔر
مجھ سے وہ دامن بچا کر چل دیئے

Marfat.com

◎

اگر آلامِ ہجراں کم نہ ہوں گے
یہی ہوگا کہ اک دن، ہم نہ ہوں گے

جیئں گے کس طرح اہلِ محبّت
اگر اُن کے ستم پیہم نہ ہوں گے

چراغاں ہو گا صحنِ گلستاں میں
بہاریں ہوں گی، لیکن ہم نہ ہوں گے

کیا ہے خُونِ دل سے جن کو روشن
وہ یادوں کے دِیئے مدّھم نہ ہوں گے

ستائے گی ہماری یاد اُن کو
مگر بزمِ جہاں میں ہم نہ ہوں گے

ترا قامت اُٹھائے گا جو فتنے
قیامت سے وہ فتنے کم نہ ہوں گے

یہی صُورت رہی تو دیکھ لینا
کبھی اک دوسرے کے ہم نہ ہوں گے

کہاں زندانیوں کا پھر ٹھکانہ
اگر اُن گیسوؤں کے خَم نہ ہوں گے

نہ چُھوٹے اے نصیرؔ! اب یار کا غم
یہ غم چھوٹا تو کیا کیا غم نہ ہوں گے

Marfat.com

◎

ویسے تو سب ہی کو شیطان سے ڈر لگتا ہے
مجھ کو اِس دَور کے انسان سے ڈر لگتا ہے

جس کے ہر لفظ میں پوشیدہ ہو نشتر کی چُبھن
ایسے ہر صاحبِ احسان سے ڈر لگتا ہے

غمِ کونَین پریشاں نہیں کرتا اِتنا
جس قدر زُلفِ پریشان سے ڈر لگتا ہے

کَل گلی سے کوئی درویش یہ کہتے گزرا
کسی قیصر سے نہ سُلطان سے ڈر لگتا ہے

جن سے منسوب ہُوں مَیں، اُن پہ نہ حرف آئے کوئی
نام لیتا ہُوں تو پہچان سے ڈر لگتا ہے

جو نگاہوں سے حقیقت کو بھی کر دے اوجھل
اُس دِکھاوے کی ہر اک شان سے ڈر لگتا ہے

جن میں جُرأت ہو، اُترتے ہیں وہ میداں میں نصیرؔ!
خاک اُتریں، جنہیں میدان سے ڈر لگتا ہے

Marfat.com

◎

قدم قدم پہ جو صدمے اُٹھا نہیں سکتے
کبھی وہ منزلِ مقصود پا نہیں سکتے
ہو باغباں ہی اگر معترض چمن میں تو ہم
بنائیں بھی تو نشیمن بنا نہیں سکتے
کیئے ہیں ضبط بہ تدبیر آہِ سوزاں کو
ہم اپنا خرمنِ ہستی جلا نہیں سکتے
گزر چکی ہے جو ہم پر، سُنائیں کیا تم کو
وہ حادثے ہیں کہ لفظوں میں لا نہیں سکتے
اُنہیں کہو کہ لحد میں وہ جا کے سو جائیں
جو ظلم و جور کی دیوار ڈھا نہیں سکتے
وہ خام کار ہیں اِس کار گاہِ عالم میں
غموں کا بوجھ جو ہنس کر اُٹھا نہیں سکتے

Marfat.com

یہ روزِ حشر ہے، انصاف کا ہے راج یہاں
تم آج ہم سے نگاہیں مِلا نہیں سکتے
ہمارے دل کو اُڑا کر وہ لے گئے کیوں کر
نصیرؔ ! ہم یہ کہانی سُنا نہیں سکتے

Marfat.com

◎

حاجت دُعا کی ہے نہ ضرورت دوا کی ہے
ہونا وہی ہے اب ، جو مشیّت خدا کی ہے

مَیں نے کہا کہ تم سے شکایت جفا کی ہے
بولے کہ صبر کر ! یہی مرضی خدا کی ہے

دل کو بچا سکے گا کوئی آپ سے کہاں
سج دھج کمال کی ہے ، تو شوخی بَلا کی ہے

یہ ظلم ، یہ ستم ، یہ تباہی ، یہ اِبتلا
مٹّی خراب عشق میں اہلِ وفا کی ہے

کیا اُس نے کچّی نیند سے اُٹھ کر جھڑک دیا
رفتار کیوں رُکی رُکی بادِ صبا کی ہے

Marfat.com

لایا ہے رنگ میرا لہو اُن کے ہاتھ میں
دنیا سمجھ رہی ہے کہ شوخی حنا کی ہے

نظروں میں ہے نصیر چمک آفتاب کی
کچھ اور بات اُن کے رُخِ پُر ضیا کی ہے

Marfat.com

◎

محفل کا یہ انداز ، کہاں وہ ہیں ، کہاں مَیں
دنیا کو خبر ہوگی ، جو کھولوں گا زباں مَیں

چاہو تو ہم آہنگ کروں دل سے زباں مَیں
کچھ عرض کروں ، جان کی پاؤں جو اماں مَیں

حالاتِ غمِ عشق ، نہیں ذِکر کے قابل
سُنتے ہیں اگر آپ ، تو کرتا ہُوں بیاں مَیں

ذرّے کو بھی خورشید سے نسبت سہی ، پھر بھی
سچ بات مگر یہ ہے ، کہاں آپ ، کہاں مَیں

بُھولے سے بھی انگڑائی اب آتی نہیں مجھ کو
اے چشمِ زمانہ ! کبھی ہوتا تھا جواں مَیں

سُنتا ہُوں بڑی دیر سے ساقی کی بُرائی
اب کھینچوں گا واعظ ! تری گُدی سے زباں مَیں

Marfat.com

سائے کی طرح ساتھ نظر آؤں گا ، سرکار !
جانا ہے کہاں مجھ کو ، جہاں آپ ، وہاں مَیں
اب خود ہی نصیرؔ اُٹھ کے چلا جاؤں تو اچھا
اِس انجمنِ ناز میں ہُوں بارِ گراں ، مَیں

Marfat.com

کہتے ہیں، اُن کو بُت نہ کہوں مَیں، خدا کہوں
پھر ضد یہ ہے کہ کُھل کے کہوں، برملا کہوں

تم سے تھی اک اُمید سو وہ بھی نہیں رہی
اب کس کو مہربان کہوں، باوفا کہوں

گردوں خلاف، بخت مخالف، وہ بدگماں
کس سے یہ دل کا حال کہوں اور کیا کہوں

اُمّیدِ لطف ہو تو ہلاؤں زبان بھی
گر جان کی امان ملے، مدّعا کہوں

پہلو میں رات دن ہے قیامت سی اک بپا
آفت کہوں، عذاب کہوں، دل کو کیا کہوں

نسبت ہے مجھ کو مہرِ علیؒ شاہ سے نصیرؔ!
ذرّے کو آفتاب سے کیوں کر جُدا کہوں

Marfat.com

◎

عشق آسان بہت ہے ، مگر آساں بھی نہیں
یہ ہے وہ درد کہ جس کا کوئی درماں بھی نہیں

نخوتِ حُسن بجا ، تمکنتِ ناز دُرست
بات بے بات اُلجھنا ترے شایاں بھی نہیں

میری توقیرِ طلب کا ہے زمانہ قائل
مَیں وہ سائل ہُوں کہ شرمندۂ احساں بھی نہیں

جان پر کھیل رہی ہے تری خاطر دنیا
کھیل آساں ہے ، مگر اِس قدر آساں بھی نہیں

داغِ حسرت سے منوّر تھا کبھی دل میرا
اب تو روشن یہ چراغِ تہِ داماں بھی نہیں

زندگی دیدۂ بیدار میں ہے اور ہی شے
خوابِ راحت بھی نہیں، خوابِ پریشاں بھی نہیں

Marfat.com

دستِ وحشت نے تباہی سی مچا رکھّی ہے
بات دامن پہ نہیں ختم ، گریباں بھی نہیں

جلوۂ مہر کی صورت ہے نصیرؔ اُن کا جمال
سامنے بھی وہ ہیں ، دیدار کا امکاں بھی نہیں

Marfat.com

◎

بیتاب ہیں، ششدر ہیں، پریشان بہت ہیں
کیوں کر نہ ہوں، دل ایک ہے، ارمان بہت ہیں

کیوں یاد نہ رکھوں تجھے اے دشمنِ پنہاں!
آخر مرے سر پر ترے احسان بہت ہیں

ڈھونڈو تو کوئی کام کا بندہ نہیں مِلتا
کہنے کو تو اِس دَور میں انسان بہت ہیں

اللہ اِسے پار لگائے تو لگائے
کشتی مری کمزور ہے، طوفان بہت ہیں

دیکھیں تجھے، یہ ہوش کہاں اہلِ نظر کو
تصویر تری دیکھ کے حیران بہت ہیں

ارمانوں کی اک بھیڑ لگی رہتی ہے دن رات
دل تنگ نہیں، خیر سے مہمان بہت ہیں

یُوں ملتے ہیں، جیسے نہ کوئی جان نہ پہچان
دانستہ نصیرؔ آج وہ انجان بہت ہیں

Marfat.com

کھینچتی رہتی ہے تصویرِ جمال
ہر نظر میری بڑی عکّاس ہے

اے نصیرؔ ! اہلِ نظر دیکھیں ذرا
داغِ دل ہے، یا چراغِ یاس ہے ؟

Marfat.com

◎

لگی تھی دل میں ، بالآخر زباں تک آ پہنچی
کہاں کی آگ تھی، لیکن کہاں تک آ پہنچی

ہوائے شوق ، مری خاک کو اُڑا لائی
بچھڑ گئی تھی ، مگر کارواں تک آ پہنچی

وہ ہم سے رُوٹھ گئے اور بے سبب رُوٹھے
خدا کی شان ! کہ نوبت یہاں تک آ پہنچی

یقین تو نہیں مجھ کو تری جفا کا ، مگر
یہ اک خلش مرے وہم و گماں تک آ پہنچی

ہم اُن سے رازِ تمنّا بیان کر ہی گئے
جو بات دل کی تھی آخر زباں تک آ پہنچی

لگی ہے آگ جو گُلشن میں آتشِ گُل سے
الٰہی خیر ! مرے آشیاں تک آ پہنچی

وہ خود پہنچ نہ سکا ، ہاں نصیر کی مَیّت
ترے دیار ، ترے آستاں تک آ پہنچی

Marfat.com

◎

تُو سفینے کا نگہباں ہو ، یہ امکاں ہی نہیں
ناخدا ! تجھ کو تو اندازۂ طوفاں ہی نہیں

جوشِ وحشت میں کوئی چین کا ساماں ہی نہیں
پُرزے پُرزے ہُوا دامن بھی ، گریباں ہی نہیں

اُنگلیاں ہم پہ اُٹھاتا ہے زمانہ سارا
ہم تری راہ میں سرگشتہ و حیراں ہی نہیں

حُسن کی ایک جھلک دیکھ کے یہ حال ہُوا
سر بسجدہ ہیں ملک بھی ، فقط انساں ہی نہیں

مطمئن ہو کے جیئے خاک محبّت میں کوئی
جب توجّہ ہی نہیں ، لُطف کا امکاں ہی نہیں

ایسی رنجش تو نہیں ہے کہ مٹائے نہ مٹے
بات اِتنی ہے کہ وہ شخص پشیماں ہی نہیں

Marfat.com

چشمِ بد دُور ! مبارک ہو یہ احساسِ کمال
آپ برتر ہیں فرشتوں سے ، ہم انساں ہی نہیں

وہ بھی ہیں، اپنے بھی، بیگانے بھی، یہ دل بھی، نصیرؔ !
مجھ سے برگشتہ فقط گردشِ دوراں ہی نہیں

Marfat.com

◎

دن ڈھلا ، شام ہوئی ، چاند ستارے نکلے
تم نے وعدہ تو کیا ، گھر سے نہ پیارے ! نکلے

دوست جتنے تھے ، وہ دشمن مرے سارے نکلے
دم بھرا میرا ، طرفدار تمہارے نکلے

اور پھر اور ہیں ، اوروں کا گِلہ کیا کرنا
ہم نے پرکھا جو تمہیں ، تم نہ ہمارے نکلے

غم و آلام کے ماروں کا بہت تھا چرچا
وہ بھی کم بخت ، ترے عشق کے مارے نکلے

وائے قسمت کہ نہ راس آئی محبّت ہم کو
ہائے تقدیر کہ وہ بھی نہ ہمارے نکلے

جیتے جی ہم نہ ہلے اپنے ٹھکانے سے نصیر !
اُن کے کُوچے سے جنازے ہی ہمارے نکلے

Marfat.com

◎

سَر کے بَل آؤں ، مگر آپ اشارا تو کریں
اپنی محفل میں کبھی مجھ کو گوارا تو کریں
دمِ آخر ہے ، کوئی کام ہمارا تو کریں
اور کیا کرنا ہے "اللہ کو پیارا" تو کریں
ایک طوفان جو اُٹھا ہے وہ دب جائے گا
دوست میرے، مرے دشمن سے کنارا تو کریں
مجھ کو تسلیم ہے بے تابیٔ دل کا شکوہ
آئینے میں کبھی آپ اپنا نظارا تو کریں
مَیں نے آنکھوں میں کئی خواب سجا رکھے ہیں
میرے گھر آنے کی زحمت وہ گوارا تو کریں
سامنے سب کے، ذرا میری طرف رُوئے سخن!
لوگ جیتی ہوئی بازی کبھی ہارا تو کریں
کون کہتا ہے کہ مَیں اُڑ کے نہ پہنچوں گا نصیرؔ
وہ بُلائیں تو، بُلانے کا اشارا تو کریں

Marfat.com

مرے ذوقِ جراحت پر قیامت سی اک آ ٹوٹی
جب اُس نے تیر پھینکے ، اور جُھنجلا کر کماں رکھ دی

خدا کا نام لے کر مُنہ اندھیرے اور پی واعظ !
صراحی کیوں اُٹھا کر طاق پر وقتِ اذاں رکھ دی

مذاقِ گُفتگو بخشا تو پھر یہ کیسی بندش ہے
خدا نے کس لئے بتّیس 32 دانتوں میں زباں رکھ دی

مری بربادیوں کا کچھ دنوں تو تذکرہ رہتا
چمن والو ! ابھی سے کیوں بُھلا کر داستاں رکھ دی

فلک سے رحمتیں نازل ہوں افشاں چُننے والوں پر
کسی کی مانگ میں جیسے کہ لا کر کہکشاں رکھ دی

نصیر ! اُن کے اِس اندازِ کرم نے مار ہی ڈالا
سُنے اوروں کے افسانے ، ہماری داستاں رکھ دی

Marfat.com

◎

جسے تیری زُلفوں کے خَم یاد آئے
اُسے پھر نہ دیر و حرم یاد آئے
وہیں ماہ و انجم کی تابانیاں تھیں
جہاں تیرے نقشِ قدم یاد آئے
بڑھی اور شامِ الم کی اُداسی
جو گیسو ترے دمبدم یاد آئے
بہر حال اُن سے رہا اک تعلّق
ستم یاد آئے ، کرم یاد آئے
ہو جس کی نظر میں وجود ایک منزل
اُسے کیسے راہِ عدم یاد آئے
نصیؔر ! اپنی رُوداد جب ہم نے دیکھی
گھنی زُلف کے پیچ و خَم یاد آئے

Marfat.com

جان مانگے تو جان بھی حاضر
جان کیا جانِ جاں سے پیاری ہے ؟
جلوے چلمن سے چھنتے رہتے ہیں
واہ کیا شانِ پردہ داری ہے
ہم بھی بیٹھیں گے تان کر سینہ
آج اُس بت کی چاند ماری ہے
پھر وہی دل میں ہے چُبھن پیدا
پھر وہی عزم شعلہ باری ہے
دل پہ اُلفت میں اختیار کسے
یہ تو اک امرِ اضطراری ہے
بعد مرنے کے لوگ ہیں آزاد
رُستگاری ہی رُستگاری ہے
بے نقاب آ گئے نصیر جو وہ
ساری محفل پہ وجد طاری ہے

Marfat.com

◎

پسِ توبہ کوئی دیکھے کہ میخانے پہ کیا گزری
صراحی کیوں شکستہ دل ہے، پیمانے پہ کیا گزری

ہمیں تو ہر گھڑی وہ بزمِ رنداں یاد آتی ہے
خدا جانے ہمارے بعد میخانے پہ کیا گزری

بڑی محنت سے مَیں نے چار تنکے چُن کے رکھّے تھے
مگر اب کیا بتاؤں میرے خسخانے پہ کیا گزری

نثارِ شمع ہو جانا تو پروانے کی فطرت ہے
کوئی کیوں شمع سے پوچھے کہ پروانے پہ کیا گزری

سنا بھی یا نہیں اُس نے، ذرا جلدی بتا قاصد
ہُوا کیا میرے افسانے کا، افسانے پہ کیا گزری

Marfat.com

کریں گے تبصرہ کیا ہوش والے میری ہستی پر
یہ دیوانہ سمجھتا ہے کہ دیوانے پہ کیا گزری

نصیرؔ ! احساس کی دولت کہاں ہر اک کو ملتی ہے
یہ کعبہ ہی سمجھ سکتا ہے ، بُتخانے پہ کیا گزری

Marfat.com

◎

جس طرف بزم میں وہ آنکھ اُٹھا دیتے ہیں
دلِ عشّاق میں ہلچل سی مچا دیتے ہیں

جام و مینا ہی پہ موقوف نہیں اُن کا کرم
موج میں آئیں تو آنکھوں سے پلا دیتے ہیں

مسلکِ فقر کے وارث ہیں حقیقت میں وہی
گالیاں سُن کے بھی جو لوگ دُعا دیتے ہیں

کوئی بیٹھے تو سہی اہلِ نظر میں جا کر
دل کو اک آن میں آئینہ بنا دیتے ہیں

حالِ دل اُس نے جو پوچھا تو بھر آئے آنسو
نرم الفاظ بھی زخموں کو ہوا دیتے ہیں

تُو نے دیکھا کہ ترے ہجر میں رونے والے
ہنستے ماحول میں اک آگ لگا دیتے ہیں

Marfat.com

ایک لغزش پہ ہمیں جنّتِ ارضی بخشی
دیکھنا یہ ہے کہ اِس بار وہ کیا دیتے ہیں
خودشناسی بھی ہے تعلیمِ فنا کا حصّہ
کون کہتا ہے کہ ہم درسِ انا دیتے ہیں
وجہِ بربادیِ دل کوئی اگر پوچھتا ہے
رونے والے تری تصویر دکھا دیتے ہیں
اب یہی شغل ہے دن رات محبّت میں نصیرؔ
اشک بیتے ہوئے لمحوں کو صدا دیتے ہیں

Marfat.com

◎

ہم سا بھی ہوگا جہاں میں کوئی ناداں جاناں
بے رُخی کو بھی جو سمجھے ترا احساں جاناں

جب بھی کرتی ہے مِرے دل کو پریشاں دنیا
یاد آتی ہے تِری زلفِ پریشاں جاناں

مَیں تِری پہلی نظر کو نہیں بُھولا اب تک
آج بھی دل میں ہے پیوست وہ پیکاں جاناں

ہمسُخن ہو کبھی آئینے سے باہر آ کر
اے مِری روح! مِرے عکسِ گریزاں جاناں

دشت گلرنگ ہے کس آبلہ پا کے خوں سے
کر گیا کون بیاباں کو گلستاں جاناں

مجھ سے باندھے تھے بنا کر جو ستاروں کو گواہ
کر دیئے تُو نے فراموش وہ پیماں جاناں

Marfat.com

کبھی آتے ہوئے دیکھوں تجھے اپنے گھر میں
کاش پورا ہو مِرے دل کا یہ ارماں جاناں
اک مسافر کو تِرے شہر میں موت آئی تھی
شہر سے دُور نہیں گورِ غریباں جاناں
یہ تِرا حسن ، یہ کافر سی ادائیں تیری
کون رہ سکتا ہے ایسے میں مُسلماں جاناں
کیوں تجھے ٹُوٹ کے چاہے نہ خدائی ساری
کون ہے تیرے سوا یُوسفِ دوراں جاناں
نغمہ و شعر مِرے ذوق کا حصّہ تو نہ تھے
تیری آنکھوں نے بنایا ہے غزلخواں جاناں
جاں بہ لب ، خاک بسر ، آہ بہ دل ، خانہ بدوش
مجھ سا کوئی بھی نہ ہو بے سرو ساماں جاناں
یہ تو پوچھ اُس سے کہ جس پر یہ بلا گزری ہے
کیا خبر تجھ کو کہ کیا ہے شبِ ہجراں جاناں
وہ تو اِک نام تمہارا تھا کہ آڑے آیا
ورنہ دَھر لیتی مجھے گردشِ دوراں جاناں

Marfat.com

یہ وہ نسبت ہے جو ٹوٹی ہے نہ ٹوٹے گی کبھی
مَیں تِرا خاک نشیں ، تُو مِرا سُلطاں جاناں
کیا تماشا ہو کہ خاموش کھڑی ہو دُنیا
میں چلوں حشر میں کہتے ہوئے جاناں جاناں
در پہ حاضر ہے تِرے ، آج نصیرؔ عاصی
تیرا مجرم ، تِرا شرمندۂ احساں جاناں

Marfat.com

غزل در زمینِ خواجہ حافظ شیرازیؒ

خدا دہد بہ صبا اجرِ خدمتِ پرواز
که آورد خبر از دلربائے مُلکِ حجاز
دُعا کنند اسیرانِ سُنبلِ جَعدش
که باد تا بہ ابد عُمرِ زلفِ یار دراز
مرو مرو پسِ مرگم تُو از سرِ بالیں
بیا بیا کہ درِ چشمِ شوق دارم باز
زہے نصیب، تُو سلطان و من گدائے درت
ہزار شکر منم بندہ و تُو بندہ نواز
زیارتِ رُخِ ساقی بمیکدہ خوشتر
ز بانگِ واعظِ خام و ز شیخِ شُعبدہ باز
مکن مقابلۂ حُسنِ اُو بحُسنِ کسے
که ہست دلبرم از جملہ دلبراں ممتاز
سلامِ من بہ گروہے کہ بے زمان و مکاں
بہ طاقِ ابروئے جاناں ادا کنند نماز

Marfat.com

سر از لحد بدر آرند بہرِ پا بوسی
گہے گزر بہ سرِ کُشتہ گانِ غمزہ و ناز
حُضورِ دل طلبی، با شکستگی خُو کن
تُو خلق راچہ فریبی بسجدہ ہائے دراز
سپند دار چَشم روز و شب بہ آتشِ ہجر
نہ ہمدمے نہ رفیقے نہ مُونس و دم ساز
میار جنسِ دُوئی بر دکانِ یکتائی
مبیں ز شرک نگاہی بحُسنِ بے انباز
بہ اوجِ حُسنِ حقیقت کجا رسد نظرش
گزشت ہر کہ نہ از پُل صراطِ عشقِ مجاز
بزیرِ خاک برنگِ عُروس خوابیدند
فُغاں کہ ہیچ نیابم ز رفتہ گاں آواز
بیا بہ دُردیِ پیرِ مُغاں قناعت کن
کنارہ گیر ز حلوا خورانِ مطبخِ آز
بہ شکرِ آنکہ شُدی کاملُ النّصاب چو بدر
بدہ بہ قاسیہ قلباں زکوٰۃِ سوزوگداز

Marfat.com

طریقِ اہلِ ادب نیست سرکشی کردن
تُو شمع وار در آتش بسوز و سر مفراز
قبول کن ز رہِ لطف آنچہ آوردیم
کہ مُفلسیم و نداریم جُز متاعِ نیاز
سید بر درِ تو با ہزار حسرتِ دل
مَراں نصیرِؔ حزیں را ز آستانۂ ناز
غرض تتبّعِ طرز است در غزل ' ورنہ
کُجا نصیرؔ و کُجا شعرِ حافظِؔ شیرازؒ

Marfat.com

◎

کبھی اُن کا نام لینا، کبھی اُن کی بات کرنا
مرا ذوق اُن کی چاہت، مرا شوق اُن پہ مرنا

وہ کسی کی جھیل آنکھیں وہ مری جُنوں مزاجی
کبھی ڈُوبنا اُبھر کر کبھی ڈوب کر اُبھرنا

ترے منچلوں کا جگ میں یہ عجب چلن رہا ہے
نہ کسی کی بات سُننا نہ کسی سے بات کرنا

شبِ غم نہ پوچھ کیسے ترے مبتلا پہ گزری
کبھی آہ بھر کے گرنا کبھی گر کے آہ بھرنا

وہ تری گلی کے تیور وہ نظر نظر پہ پہرے
وہ مرا کسی بہانے تجھے دیکھتے گزرنا

کہاں میرے دل کی حسرت کہاں میری نارسائی
کہاں تیرے گیسوؤں کا ترے دوش پر بکھرنا

Marfat.com

تجھے دیکھ کر نہ جانے ابھی کیوں ہیں لوگ زندہ
ہے عجیب بدمذاقی تجھے دیکھ کر نہ مرنا
ترے سامنے سے آکر کوئی آئنہ ہٹا دے
کہ بڑھا رہا ہے اُلجھن تری زلف کا سنورنا
مرا آشیاں جلا دے نہیں اِس کا خوف، لیکن
نہ قفس میں قید کر کے مرے بال و پر کترنا
چلے لاکھ چال دُنیا، ہو زمانہ لاکھ دشمن
جو تری پناہ میں ہو اُسے کیا کسی سے ڈرنا
وہ کریں گے ناخدائی تو لگے گی پار کشتی
ہے نصیرؔ ورنہ مشکل ترا پار یوں اُترنا

Marfat.com

کسی کو تجھ سے بڑھ کر جلوہ ساماں کون دیکھے گا
تجھے دیکھے گی دنیا' ماہِ تاباں کون دیکھے گا

اُسے دیکھا سرِ دار و رسن ہم نے تو سر دے کر
ہمارے بعد دیکھیں رُوئے جاناں کون دیکھے گا

مری میّت کو کاندھا آج اگر وہ دے نہیں سکتے
تو کل جا کر بھلا گورِ غریباں کون دیکھے گا

سُکوتِ بام و در' آثارِ وحشت' رنجِ تنہائی
بھری دُنیا میں ہم سا خانہ ویراں کون دیکھے گا

ارے واعظ ! حسابِ حشر سے ایسا بھی کیا ڈرنا
وہ بخشش پر تُلے تو فردِ عصیاں کون دیکھے گا

سُنو زِندانیو ضبطِ جُنوں عہدِ خزاں تک ہے
بہار آئی تو پھر دیوارِ زنداں کون دیکھے گا

Marfat.com

جہاں میں اور بھی ہوں گے تمہارے دیکھنے والے
مگر میری طرح تم کو مری جاں کون دیکھے گا

رہے گا یہ تحیرّ تادمِ آرائشِ گیسو
پھر اِس کے بعد آئینے کو حیراں کون دیکھے گا

تمھی کو دل دیا تم سے ہی اِس دل کو اُمیدیں ہیں
اگر دیکھا نہ تم نے دل کے ارماں کون دیکھے گا

کھڑا ہوں منتظر در پر نصیؔر اُن کی اجازت کا
اشارا مل گیا تو سُوئے درباں کون دیکھے گا

نصیؔر اِس دَور میں پھر بھی غنیمت ہے وجود اپنا
ہمارے بعد ہم جیسا سُخن داں کون دیکھے گا

Marfat.com

"چکر میں"

گزر جائے ہماری عُمر پیمانے کے چکّر میں
خدا مشغول رکھّے اُن کے میخانے کے چکّر میں

مبادا دھجیاں چُنتے پھرو جیب و گریباں کی
نہ پڑنا اُن کے دیوانے کو سمجھانے کے چکّر میں

کرشمہ کوئی دکھلا کر رہے گی گردشِ دوراں
کہ ہے تاریخ پھر سے خود کو دہرانے کے چکّر میں

گوارا تھا نہ میخانے کا جن کو نام تک لینا
سُنا ہے آج کل وہ بھی ہیں میخانے کے چکّر میں

ہمیں پیرانہ سالی میں بھی پیری سے تامّل ہے
جوانی میں بھی تم ہو پیر بن جانے کے چکّر میں

کہاں واعظ کہاں یہ مُنہ اندھیرے قصدِ میخانہ
یہ حضرت بھی ہیں شاید پینے پلوانے کے چکّر میں

Marfat.com

اثر ہو خاک مجھ پر شیخ کی تسبیح رانی کا
کہ مُرغِ دیدہ ور آتا نہیں دانے کے چکّر میں

یہ دنیا آنی جانی ہے، یہاں ہر آن رہتا ہے
کوئی آنے کے چکّر میں، کوئی جانے کے چکّر میں

زہے قسمت نہ چھوٹا مجھ سے میخانے کا دروازہ
رہا ہر چند واعظ مجھ کو بہکانے کے چکّر میں

وہ آ پہنچے تو پھر کیا تھا بدن میں رُوح لوٹ آئی
مری میّت کو تھے احباب دفنانے کے چکّر میں

تم اِس دنیا میں بس دنیا کے ہو کر ہی نہ رہ جانا
نہ کھو دینا کہیں خود کو، اِسے پانے کے چکّر میں

الٰہی! آبرو رکھنا تم اپنے سادہ بندوں کی
کہ بے پیرے بھی ہیں کچھ پیر بن جانے کے چکّر میں

مشائخ، مولوی، حُفّاظ، مفتی، نعت خواں، قاری
یہ سب برطانیہ جاتے ہیں نذرانے کے چکّر میں

سمجھ پایا نہ میری مَے کشی کے راز کو واعظ
رہا کم بخت مجھ کو راہ پر لانے کے چکّر میں

Marfat.com

جو سمجھیں رشتۂ انسانیت کو آخری رشتہ
نہیں پڑتے کبھی وہ اپنے بیگانے کے چکّر میں
کوئی دیکھے نصیرؔ! اپنی یہ طُولِ عُمر کی خواہش
کہ جینا چاہتے ہیں اُن پہ مرجانے کے چکّر میں

Marfat.com

''چاٹ لے''

ہر بول اُس کا رُوح کے آزار چاٹ لے
جس کی زبان خاکِ درِ یار چاٹ لے

گُل چیں نہ پاسکا کبھی جوہر پہ دسترس
مشکل ہے کوئی پھول کی مہکار چاٹ لے

ملتا ہے اور تشنگیِ راہرو کو چین
پانی جو آبلے کا کوئی خار چاٹ لے

رہتا ہے زلفِ یار تری چھاؤں میں یہ دل
جب تیز دھوپ سایۂ اشجار چاٹ لے

مِٹتا نہیں کسی سے بھی رسوائیوں کا داغ
کس کی مجال ' سُرخیِ اخبار چاٹ لے

مِل پائے ایسے قاتلِ شاطر کا کیا ثبوت
جو قتل کر کے خنجرِ خونخوار چاٹ لے

Marfat.com

ایسے میں کیا پڑے کوئی سودا سرِ دکاں
بائع جب اُٹھ کے مغزِ خریدار چاٹ لے

اے خوش قدم ! ذرا نظرِ بد سے ہوشیار
ایسا نہ ہو کہ شوخیِ رفتار چاٹ لے

اِس خوف سے وہ رکھتے ہیں زلفیں لپیٹ کر
افعیٰ کہیں نہ زلف کا رُخسار چاٹ لے

واعظ کی بات دل میں جو اُترے تو کس طرح
جب کان اُس کی کثرتِ گفتار چاٹ لے

اِترایئے نہ شوکتِ فانی پہ اِس قدر
دیمک کہیں نہ کُرسیِ سرکار چاٹ لے

منکر جو ہو نصیؔر کے فضل و کمال کا
کہہ دو اُسے ' نوشتۂ دیوار چاٹ لے

(نوٹ: ایک شاعر صاحب نے امتحان کے طور پر اِس زمین میں ایک مصرع کہہ کر بھیجا کہ اگر نصیؔر صاحب اِس میں پانچ شعر بھی کہہ دیں تو میں اِنہیں اُستاد مان جاؤں گا۔ میں نے بارہ اشعار کہہ کر بھیج دیئے اور ساتھ لکھ بھیجا کہ آپ مجھے اُستاد اب بھی نہ مانیں' بلکہ اساتذۂ فن کے زمرۂ تلامذہ ہی میں رہنے دیں۔ غزل کہہ کر بھیج رہا ہوں ۔ نصیؔر)

Marfat.com

شجره مهریه معینیه

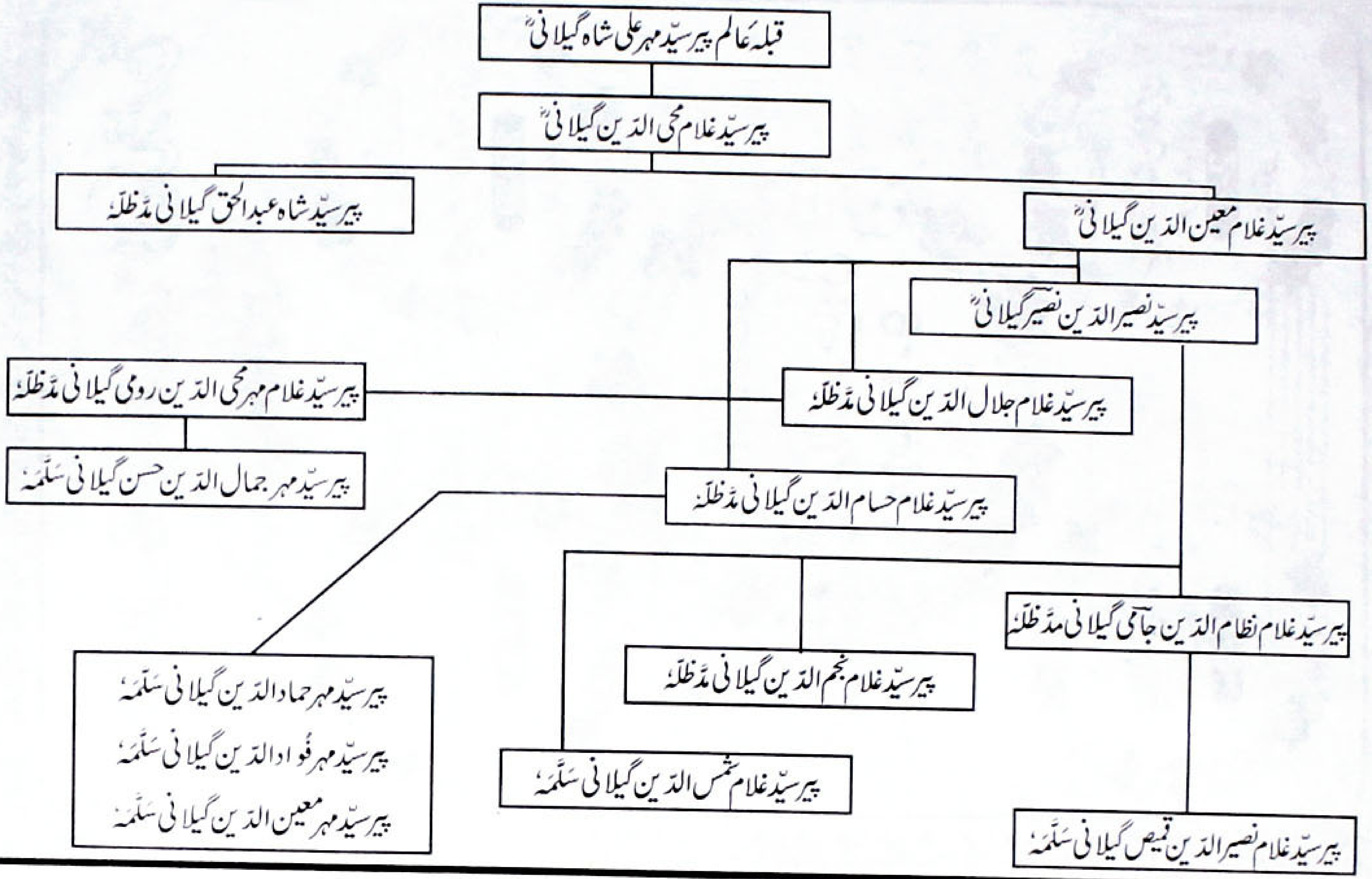

Marfat.com

گولڑہ شریف میں انعقاد پذیر اعراس کی تواریخ

بترتیب اسلامی مہینے

حضرت پیر
سیّد نصیر الدین نصیر گیلانیؒ
17-18
صفر المظفر

حضرت پیر
سیّد مہر علی شاہ گولڑویؒ
29-30
صفر المظفر

شیخ المشائخ پیرانِ پیر
حضرت
شیخ عبد القادر جیلانیؓ
9-10-11
ربیع الثانی

حضرت پیر
سیّد غلام محی الدین
المعروف بابو جیؒ
1-2
جمادی الثانی

حضرت پیر
سیّد غلام معین الدین
المعروف لالہ جیؒ
2-3
ذیقعد

Marfat.com

مقالاتِ نصیر

1:-	لفظِ اللہ کی تحقیق	(متلاشیانِ راہِ حق کے لیے سامانِ تحقیق)	مطبوعہ
2:-	قرآنِ مجید کے آدابِ تلاوت	(قرآن مجید کی رفعت وعظمت' قلوب واذہان میں جاگزیں کرنے والا رسالہ)	مطبوعہ
3:-	آئینۂ شریعت میں پیری مریدی کی حیثیت	(فلسفۂ بیعت پر مبنی ایک دلچسپ مقالہ)	مطبوعہ
4:-	پیرانِ پیرؒ کی شخصیت' سیرت اور تعلیمات	(ایک ایمان افروز اور شرک سوز مقالہ)	مطبوعہ
5:-	الجواہر التوحیدیہ فی تعلیماتِ الغوثیہ	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کی روشنی میں عقیدۂ توحید پر سیر حاصل بحث	مطبوعہ
6:-	موازنۂ علم وکرامت	(مقامِ علم گھٹانے والوں کے لیے تازیانۂ عبرت)	مطبوعہ
7:-	کیا ابلیس عالم تھا؟	(اربابِ علم واصحابِ تحقیق کے لیے پیغامِ مباہات)	مطبوعہ
8:-	اسلام میں شاعری کی حیثیت	(ایک انوکھا اور اچھوتا تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
9:-	مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب		مطبوعہ
10:-	پاکستان میں زلزلے کی تباہ کاریاں	(اسباب اور تجاویز)	مطبوعہ
11:-	فتویٰ نویسی کے آداب	(طالبانِ تحقیق کے افادہ کے لیے ایک تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
12:-	پنجابی کلام	(درنگِ ابیاتِ - حضرت سلطان باھوؒ)	مطبوعہ

Marfat.com

تصانیفِ نصیر

1:- نام و نَسَب (سیادتِ غوثِ پاکؒ کے تحقیقی ثبوت، نکاحِ سیدہ کی شرعی حیثیت اور شیعہ و خوارج کے عقائد کا تفصیلی جائزہ) مطبوعہ

2:- راہ و رسمِ منزل ہا (تصوّف اور عصری مسائل پر سیر حاصل بحث) مطبوعہ

3:- امام ابوحنیفہؒ اور اُن کا طرزِ استدلال (امام الائمہ، سراج الامہ، کے علمی و فقہی مقام و مرتبہ کا بیان) زیرِ طبع

4:- اِعانت و اِستعانت کی شرعی حیثیت (اِثباتِ توحید و ردِ شرک کے لیے دلائلِ قاطعہ) مطبوعہ

5:- لطمۃ الغیب علیٰ ازالۃ الرّیب (حضرت پیرانِ پیرؒ کے گستاخوں کے منہ پر غیبی طمانچہ) مطبوعہ

6:- رنگِ نظام (قرآن و حدیث کی روشنی میں اُردو مجموعہ رُباعیات) مطبوعہ

7:- دیں ہمہ اُوست (عربی، فارسی، اردو اور پنجابی نعتیں) مطبوعہ

8:- فیضِ نسبت (عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں مناقب) مطبوعہ

9:- آغوشِ حیرت (فارسی رُباعیات) مطبوعہ

10:- پیمانِ شب (اُردو غزلیات کا پہلا مجموعہ) مطبوعہ

11:- دستِ نظر (اُردو غزلیات کا دوسرا مجموعہ) مطبوعہ

12:- عرشِ ناز (فارسی، اُردو، پوربی، پنجابی اور سرائیکی میں متفرق کلام) مطبوعہ

13:- الرُّباعیاتُ المدحیہ فی حضرۃِ القادریہ (فارسی رُباعیات در شانِ حضرت پیرانِ پیرؒ) مطبوعہ

14:- طَرِیْقُ الفَلاح فِی مَسْئَلَۃِ الکُفُوِ لِلنِّکاح (نکاحِ سیّدہ با غیر سیّد کی شرعی حیثیت) مطبوعہ

15:- **متاعِ زیست** آخری متفرق کلام (حمدیہ، نعتیہ، مناقب، غزلیات، رباعیات) مطبوعہ

Marfat.com